حصہ نہم (9)

(...... تسہیل وتخریج شدہ ......)

صدرالشریعہ بدرالطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی

پیشکش

مجلس: **المدینۃ العلمیۃ** (دعوتِ اسلامی)

شعبہ تخریج

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

الصلاۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلی الک واصحابک یا حبیب اللہ

نام کتاب : بہارِ شریعت حصہ نہم (9)

مصنف : صدر الشریعہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی

ترتیب، تسہیل و تخریج : **مجلس المدینۃ العلمیۃ** (دعوتِ اسلامی)

(شعبہ تخریج)

سن طباعت : ۲ محرم الحرام ۱۴۳۰ھ، بمطابق 10 جنوری 2009ء

ناشر : مکتبۃ المدینہ فیضان مدینہ محلّہ سوداگران

پرانی سبزی منڈی باب المدینہ، کراچی

قیمت :

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

مکتبۃ المدینہ شہید مسجد کھارادر، کراچی

مکتبۃ المدینہ دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ مرکز الاولیاء لاہور

مکتبۃ المدینہ اصغر مال روڈ نزد عیدگاہ، راولپنڈی

مکتبۃ المدینہ امین پور بازار، سردار آباد (فیصل آباد)

مکتبۃ المدینہ نزد پیپل والی مسجد اندرون بوہڑ گیٹ مدینۃ الاولیاء ملتان

مکتبۃ المدینہ چھوٹکی گھٹی، حیدر آباد

مکتبۃ المدینہ چوک شہیداں میر پور کشمیر

E-mail: ilmia@dawateislami. net

www.dawateislami.net

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَارَسُوۡلَ اللّٰہ

اجمالی فہرست

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

''عالِم بنانے والی کتاب'' کے 17 حروف کی نسبت سے ''بہارِ شریعت'' کو پڑھنے کی 17 نیّتیں

از: شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار** قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

فرمانِ مصطفےٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ. ترجمہ: ''مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔''

(المعجم الكبير للطبراني، الحديث: ٥٩٤٢، ج٦، ص١٨٥)

دو مدنی پھول: (۱) بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔ (۲) جتنی اچھی نیّتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

مدینہ ۱ اِخلاص کے ساتھ مسائل سیکھ کر رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کا حقدار بنوں گا۔
مدینہ ۲ حتَّی الوسع اِس کا باوُضُو اور
مدینہ ۳ قبلہ رُو مطالَعہ کروں گا۔
مدینہ ۴ اِس کے مطالعے کے ذریعے فرض علوم سیکھوں گا۔
مدینہ ۵ شرعی مسائل سیکھوں گا۔
مدینہ ۶ جو مسئلہ سمجھ میں نہیں آئے گا اس کے لیے آیتِ کریمہ فَسْـَٔلُوْۤا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ (النحل: ٤٣)
ترجمۂ کنزالایمان: ''تو اے لوگو علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں''، پر عمل کرتے ہوئے علماء سے رجوع کروں گا۔
مدینہ ۷ (اپنے ذاتی نسخے پر) عندالضرورت خاص خاص مقامات پر انڈر لائن کروں گا۔
مدینہ ۸ (ذاتی نسخے کے) یادداشت والے صفحہ پر ضروری نکات لکھوں گا۔
مدینہ ۹ جس مسئلے میں دشواری ہوگی اُس کو بار بار پڑھوں گا۔
مدینہ ۱۰ زندگی بھر عمل کرتا رہوں گا۔
مدینہ ۱۱ جو نہیں جانتے انہیں سکھاؤں گا۔
مدینہ ۱۲ جو علم میں برابر ہوگا اس سے مسائل میں تکرار کروں گا۔
مدینہ ۱۳ یہ پڑھ کر علمائے حقّہ سے نہیں اُلجھوں گا۔
مدینہ ۱۴ دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔
مدینہ ۱۵ (کم از کم ۱۲ عدد یا حسبِ توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفۃً دوں گا۔
مدینہ ۱۶ اس کتاب کے مُطالعہ کا ثواب ساری امّت کو اِیصال کروں گا۔
مدینہ ۱۷ کتابت وغیرہ میں شرعی غلطی ملی تو ناشرین کو مطلع کروں گا۔

طالبِ غمِ مدینہ
بقیع ومغفرت و
بے حساب
جنّت الفردوس
میں آقا کا پڑوس

٦ ربیع الغوث ١٤٢٧ھ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

المدینة العلمیة

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علاّمہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

الحمد للّٰہ علٰی اِحْسَانِہٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''**دعوتِ اسلامی**'' نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحُسنِ خوبی سر انجام دینے کے لئے متعدّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ''**المدینة العلمیة**'' بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلماء و مُفتیانِ کرام کَثَّرَ ھُمُ اللّٰہُ تعالٰی پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبۂ کُتُبِ اعلیٰحضرت رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ (۲) شعبۂ تراجمِ کتب (۳) شعبۂ درسی کُتُب
(۴) شعبۂ اصلاحی کُتُب (۵) شعبۂ تفتیشِ کُتُب (۶) شعبۂ تخریج

''**المدینة العلمیة**'' کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰحضرت اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البَرَکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجدِّدِ دین ومِلّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بدعت، عالِمِ شَرِیْعت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیْر وبَرَکت، حضرتِ علاّمہ مولٰینا الحاج الحافظ القاری الشاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گِراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسعَ سَہْل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس عِلمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللّٰہ عزوجل ''دعوتِ اسلامی'' کی تمام مجالس بَشُمول ''**المدینة العلمیة**'' کو دن گیارھویں اور رات بارھویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اِخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلَّم

رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

پہلے اِسے پڑھئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

اسلام ایک نظامِ کائنات ہے اوراس کے نظم ونسق کو برقرار رکھنے کے لیے اللہ ورسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ قوانین مقرر فرمائے ہیں جو اِن قوانین کی خلاف ورزی کرے گا ان کے لئے شریعت اسلامیہ نے کچھ سزائیں مقرر کی ہیں جن کو شریعت کی اصطلاح میں حدود کے نام سے جانا جاتا ہے اور شرعاً حدود میں کسی بھی قسم کی کمی بیشی نہیں ہوسکتی چنانچہ جیسا جرم ہوگا اس کی ویسی ہی سزا ہوگی، مثلاً زنا کے بارے میں ارشاد فرمایا﴿ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰۤى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَسَآءَ سَبِیْلًا ﴾

(پ ١٥ ، بنی اسرائیل : ٣٢) **ترجمۂ کنزالایمان:** ''اور بدکاری کے پاس نہ جاؤ بے شک وہ بے حیائی ہے اور بہت ہی بُری راہ۔''

لہٰذا اگر شادی شدہ اس فعلِ شَنِیع کا ارتکاب کرے گا تو سنگسار کیا جائے گا، اگر غیر شادی شدہ ہو تو اسے سو کوڑے مارے جائیں گے۔

اسی طرح چوری شریعتِ اسلامیہ میں ایک بدترین جرم ہے، چوری کرنے والے کے بارے میں اللہ عزوجل کا فرمان ہے:﴿وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْۤا اَیْدِیَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ؕ﴾(پ ٦،المائدہ: ٣٨)

ترجمۂ کنزالایمان: ''اور جو مرد یا عورت چور ہو تو اُن کا ہاتھ کاٹو ان کے کئے کا بدلہ، اللہ کی طرف سے سزا''۔لہٰذا شرائط پائے جانے پر چوری کرنے والا مرد اور عورت اِسی سزا کے مستحق ہونگے جو دوسروں کے لئے بھی باعثِ عبرت ہو''۔

اسی طرح شراب نوشی کرنے والوں کے لئے بھی شریعت اسلامیہ نے سزا مقرر فرمائی ہے جیسا کہ حدیثِ پاک میں تفصیل کے ساتھ موجود ہے: حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خَمر (شراب نوشی) پر درخت کی شاخ اور جوتوں سے مارا ، پھر حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چالیس کوڑے مارے ، پھر حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دورِ خلافت ہوا اور لوگ سبزہ زاروں اور دیہاتوں کے قریب رہنے لگے تو انہوں نے کہا کہ شراب نوشی کی حَد (سزا) کے بارے میں تمہارا کیا مشورہ ہے تو حضرت سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میری رائے یہ ہے کہ آپ اس کی سب سے کم حد مقرر کردیں حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ پھر حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اَسّی (٨٠) کوڑے مارے۔

(صحیح مسلم ، کتاب الحدود ،باب حدالخمر،الحدیث١٧٠٦،ص٩٣٨)

لہٰذا جو کوئی جان بوجھ کر شراب پی لیتا ہے اس کو ٨٠ کوڑے کی سزا دی جائے گی تا کہ کوئی اس اُمُّ الْخَبَائِث (تمام برائیوں کی

جڑیعنی شراب) کے قریب بھی نہ جائے؛ کیونکہ اس شراب نوشی کی وجہ سے لوگ طرح طرح کے جرائم کے عادی بن جاتے ہیں۔

ان حدود میں سے ایک حد، حدِّ قذف بھی ہیں جوایسے شخص پر لگائی جاتی ہے جو کسی پاکدامن مرد وعورت پر زنا کی تہمت لگائے، اللہ عزوجل قرآن مجید میں اس سزا کو تفصیلی طور پر بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ یَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِیْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًاۚ﴾ (پ۱۸،النور:٤)

ترجمۂ کنزالایمان: ''اور جو پارسا عورتوں کو عیب لگائیں پھر چار گواہ معائنہ کے نہ لائیں تو اُنھیں اسّی کوڑے لگاؤ اور اُن کی کوئی گواہی کبھی نہ مانو''۔

ہم پر لازم ہے کہ اسلامی قوانین کی پاس داری کریں اور غیر مسلموں کے رسم ورواج کو ترک کر کے مکمل طور پر اس ضابطۂ حیات پر عمل پیرا ہو جائیں تا کہ معاشرہ کا ہر فرد امن وسکون سے زندگی بسر کر سکے۔

پیارے اسلامی بھائیو!

اس دور میں مسلمانوں کی حالت مسائل شرعیہ کے اعتبار سے بہت ہی ناگفتہ بہ ہے روزمرہ کے ضروری مسائل سے بھی بہت حد تک دوری ہوچکی ہے۔لہذا بہارشریعت کی افادیت واہمیت کے پیشِ نظر تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **''دعوت اسلامی''** کی مجلس **''المدینۃ العلمیۃ''** نے اسے تخریج کے ساتھ پوری آن بان سے مرحلہ وار شائع کرنے کا جوعزم کیا تھا، اس میں کامیابیوں کا سفر جاری ہے۔اس سلسلے میں **''بہارِ شریعت''** پہلی جلد (حصہ 1 تا 6)، ساتواں (7)، آٹھواں (8) اور سولھواں حصہ (16) **''مکتبۃ المدینہ''** سے شائع ہوکر علماء کرام وعوام سے دادو تحسین پا چکے ہیں۔ الحمد للہ علی ذلک .اب اس کا نواں حصہ پیش خدمت ہے یہ حصہ حُدود وتعزیر، مَنّت وقَسم اور کتاب السِیَر جیسے اہم مسائل پر مشتمل ہے اس میں تقریباً **47** آیاتِ قرانیہ، **127** احادیث اور **666** مسائل کا ذکر ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو عوام وخواص کے لیے نفع بخش بنائے! اور ہمیں اس کے بقیہ تمام حصوں کو بھی مزید بہتر انداز میں پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

اس حصے پر بھی مجلس **''المدینۃ العلمیۃ''** کے **''شعبہ تخریج''** کے مَدَنی علماء نے انتھک کوششیں کی ہیں، جس کا اندازہ ذیل میں دی گئی کام کی تفصیل سے لگایا جاسکتا ہے:

1. ...... احادیث اور مسائل فقہیہ کے حوالہ جات کی اصل عربی کتب سے مقدور بھر تخریج کی گئی ہے۔
2. ...... آیاتِ قرآنیہ کو منقش بریکٹ ﴿ ﴾، کتابوں کے نام اور دیگر اہم عبارات کو Inverted Commas " " سے

واضح کیا گیا ہے۔

3 ...... قدیم رسم الخط کو حتی الامکان برقرار رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔

4 ...... جہاں جہاں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسمِ گرامی کے ساتھ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" اور **اللہ** عزوجل کے نام کے ساتھ "عزوجل" لکھا ہوا نہیں تھا وہاں بریکٹ میں اس انداز میں (عزوجل)، (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) لکھنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔

5 ...... ہر حدیث و مسئلہ نئی سطر سے شروع کرنے کا التزام کیا گیا ہے اور عوام و خواص کی سہولت کے لئے ہر مسئلے پر نمبر لگانے کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔

6 ...... پڑھنے والوں کی آسانی کے لئے اس حصہ کے شروع میں حروف تہجی کے اعتبار سے حلِ لغت کی ایک فہرست کا اہتمام کیا گیا ہے جسے تیار کرنے کے لئے لغت کی مختلف کتب کا سہارا لیا گیا ہے اور اس بات کو پیش نظر رکھا گیا ہے کہ اگر لفظ کا تعلق براہِ راست قرآن پاک سے تھا تو اس کو مختلف تفاسیر کی روشنی میں حل کرنے کی کوشش کی گئی، براہِ راست حدیث پاک کے ساتھ تعلق ہونے کی صورت میں حتی الامکان احادیث کی شروحات کو مدنظر رکھا گیا اور فقہ کے ساتھ تعلق کی بنا پر حتی المقدور فقہ کی کتب سے استفادہ کیا گیا ہے۔ چند مقامات پر عبارت کی تسہیل (یعنی آسانی) کے لئے مشکل الفاظ کے معانی حاشیے میں لکھ دیئے گئے ہیں تاکہ صحیح مسئلہ ذہن نشین ہو جائے اور کسی قسم کی الجھن باقی نہ رہے۔ پھر بھی اگر کوئی بات سمجھ نہ آئے تو علماء کرام دامت فیوضھم سے **رابطہ کیجئے۔**

7 ...... اس حصہ میں جہاں جہاں فقہی اصطلاحات استعمال ہوئی ہیں، ان کو ایک جگہ اکٹھا بیان کر دیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں حتی المقدور کوشش کی گئی ہے کہ اگر اس اصطلاح کی وضاحت مصنف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خود اسی جگہ یا بہارِ شریعت کے کسی دوسرے مقام پر کی ہو تو اسی کو حتی المقدور آسان الفاظ میں ذکر کیا گیا ہے اور اگر کسی اصطلاح کی تعریف بہارِ شریعت میں نہیں ملی تو دوسری معتبر کتابوں سے عام فہم اور باحوالہ اصطلاحات ذکر کر دی گئی ہیں۔ علاوہ ازیں اس حصہ میں جو مشکل اعلام (مختلف چیزوں کے نام) مذکور ہیں لغت کی مختلف کتب سے تلاش کر کے ان کو بھی آسان انداز میں اصطلاحات کے آخر میں ذکر کر دیا گیا ہے۔

8 ...... علمائے کرام سے مشورے کے بعد صفحہ نمبر **134,130,116,105,101,67,58** پر مسائل کی تصحیح، ترجیح، توضیح اور تطبیق کی غرض سے حاشیہ بھی دیا گیا ہے اور اس کے آخر میں عِلْمِیہ لکھ دیا گیا ہے۔

9 ...... مصنف کے حواشی وغیرہ کو اسی صفحہ پر نقل کر دیا اور حسبِ سابق ۱۲ منہ بھی لکھ دیا ہے۔

⑩......مکرر پروف ریڈنگ کی گئی ہے، مکتبہ رضویہ آرام باغ، باب المدینہ کراچی کے مطبوعہ نسخہ کو معیار بنا کر مذکورہ خدمات سرانجام دی گئی ہیں، جو درحقیقت ہندوستان سے طبع شدہ قدیم نسخہ کا عکس ہے لیکن صرف اسی پر انحصار نہیں کیا گیا بلکہ دیگر شائع کردہ نسخوں سے بھی مدد لی گئی ہے۔

⑪......آخر میں مآخذ و مراجع کی فہرست، مصنفین و مؤلفین کے ناموں، ان کی سنِ وفات اور مطابع کے ساتھ ذکر کر دی گئی ہے۔

اس کام میں آپ کو جو خوبیاں دکھائی دیں وہ **اللہ** عزوجل کی عطا، اس کے **پیارے حبیب** صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی نظرِ کرم، **علماء کرام** رحمہم اللہ تعالی بالخصوص شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانئ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار** قادری مدظلہ العالی کے **فیض** سے ہیں اور جو خامیاں نظر آئیں ان میں یقیناً ہماری کوتاہی کو دخل ہے۔ قارئین خصوصاً علماء کرام دامت فیوضھم سے گزارش ہے کہ اس کتاب کے معیار کو مزید بہتر بنانے کے بارے میں ہمیں اپنی قیمتی آراء اور تجاویز سے تحریری طور پر مطلع فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں **اپنی اصلاح** کے لئے شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانئ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار** قادری مدظلہ العالی کے عطا کردہ **مدنی انعامات پر عمل** کرنے کی توفیق عطا فرمائے **اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش** کے لئے **3** دن، **12** دن، **30** دن اور **12** ماہ کے لئے عاشقانِ رسول کے سفر کرنے والے **مدنی قافلوں** کا مسافر بنتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور **دعوتِ اسلامی** کی تمام مجالس بشمول **مجلس "المدینۃ العلمیۃ"** کو دن پچیسویں رات چھبیسویں ترقی عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم!

شعبہ تخریج (مجلس المدینۃ العلمیۃ)

☆......☆......☆

حصہ نہم (9) کی اصطلاحات

1	دارالاسلام	وہ ملک ہے کہ فی الحال اس میں اسلامی سلطنت ہو یا اب نہیں تو پہلے تھی اور غیر مسلم بادشاہ نے اس میں شعائرِ اسلام مثل جمعہ وعیدین واذان واقامت وجماعت باقی رکھے ہوں تو وہ دارالاسلام ہے۔ (فتاوی رضویہ، ج۱۷، ص۳۶۷)
2	دارالحرب	وہ دار (ملک) جہاں کبھی سلطنت اسلامی نہ ہوئی یا ہوئی اور پھر ایسی غیر قوم کا تسلُّط (قبضہ) ہو گیا جس نے شعائرِ اسلام مثل جمعہ وعیدین واذان واقامت وجماعت یک لَخت (فوراً) اٹھا دیئے اور شعائرِ کُفر جاری کردیئے، اور کوئی شخص اَمانِ اول پر باقی نہ رہے اور وہ جگہ چاروں طرف سے دارالاسلام میں گِھری ہوئی نہیں تو وہ دارالحرب ہے۔ (ماخوذ از فتاوی رضویہ، ج۱۶، ص۳۱۶، ج۱۷، ص۳۶۷)
3	ظِہار	اپنی زوجہ یا اس کے کسی جزوِ شائع (مثلاً سر، پیٹھ وغیرہ) یا ایسے جزو کو جو کُل سے تعبیر کیا جاتا ہو ایسی عورت سے تَشْبِیْہ دینا جو اس پر ہمیشہ کے لیے حرام ہو یا اس کے کسی ایسے عضو سے تشبیہ دینا جس کی طرف دیکھنا حرام ہو۔ مثلاً کہا تو مجھ پر میری ماں کی مثل ہے یا تیرا سر یا تیری گردن یا تیرا نصف میری ماں کی پیٹھ کی مثل ہے۔ (ماخوذ از بہارشریعت، حصہ۸، ص۹۷)
4	غلامِ ماذون	وہ غلام جس کو آقا (مالک) نے تجارت وغیرہ کی عام اجازت دے دی ہو۔ (بہارشریعت، حصہ۹، ص۷)
5	مکاتَب	آقا اپنے غلام سے مال کی ایک مقدار مقرر کرکے یہ کہہ دے کہ اتنا مال ادا کردے تو تُو آزاد ہے اور غلام اس کو قبول بھی کرلے تو ایسے غلام کو مکاتَب کہتے ہیں۔ (ماخوذ از بہارشریعت، حصہ۹، ص۱۰، ۱۱)
4	عقدِ کتابت	آقا یعنی مالک اپنے غلام سے مال کی ایک مقدار مقرر کرکے یہ کہہ دے کہ اتنا مال ادا کردے تو تُو آزاد ہے اور غلام اسے قبول بھی کرلے تو اس قول قرار کو عقدِ کتابت کہتے ہیں (بہارشریعت، حصہ۹، ص۱۰، ۱۱)
5	مکاتَبہ	ایسی لونڈی جسے مالک نے مال کی ایک مقدار مقرر کرکے کہا ہو کہ اتنا مال ادا کردے تو تو آزاد ہے اور لونڈی نے اسے قبول بھی کرلیا ہو تو ایسی لونڈی کو مکاتبہ کہتے ہیں۔ (ماخوذ از بہارشریعت، حصہ۹، ص۱۱)
6	سِعایت	اس کا معنیٰ ہے کہ غلام کا کچھ حصہ آزاد ہوچکا ہو اور بقیہ کی آزادی کے لئے محنت مزدوری کرکے مالک کو قیمت ادا کر رہا ہو غلام کے اس فعل کو سِعایت کہتے ہیں۔

7	مدبَّر	وہ غلام جس کی نسبت مالک نے کہا کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۹، ص ۹)
8	اُم ولد	وہ لونڈی جس کے ہاں بچہ پیدا ہوا اور مولیٰ نے اقرار کیا کہ یہ میرا بچہ ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۹، ص ۱۲)
9	رہن	شرع میں کسی حق کی وجہ سے کسی شے کو روک رکھنا جس کے ذریعے اس حق کو حاصل کرنا ممکن ہو۔ اسے رہن کہتے ہیں۔ کبھی اس چیز کو بھی رہن کہتے ہیں جو رکھی گئی ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۷، ص ۳۱)
10	مرتہن	جس کے پاس چیز رہن رکھی گئی ہے اُس کو مرتہن کہتے ہیں۔ (بہارِ شریعت حصہ ۱۷، ص ۳۱)
11	نکاحِ فاسد	ایسا نکاح جس میں نکاح صحیح کی شرطوں میں سے کوئی ایک شرط نہ پائی جائے تو نکاح فاسد ہے۔ جیسے گواہوں کے بغیر نکاح کرنا۔ (ردالمحتار، ج ۵، ص ۴۳)
12	عُقر	زنا کی جن صورتوں میں زنا کی حد جاری نہیں ہوتی ان میں عورت کا مہر مرد پر واجب ہوتا ہے اس مہر کو عُقر کہتے ہیں۔ (ماخوذ از ردالمحتار، ج ۲، ص ۱۲۹)
13	یمین	قسم، اصطلاح میں کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے پر پختہ ارادہ کرنے کو یمین کہتے ہیں۔ (درمختار، ج ۵، ص ۴۸۸)
14	یمینِ غموس	کسی گذشتہ کام کے متعلق جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھانا مثلاً قسم کھائی کہ فلاں شخص آگیا ہے حالانکہ وہ ابھی تک نہیں آیا۔ (ماخوذ از مختصر القدوری، کتاب الایمان، ص ۳۵۳)
15	یمینِ لغو	آدمی گزشتہ زمانے میں کسی کام کے ہونے کی قسم کھائے اور اس کا گمان یہ ہو کہ اسی طرح ہوگا جس طرح اس نے کہا ہے جبکہ امر اس کے خلاف ہو، یعنی اپنے گمان میں سچی قسم کھائے مگر حقیقت میں جھوٹی ہو۔ (ماخوذ از مختصر القدوری، کتاب الایمان، ص ۳۵۳)
16	یمینِ منعقدہ	آنے والے زمانے میں کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کی قسم کھانا مثلاً قسم کھائی کہ میں یہ کام کروں گا۔ (ماخوذ از مختصر القدوری، کتاب الایمان، ص ۳۵۳)
17	یمینِ فور	کسی خاص وجہ سے یا کسی بات کے جواب میں قسم کھائی جس سے اُس کام کا فوراً کرنا یا نہ کرنا سمجھا جاتا ہے اُس کو یمین فور کہتے ہیں مثلاً عورت گھر سے نکلنے کا ارادہ کر رہی تھی شوہر نے کہا اگر تو نکلی تو تجھے طلاق، اسی وقت اگر وہ نکلی تو طلاق ہوگئی، اگر کچھ دیر بعد نکلی تو نہیں۔ (بہارِ شریعت حصہ ۹، ص ۱۷)

18	یمینِ موقت	وہ قسم جس کے لئے کوئی وقت ایک دن یا کم وبیش مقرر کر دیا ہو مثلاً قسم کھائی کہ یہ روٹی آج کھاؤں گا اور آج نہ کھائی تو قسم ٹوٹ گئی۔ (ماخوذ از بہار شریعت حصہ ۹، ص ۱۷)
19	یمینِ مرسل	قسم میں کوئی وقت مقرر نہ کیا ہو اور قرینہ سے فوراً کرنا یا نہ کرنا سمجھا جاتا ہو تو اسے یمین مرسل کہتے ہیں مثلاً قسم کھائی کہ زید کے گھر جاؤں گا اب زندگی میں جب بھی گیا تو قسم پوری ہوگئی اور اگر نہ گیا یہاں تک کہ مر گیا تو قسم ٹوٹ گئی۔ (بہار شریعت حصہ ۹، ص ۱۷)
20	محالِ عادی	وہ شے جس کا پایا جانا عادت کے طور پر ناممکن ہو اسے محال عادی کہتے ہیں، مثلاً کسی ایسے شخص کا ہوا میں اڑنا جس کو عادۃً اڑتے نہ دیکھا گیا ہو۔ (دیکھئے تفصیل المعتقد المنتقد، ص ۲۸۔۳۲)
21	فقیر	وہ شخص ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو یہاں تک کہ کھانے اور بدن چھپانے کے لیے اس کا محتاج ہے کہ لوگوں سے سوال کرے۔ (بہار شریعت، ج ۱، ص ۹۲۴)
22	مسکین	وہ شخص ہے جس کے پاس کچھ ہو مگر نہ اتنا کہ نصاب کو پہنچ جائے یا نصاب کی مقدار ہو تو اس کی حاجت اصلیہ میں استعمال ہو رہا ہو۔ (ماخوذ از بہار شریعت، ج ۱، ص ۹۲۴)
23	کنایہ	ایسے الفاظ جن سے معانی واضح نہ ہوں بلکہ ان معانی کی طرف اشارہ ہو۔
24	نذر	نذر اصطلاح شرع میں وہ عبادت مقصودہ ہے جو جنس واجب سے ہو اور وہ خود بندہ پر واجب نہ ہو، مگر بندہ نے اپنے قول سے اسے اپنے ذمہ واجب کر لیا ہو مثلاً قسم کھائی میرا یہ کام ہو جائے تو دس رکعت نفل ادا کروں گا۔ (ماخوذ از فتاوی امجدیہ، حصہ ۲، ص ۳۰۹-۳۱۲)
25	نذرِ شرعی	اللہ عزوجل کے لیے جو نذر مانی جائے اُسے نذر شرعی کہتے ہیں اس کا پورا کرنا واجب ہے۔ مثلاً مجھے ملازمت مل جائے تو میں فی سبیل اللہ ہزار روپے صدقہ کروں گا۔ (ماخوذ از فتاوی امجدیہ، حصہ ۲، ص ۳۰۹-۳۱۲)
26	نذرِ عرفی	اولیاء اللہ کے نام کی جو نذر مانی جاتی ہے اسے نذرِ (عرفی اور) لغوی بھی کہتے ہیں اس کا معنی نذرانہ ہے جیسے کوئی اپنے استاد سے کہے کہ یہ آپ کی نذر ہے یہ بالکل جائز ہے یہ بندوں کی ہوسکتی ہے مگر اس کا پورا کرنا شرعاً واجب نہیں مثلاً گیارہویں شریف کی نذر اور فاتحہ بزرگان دین وغیرہ۔ (ماخوذ از جاء الحق، ص ۳۱۴)

27	تعزیہ	حضرت امام حسین اور اہلِ بیت کی تُربتوں (قبروں) کی نقل جو محرم کے دنوں میں کاغذ اور بانس وغیرہ سے بناتے ہیں۔
28	وصیت	وصیت کرنے کا مطلب یہ ہے کہ بطورِ احسان کسی کو اپنے مرنے کے بعد اپنے مال یا منفعت کا مالک بنا دینا۔ (بہارِ شریعت حصہ ۱۹، ص ۸)
29	عاریت	دوسرے شخص کو اپنی کسی چیز کی مَنفعت کا بغیر عوض مالک کر دینا عاریت ہے مثلاً لکھنے کے لئے قلم دینا۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۴، ص ۵۱)
30	اجارہ	کسی شے کے نفع کا عوض کے مقابل کسی شخص کو مالک کر دینا اجارہ ہے مثلاً کرائے پر مکان دینا۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۴، ص ۹۹)
31	ثمن	خریدار اور بیچنے والا آپس میں شے کی جو قیمت مقرر کریں اُسے ثمن کہتے ہیں۔ (ردالمحتار، ج ۷، ص ۱۱، وماخوذ از فتاوی رضویہ، ج ۱۰، ص ۱۸۴)
32	بیعِ فاسد	اگر رکنِ بیع (یعنی ایجاب وقبول یا چیز کے لینے دینے میں) یا محلِ بیع (یعنی وہ چیز جسے بیچ رہے ہیں اس) میں خرابی نہ ہو بلکہ اس کے علاوہ کوئی اور خرابی ہو تو وہ بیع فاسد ہے مثلاً مبیع (یعنی جو چیز بیچی اُس) کو خریدنے والے کے حوالے کرنے پر قدرت نہ ہو وغیرہ۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت حصہ ۱۱، ص ۸۰)
33	بیعِ باطل	جس صورت میں بیع کا کوئی رکن نہ پایا جائے یا وہ چیز خرید وفروخت کے قابل ہی نہ ہو وہ بیع باطل ہے۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت حصہ ۱۱، ص ۸۰)
34	بیعِ سلم	وہ بیع جس کا ثمن (قیمت) فوراً ادا کرنا ضروری ہو اور مبیع کو بعد میں خریدار کے حوالہ کرنا بائع (بیچنے والے) پر لازم ہو۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت حصہ ۱۱، ص ۱۷۲)
35	حد	ایک قسم کی سزا ہے جس کی مقدار شریعت کی جانب سے مقرر ہے اس میں کمی بیشی نہیں ہوسکتی اس سے مقصود لوگوں کو ایسے کام سے باز رکھنا ہے جس کی یہ سزا ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۹، ص ۸۱)
36	تعزیر	کسی گناہ پر بغرضِ تادیب جو سزا دی جاتی ہے اُس کو تعزیر کہتے ہیں۔ (بہارِ شریعت حصہ ۹، ص ۱۱۳)
37	احصان	آزاد عاقل بالغ کا نکاحِ صحیح کے ساتھ وطی کرنا احصان کہلاتا ہے۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت حصہ ۹، ص ۸۳)
38	مُحصَن	وہ شخص جو آزاد عاقل، بالغ ہو اور نکاح صحیح کے ساتھ وطی کی ہو۔ (بہارِ شریعت حصہ ۹، ص ۸۳)

39	غیر محصَن	آزاد عاقل، بالغ شخص جس نے نکاح صحیح کے ساتھ وطی نہ کی ہو یعنی غیر شادی شدہ ہو۔ (بہارِ شریعت حصہ۹ ص۸۳)
40	مُحصنہ	وہ عورت جو عاقلہ، بالغہ، آزاد ہو اور نکاح صحیح کے ساتھ اس سے وطی بھی کی گئی ہو۔ (بہارِ شریعت حصہ۹ ص۸۳)
41	رجم	شادی شدہ زانی (مرد) اور زانیہ (عورت) کو جبکہ شرائط پائی جائیں تو میدان میں لے جا کر اس قدر پتھر مارنا کہ مرجائیں۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت حصہ۹، ص۹۲)
42	قِصاص	جان کے بدلے جان اور خون کے بدلے خون لینے یعنی جتنی تکلیف کسی کو پہنچائی جائے اس کے بدلے میں اتنی ہی تکلیف ظالم کو پہنچائی جائے قصاص کہلاتا ہے۔
43	دیت	دیت اس مال کو کہتے ہیں جو نفس کے بدلے میں لازم ہوتا ہے یعنی وہ مال جو قاتل، مقتول کے ورثاء کو دیتا ہے۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت حصہ۱۸، ص۵۵)
44	نفاس	وہ خون جو عورت کے رحم سے بچہ پیدا ہونے کے بعد نکلتا ہے نفاس کہلاتا ہے۔ (نور الایضاح، ص۴۸)
45	مرتد	وہ شخص ہے کہ اسلام (لانے) کے بعد کسی ایسے امر کا انکار کرے جو ضروریات دین سے ہو یعنی زبان سے کلمۂ کفر بکے جس میں تاویل صحیح کی گنجائش نہ ہو (بہارِ شریعت، حصہ۹، ص۱۷۳)
46	اکراہ شرعی	اکراہ شرعی یہ ہے کہ کوئی شخص کسی کو صحیح دھمکی دے کہ اگر تو فلاں کام نہ کرے گا تو میں تجھے مار ڈالوں گا یا ہاتھ پاؤں توڑ دوں گا یا ناک، کان وغیرہ کوئی عضو کاٹ ڈالوں گا یا سخت مار ماروں گا اور وہ یہ سمجھتا ہو کہ یہ کہنے والا جو کچھ کہتا ہے کر گزرے گا، تو یہ اکراہ شرعی ہے۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت، حصہ۱۵، ص۴)
47	شبہۂ فعل یا شبہۂ اشتباہ	یعنی فعل حرام ہو لیکن وہ اس کو حلال گمان کر کے اس کا ارتکاب کر بیٹھے مثلاً اپنی عورت کو تین طلاقیں دینے کے بعد اس کے ساتھ عدت میں وطی کرلے یہ سمجھ کر کہ عدت کے اندر وطی حلال ہے۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت حصہ۹، ص۹۰)
48	تزکیہ	قاضی کا گواہوں کے متعلق یہ تحقیق کرنا کہ وہ عادل اور معتبر ہیں یا نہیں؟ تزکیہ کہلاتا ہے۔

49	شہادۃ علی الشہادۃ	اس سے مراد یہ ہے کہ ایک شخص قاضی کے پاس حاضر نہ ہوسکے اور وہ دوسرے سے کہہ دے کہ میں فلاں معاملے میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں، تم قاضی کے پاس میری اس گواہی کی گواہی دے دینا اسی کو فقہ کی اصطلاح میں شہادۃ علی الشہادۃ کہتے ہیں۔ (ماخوذ از ہدایہ، باب شہادۃ علی الشہادۃ، ج۲،ص ۱۲۹)
50	محجوب	کسی وارث کا حصہ کسی دوسرے وارث کی موجودگی کی وجہ سے کم ہوجائے یا بالکل ختم ہوجائے تو ایسے فرد کو محجوب کہتے ہیں۔ (بہار شریعت حصہ ۲۰،ص ۲۶)
51	محروم	اس سے مراد وہ وارث ہے جو میراث سے کسی سبب کی وجہ سے شرعاً محروم ہوجاتا ہے مثلاً غلام ہونے کی وجہ سے یا مورث کا قاتل ہونے کی وجہ سے۔ (بہار شریعت حصہ ۲۰،ص ۱۲)
52	متون	متن کی جمع ہے اس سے مراد وہ کتابیں ہیں جن کے مسائل ظاہر الروایہ سے منقول ہوں جیسے مختصر القدوری، المختار، النقایہ، الوقایہ، کنز الدقائق اور ملتقی الابحر وغیرہ۔ (ماخوذ شرح عقود رسم المفتی، ص ۲۹، ۳۰ وفتاوی رضویہ ج ۴،ص ۲۰۸)
53	ذمی	اس کافر کو کہتے ہیں جس کے جان و مال کی حفاظت کا بادشاہ اسلام نے جزیہ کے بدلے ذمہ لیا ہو۔ (فتاوی فیض الرسول، ج ۱،ص ۵۰۱)
54	جزیہ	وہ شرعی محصول جو اسلامی حکومت کفار سے ان کی جان و مال کے تحفظ کے بدلے میں وصول کرے۔ (ماخوذ از تفسیر نعیمی، ج ۱۰،ص ۲۵۴)
55	دَینِ میعادی	وہ قرض جس کی ادائیگی کا وقت مقرر ہو۔ (ماخوذ از فتاوی رضویہ ج ۱۰،ص ۲۴۷)
56	بیت المال	اسلامی حکومت کا خزانہ جس میں مسلمانوں کا ہر فرد یکساں حقدار ہے۔
57	غنیمت	لڑائی میں کافروں پر فتح پانے سے مسلمانوں کو جو مال حاصل ہوتا ہے غنیمت کہلاتا ہے۔ (ماخوذ از بہار شریعت حصہ ۹ص ۱۵۲)
58	مالِ فے	کافروں سے بغیر لڑائی کے مسلمانوں کو جو مال حاصل ہوجائے مالِ فے کہلاتا ہے۔
59	عشر	زرعی زمین کی پیداوار سے جو زکوٰۃ (یعنی دسواں حصہ) ادا کی جاتی ہے اسے عشر کہتے ہیں۔ (ماخوذ از فتاوی عالمگیری، ج ۱،ص ۱۸۵)

60	وصی	وصی اس شخص کو کہتے ہیں جس کو وصیت کرنے والا (موصی) اپنی وصیت پوری کرنے کے لئے مقرر کرے (بہارشریعت حصہ۱۹ص ۵۵)
61	مکروہ تحریمی	جس کی ممانعت دلیل ظنی سے لزوماً ثابت ہو، یہ واجب کا مقابل ہے۔ (رکن دین، ص۴، و بہارشریعت ج۱، ص۲۸۳)
62	مستامن	وہ شخص ہے جو دوسرے ملک میں امان لیکر گیا یعنی حربی دارالاسلام میں یا مسلمان دارالکفر میں امان لیکر گیا تو مستامن ہے۔ (بہارشریعت حصہ۹، ص۱۶۱)
63	تحریف	اصل الفاظ یا معانی میں تبدیلی کرنا، اگر الفاظ میں تبدیلی کی ہو تو تحریف لفظی اور اگر معنی میں تبدیلی کی ہو تو تحریف معنوی کہتے ہیں۔ (ماخوذ از تفسیر نعیمی ج۵، ص۱۱۰)
64	نبیذ	وہ مشروب جس میں کھجوریں ڈالی جائیں جس سے پانی میٹھا ہو جائے بشرطیکہ سست کرنے والا اور نشہ آور نہ ہو اگر نشہ آور ہو تو اس کا پینا حرام ہے۔ (فتاوی قاضیخان، ج۱، ص۹)

اعلام

1	شیرمال	میدے کی خمیری روغنی روٹی۔
2	کلچے	ایک قسم کی میدے کی چھوٹی خمیری (پیڑا نما) روٹی جو تنور میں پکائی جاتی ہے۔
3	گلگلے	ایک قسم کا میٹھا پکوان (تلی ہوئی چیز)۔
4	امرتی	ایک مٹھائی جو ماش کے آٹے کی بنائی جاتی ہے اور شکل میں جلیبی کی طرح ہوتی ہے۔
5	بالوشاہی	میدے کی بنی ہوئی ایک قسم کی خستہ مٹھائی۔
6	قلاقند	کھوئے کی مٹھائی جو قند (سفید شکر، چینی) ملا کر تیار کی جاتی ہے۔
7	اَروی	کچالو کی ایک قسم کی ترکاری۔
8	تَرَئی	تُوری، ایک ترکاری کا نام۔

9	انگرکھا	ایک قسم کا لمبا مردانہ لباس جس کے دو حصے ہوتے ہیں چولی اور دامن۔
10	ساکھو	ایک درخت کا نام جس کی لکڑی مضبوط اور پائیدار ہوتی ہے۔
11	آبنوس	جنوب مشرقی ایشیا میں پائے جانے والے ایک درخت کا نام جس کی لکڑی سخت، وزنی اور سیاہ ہوتی ہے
12	سَنکھ	بڑے گھونگے (ایک قسم کے دریائی کیڑے کا خول جو ہڈی کی مانند ہوتا ہے) سے بنایا جانے والا سیپ کی شکل کا خول یا باجا جو قدیم زمانے سے مندروں میں پوجا پاٹ کے وقت یا اس کے اعلان کے لئے بجایا جاتا ہے۔
13	ناقوس	سَنکھ جو ہندو پوجا پاٹ کے وقت بجاتے ہیں۔
14	وید	ہندوؤں کی مقدس کتاب کا نام۔
15	پھاگن	بکرمی (ہندوستانی راجہ بکر ماجیت سے منسوب) سال کا گیارھواں مہینہ یعنی 15 فروری سے 15 مارچ تک ہوتا ہے۔
16	بھادوں	بکرمی سال کا پانچواں مہینہ جو 15 اگست سے 15 ستمبر تک ہوتا ہے۔
17	کاتِک	ہندی سال کا آٹھواں مہینہ جو 15 نومبر سے 15 دسمبر تک ہوتا ہے۔
18	اَسوج	بکرمی سال کا چھٹا مہینہ جو 15 ستمبر سے 15 اکتوبر تک ہوتا ہے۔
19	چَیت	ہندی سال کا بارھواں مہینہ جو 15 مارچ سے 15 اپریل تک ہوتا ہے۔
20	پاکھ	قمری مہینے کا نصف حصہ۔

حل لغات باعتبار حروف تہجی

ا

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
استہزا	ہنسی مذاق	احتیاج	حاجت مند ہونا
اِصطبل	گھوڑے باندھنے کی جگہ	اینچ پیچ	مکروفریب
اَروی	کچالو کی ایک قسم کی ترکاری	اُمراء	امیر لوگ، دولت مند
اندیشہ ناک	خطرناک	اِدراک	سمجھنا
اُم الخبائث	تمام برائیوں کی جڑ	اعراض	روگردانی کرنا
اتہام	تہمت لگانا	انسب	زیادہ مناسب
انسداد	روک تھام	ادنیٰ درجہ	کم درجہ، کم سے کم، ہلکی
اطوار	عادتیں	املاک واموال	مال وجائداد
اُچک کر	جھپٹ کر	اجتناب کرنا	دور رہنا، کنارہ کشی کرنا
اپاہج	چلنے پھرے سے معذور	اکتفاء	کافی سمجھنا
اَکارت	ضائع		

آ

آمدورفت	آنا جانا	آتشکدہ	مجوسیوں کا عبادت خانہ
آریا	ایک قدیم قوم جس کی نسل کے لوگ پاک و ہند، ایران اور یورپ میں آباد ہوتے ہیں		

بوّانہ	ایک جگہ کا نام	بَہلی	بیل گاڑی
بالوشاہی	میدے کی بنی ہوئی ایک قسم کی خستہ مٹھائی	بشارت	خوشخبری
بھاؤ کیا	قیمت لگائی	بِہی	ایک پھل کا نام جونا شپاتی سے مشابہ ہوتا ہے
بلاخوف وخطر	بغیر کسی ڈر کے	باگ	لگام
بیباک	بے حیا، بے خوف، بے ادب	بلا معاوضہ	بغیر کسی بدلہ کے
بہیاں	وہ رجسٹر جس میں حساب وغیرہ لکھتے ہیں، روزنامچہ	بلادِ اسلامیہ	اسلامی ممالک
بطیّب خاطر	خوش دلی سے، دلی رغبت سے	بری الذمہ	ذمہ سے بری
بچھیرا	گھوڑے کا نر بچہ	بُہتیرے	بہت سے
بیدست وپا	جس کے ہاتھ پاؤں نہ ہوں	بشرہ	چہرہ

پ

پہلوتہی	کِنارہ کشی	پھٹکار	لعنت
پیشتر	پہلے	پَٹ	پیٹ کے بل، اوندھا
پوستین	کھال کا کوٹ، چمڑے کا چغہ وغیرہ	پٹ	چوڑی کر کے
پالکی	ڈولی	پیڑا	ایک قسم کی مٹھائی
پنچایتی قانون	عدالتی قانون، جرگہ وغیرہ	پرستش	عبادت
پوجاری	مندروغیرہ کا مجاور، پنڈت	پیچ کی	اڑا رہا

ت

تملیک	مالک بنانا	تاشے	ایک قسم کا ڈھول جسے گلے میں ڈال کر بجاتے ہیں۔
تابع	ماتحت	تلن	تَیل میں چیزوں کا تلنا، تلی ہوئی چیزیں
تلف	ضائع	ترئی	تُوری، ایک ترکاری کا نام
تحفُّظ	حفاظت	تصرف	قبضہ، ملک
تسلط	غلبہ	ترش روئی	بدمزاجی ، غضبناک ہونا
تعرض	مزاحمت کرنا، بے جا داخلت کرنا	تصدُّق	صدقہ کرنا
تدارک	تلافی	تحقیر	بے حرمتی، بے ادبی، توہین
تمسخر، ٹھٹھا	ہنسی مذاق		

تزکیہ	قاضی کا گواہوں کے متعلق یہ تحقیق کرنا کہ وہ عادل اور معتبر ہیں یا نہیں؟ جانچ پڑتال

ث

ثمن	ایسی قیمت جو بائع اور مشتری آپس میں طے کرتے ہیں۔

ج

جبراً	زبردستی، مجبور کر کے	جائداد غیر منقولہ	وہ جائیداد جو منتقل نہ کی جاسکتی ہو جیسے زمین، مکان

جھاڑ فانوس	ایک قسم کا فانوس جو گھروں میں روشنی اور خوبصورتی (Decoration) کیلئے لگاتے ہیں۔

چ

چت	پیٹھ کے بل لیٹنا	چارجامہ	کپڑے کا زین جس میں لکڑی نہیں ہوتی

چکی (چکتی)	دُنبے کی گول چپٹی دُم اوراس کی چربی		

ح

حُرّہ	آزاد عورت یعنی جو لونڈی نہ ہو	حائل	رکاوٹ
حدِ خمر	شراب پینے کی شرعی سزا		

خ

خفیۃً	چھپ کر، پوشیدہ	خیار	اختیار
خُم	شراب کے مٹکے	خود	لوہے کی گول ٹوپی جو عموماً فوجی اور پولیس والے پہنتے ہیں
خِرمن	وہ جگہ جہاں غلے کو جمع کرکے بھوسا الگ کیا جاتا ہے		

د

دَین	قرض	دارالقضا	عدالت، قاضی کی کچہری
دلیر	بےخوف	دنیا و مافیہا	دنیا اور جو کچھ اس میں ہے
دینِ میعادی	وہ دَین جس کی ادائیگی کا وقت معین ہو	دینی حمیّت	دینی جوش و جذبہ، دینی غیرت

ر

رہن	گروی رکھنا	رتالو	کچالو
راہزنی	ڈکیتی	راہب	عیسائی عابد، پادری
رکاڈ (ریکارڈ)	محفوظ کی ہوئی آواز یا بات		

ز

زینہ	سیڑھی	زدوکوب	مار پیٹ

س

سب وشتم کرنا	لعن طعن کرنا، بُرا بھلا کہنا	ستو	بُھنے ہوئے گندم یا جو وغیرہ کا آٹا
سکونت	رہائش	سِکَنجبین	سرکہ یا لیمو کا بنایا ہوا شربت
سفلہ	کمینہ، نااہل	سرقہ	چوری

ش

شِکرم	ایک قسم کی چار پہیوں والی گاڑی	شیوہ	طریقہ
شُتر	اونٹ	شل ہوگیا	بے کار ہوگیا جو کوئی کام نہ کرسکتا ہو

ض

ضعیف الخلقت	پیدائشی کمزور	ضرر	نقصان

ط

طشت	بڑا برتن، بڑا تھال	طبل	لڑائی کے وقت بجنے والا نقارہ ، بڑا ڈھول

ظ

ظاہر بیں نگاہیں	ظاہری حالت دیکھنے والی آنکھیں		

ع

عَرَق	رَس	عداوت	دشمنی
عفیفہ	پاکدامن عورت	عمائد وہابیہ	وہابیہ کے پیشوایان
عَشّار	لوگوں کو ڈرا دھمکا کر خلافِ شرع محصول (ٹیکس) لینے والا	عتق	آزادی

ف

فزعِ اکبر	بڑی سختی، بڑی گھبراہٹ مراد قیامت کی سختی	فضیحت	ذلیل وخوار، رسوائی
فریفتہ	عاشق	فعلِ قبیح	بُرے فعل، برے کام

ق

قصدو بے قصد	ارادہ یا ارادہ کے بغیر	قرض خواہ	قرض دینے والا یعنی اپنا دیا ہوا قرض وصول کرنے والا
قاصر	عاجز	قاذف	زنا کی تہمت لگانے والا
قفل	تالا	قرینِ قیاس	قیاس کے زیادہ قریب
قطعی	یقینی طور پر	قوّت منفعلہ	کسی بات سے متاثر ہونے کی صلاحیت
قوت فاعلہ	کسی بات میں اثر ڈالنے کی قوت	قسم کو تکیہ کلام بنانا	دوران گفتگو بار بار قسم کھانے کی عادت بنا رکھنا

ک

کلماتِ دُشنام	نازیبا کلمات	کیری	کچا آم
کبریائی	عظمت، بزرگی، بڑائی	کونڈا	نذرونیاز کا ایک طریقہ جس میں مٹھائی وغیرہ تقسیم کی جاتی ہے
کروٹ	پہلو	کوفتہ	قیمے کے گول کباب جو شوربے میں ڈالتے ہیں
کمین	کمینہ، نیچ		

گ

گھات	تاک، موقع، داؤں	گہنے	جواہرات یا سونے چاندی کی بنی ہوئی چیز جو زیبائش کیلئے پہنا جائے
گروی	وہ چیز جو رہن رکھی گئی ہو	گوشمالی کرنا	ملامت کرنا، جھڑکنا، کان مروڑنا
گیرو	ایک قسم کی لال مٹی	گرجا	عیسائیوں کا عبادت خانہ، چرچ

گھٹ	کم ہو کر	گابھے	کچا اناج جو ابھی پیڑ سے نہ اُتارا گیا ہو

ل

لغو	فضول	لُنجھا	ہاتھ پاؤں سے معذور
لباس فاخرہ	عمدہ لباس، قیمتی کپڑے		

م

مسخرہ پَن	مذاق وغیرہ کرنا	مِلک	ملکیت، قبضہ، مالک
مُورث	میراث چھوڑ کر مرنے والا شخص	معیوب	عیب والی بات
متوسط لوگ	آمدنی کے لحاظ سے درمیانی درجے کے لوگ	مدیون	مقروض
قرضدار	مقروض (قرض لینے والا)	مُدعیٰ علیہ	جس پر دعویٰ کیا گیا ہو
مبغوض	قابلِ نفرت ، ناپسندیدہ	موکل	جو کسی کو وکیل کرے
مرتہن	جس کے پاس رہن رکھی گئی ہے اُس کو مرتہن کہتے ہیں	مدار	انحصار
مرجوم	جس کو رجم (سنگسار) کیا گیا	مجوسیہ	وہ عورت جو آگ کو پوجتی ہے
محبوس کرنا	قید کرنا	مضر	نقصان دہ
متنبہ	خبردار	مربی	پرورش کرنے والا
مقذوف	جس پر زنا کی تہمت لگائی گئی ہو	محاصرہ کرنا	چاروں طرف سے گھیرا ڈالنا
متعدد	کئی، بہت زیادہ	مکلَّف	عاقل بالغ
مولی	آقا، مالک	مصائب	تکالیف
مامون	اَمن میں، محفوظ	مال ومتاع	دولت واسباب وغیرہ
ماہ بماہ	ہر مہینے	مصالح	فلاح و بہبود

مزامیر	گانے بجانے کا ہر ساز باجا، بانسری وغیرہ	مخفی	پوشیدہ

ن

نگ	نگینہ، انگوٹھی پر لگا ہوا پتھر	ناطق	بولنے والا
نشست وبرخاست	بیٹھنا اُٹھنا	نیک بخت	پرہیزگار، متقی
نرکل	سرکنڈا	نَرد	شطرنج کا پیادہ (گوٹ) یا مہرہ
نیک چلن	با اخلاق اور اچھے کردار والا	نفقہ	لباس اور کھانے پینے وغیرہ کے اخراجات
نبیذ	کھجور یا تاڑ (کھجور کی قسم کا ایک لمبا درخت جس سے ایک نشہ آور مشروب نکالتے ہیں اس کا) تازہ رس		

و

وید	ہندوؤں کی مقدس کتاب کا نام	وہم	احتمال، شک
ولدالزنا	وہ بچہ جو زنا سے پیدا ہوا ہو	وقتِ معیَّن	مقررہ وقت
وصی	وہ شخص جس کو مرنے والے نے وصیت کی ہو		

ہ

ہنوز	ابھی تک	ہذیان	نشہ کی وجہ بے ہودہ (ناشائستہ) باتیں کرنے والا
ہتکِ حرمت	ذلت ورسوائی، بے عزتی		

ی

یکہ	گھوڑا گاڑی	یکساں	برابر
یمین	قسم		

تفصیلی فہرست

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ ؕ

آزاد کرنے کا بیان

عتق (یعنی غلام آزاد کرنے) کے مسائل کی ہندوستان میں ضرورت نہیں پڑتی کہ یہاں نہ لونڈی، غلام ہیں نہ ان کے آزاد کرنے کا موقع۔ یوہیں فقہ کے اور بھی بعض ایسے ابواب ہیں جن کی زمانۂ حال میں یہاں کے مسلمانوں کو حاجت نہیں اس وجہ سے خیال ہوتا تھا کہ ایسے مسائل اس کتاب میں ذکر نہ کیے جائیں مگر ان چیزوں کو بالکل چھوڑ دینا بھی ٹھیک نہیں کہ کتاب ناقص رہ جائے گی۔ نیز ہماری اس کتاب کے اکثر بیانات میں باندی، غلام کے امتیازی مسائل کا تھوڑا تھوڑا ذکر ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ اس جگہ بالکل پہلوتہی کی جائے[1] لہٰذا مختصراً چند باتیں گزارش کروں گا کہ اس کے اقسام و احکام پر قدرے اطلاع ہوجائے۔ غلام آزاد کرنے کی فضیلت قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ فَكُّ رَقَبَةٍ ۙ﴿۱۳﴾ اَوۡ اِطۡعٰمٌ فِیۡ یَوۡمٍ ذِیۡ مَسۡغَبَةٍ ۙ﴿۱۴﴾ ﴾[2]

احادیث اس بارے میں بکثرت ہیں بعض احادیث ذکر کی جاتی ہیں۔

احادیث

حدیث ۱: صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص مسلمان غلام کو آزاد کریگا اسکے ہر عضو کے بدلے میں اللہ تعالٰی اس کے ہر عضو کو جہنم سے آزاد فرمائے گا۔'' سعید بن مرجانہ کہتے ہیں میں نے یہ حدیث علی بن حسین (امام زین العابدین) رضی اللہ تعالٰی عنہما کو سنائی اونھوں نے اپنا ایک ایسا غلام آزاد کیا جس کی قیمت عبداللہ بن جعفر دس (۱۰) ہزار دیتے تھے۔[3]

حدیث ۲: نیز صحیحین میں ابوذر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی کہتے ہیں، میں نے حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) سے عرض کی،

---

1 ...... یعنی غلام آزاد کرنے کا بیان ذکر نہ کیا جائے۔

2 ...... پ ۳۰، البلد: ۱۳، ۱٤.

3 ...... "صحیح البخاري"، کتاب العتق، باب في العتق وفضله، الحدیث: ۲۵۱۷، ج۲، ص ۱۵۰.

کس گردن[1] کو آزاد کرنا زیادہ بہتر ہے؟ فرمایا: ''جس کی قیمت زیادہ ہو اور زیادہ نفیس ہو۔'' میں نے کہا، اگر یہ نہ کرسکوں؟ فرمایا: کہ ''کام کرنے والے کی مدد کرو یا جو کام کرنا نہ جانتا ہو، اس کا کام کردو۔'' میں نے کہا، اگر یہ نہ کروں؟ فرمایا: ''لوگوں کو ضرر پہنچانے سے بچو کہ اس سے بھی تم کو صدقہ کا ثواب ملے گا۔''[2]

حدیث ۳: بیہقی شعب الایمان میں براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، ایک اعرابی[3] نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی، مجھے ایسا عمل تعلیم فرمایئے جو مجھے جنت میں داخل کرے۔ ارشاد فرمایا: ''اگرچہ تمھارے الفاظ کم ہیں، مگر جس بات کا سوال کیا ہے وہ بہت بڑی ہے (وہ عمل یہ ہے) کہ جان کو آزاد کرو اور گردن کو چھوڑاؤ۔'' عرض کی، یہ دونوں ایک ہی ہیں؟ فرمایا: ''ایک نہیں۔ جان کو آزاد کرنا یہ ہے کہ تو اوسے تنہا آزاد کردے اور گردن چھوڑانا یہ کہ اوس کی قیمت میں مدد کرے۔''[4]

حدیث ۴: ابوداود و نسائی واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہتے ہیں ہم حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی خدمت میں ایک شخص کے متعلق دریافت کرنے حاضر ہوئے، جس نے قتل کی وجہ سے اپنے اوپر جہنم واجب کرلیا تھا۔ ارشاد فرمایا: ''اس کی طرف سے آزاد کرو، اس کے ہر عضو کے بدلے میں اللہ تعالیٰ اوس کے ہر عضو کو جہنم سے آزاد کرے گا۔''[5]

حدیث ۵: بیہقی شعب الایمان میں سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''افضل صدقہ یہ ہے کہ گردن چھوڑانے[6] میں سفارش کی جائے۔''[7]

مسائل فقہیّہ

غلام کے آزاد ہونے کی چند صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ اوس کے مالک نے کہہ دیا کہ تو آزاد ہے یا اس کے مثل اور کوئی لفظ

---

1 ......یعنی غلام لونڈی۔

2 ......"صحیح البخاري"، کتاب العتق، باب أيّ الرقاب أفضل، الحدیث: ۲۵۱۸، ج۲، ص۱۵۰.

3 ......عرب کا دیہاتی۔

4 ......"شعب الإیمان"، باب فی العتق ووجه التقرب إلی اللّٰه عزوجل، الحدیث: ۴۳۳۵، ج۴، ص۶۵، ۶۶.

5 ......"سنن أبي داود"، کتاب العتق، باب فی ثواب العتق، الحدیث: ۳۹۶۴، ج۴، ص۴۰.

6 ......یعنی غلام، لونڈی آزاد کرانے میں مدد کی جائے۔

7 ......"شعب الإیمان"، باب فی التعاون علی البر والتقوی، الحدیث: ۷۶۸۳، ج۶، ص۱۲۴.

جس سے آزادی ثابت ہوتی ہے۔ دوسری یہ کہ ذی رحم محرم اوس کا مالک ہو جائے تو مِلک میں آتے ہی آزاد ہو جائے گا۔ سوم یہ کہ حربی کافر مسلمان غلام کو دارالاسلام سے خرید کر دارالحرب میں لے گیا تو وہاں پہنچتے ہی آزاد ہو گیا۔[1] (درمختار)

مسئلہ۱: آزاد کرنے کی چار قسمیں ہیں: واجب، مندوب، مباح، کفر۔

قتل وظہار وقسم اور روزہ توڑنے کے کفارے میں آزاد کرنا واجب ہے، مگر قسم میں اختیار ہے کہ غلام آزاد کرے یا دس (۱۰) مساکین کو کھانا کھلائے یا کپڑے پہنائے، یہ نہ کر سکے تو تین روزے رکھ لے۔ باقی تین میں اگر غلام آزاد کرنے پر قدرت ہو تو یہی متعین ہے۔

مندوب وہ ہے کہ اللہ (عزوجل) کے لیے آزاد کرے اوس وقت کہ جانب شرع [2] سے اوس پر یہ ضروری نہ ہو۔

مباح یہ کہ بغیر نیت آزاد کیا۔

کفر وہ کہ بتوں یا شیطان کے نام پر آزاد کیا کہ غلام اب بھی آزاد ہو جائے گا، مگر اوس کا یہ فعل کفر ہوا کہ ان کے نام پر آزاد کرنا دلیل تعظیم ہے اور ان کی تعظیم کفر۔[3] (عالمگیری، جوہرہ)

مسئلہ۲: آزاد کرنے کے لیے مالک کا حر،[4] عاقل، بالغ ہونا شرط ہے یعنی غلام اگرچہ ماذون یا مکاتب ہو، آزاد نہیں کر سکتا اور مجنون یا بچہ نے اپنے غلام کو آزاد کیا تو آزاد نہ ہوا، بلکہ جوانی میں بھی اگر کہے کہ میں نے بچپن میں اسے آزاد کر دیا تھا یا ہوش میں کہے کہ جنون کی حالت میں، میں نے آزاد کر دیا تھا اور اوس کا مجنون ہونا معلوم ہو تو آزاد نہ ہوا، بلکہ اگر بچہ یہ کہے کہ جب میں بالغ ہو جاؤں تو تُو آزاد ہے تو اس کہنے سے بھی بالغ ہونے پر آزاد نہ ہوگا۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ۳: اگر نشہ میں یا مسخرہ پن [6] سے آزاد کیا یا غلطی سے زبان سے نکل گیا کہ تو آزاد ہے تو آزاد ہو گیا یا یہ نہیں

---

1. ......"الدرالمختار"، کتاب العتق، ج ٥، ص ٣٨٨، ٣٩٣، ٤٠٣.
2. ...... شریعت کی طرف سے۔
3. ......"الفتاوی الهندية"، كتاب العتاق، الباب الاول فی تفسيره شرعا ... إلخ، ج ٢، ص ٢.
   و"الجوهرة النيرة"، كتاب العتاق، الجزء الثانی، ص ١٣٢.
4. ......آزاد یعنی جو غلام نہ ہو۔
5. ......"الفتاوی الهندية"، كتاب العتاق، الباب الاول فی تفسيره شرعا ... إلخ، ج٢، ص٢.
6. ......ہنسی مذاق۔

جانتا تھا کہ یہ میرا غلام ہے اور آزاد کردیا جب بھی آزاد ہوگیا۔[1] (درمختار)

مسئلہ۴: آزاد کرنے کو اگر ملک[2] یا سببِ ملک[3] پر معلق کیا مثلاً جو غلام کہ فی الحال اس کی ملک میں نہیں اوس سے کہا کہ اگر میں تیرا مالک ہوجاؤں یا تجھے خریدوں تو تُو آزاد ہے اس صورت میں جب اوس کی ملک میں آیگا آزاد ہوجائے گا۔ اور اگر مورث[4] کی موت کی طرف اضافت کی یعنی جو غلام مورث کی ملک میں ہے اوس سے کہا کہ اگر میرا مورث مرجائے تو تُو آزاد ہے تو آزاد نہ ہوگا کہ موتِ مورث سببِ ملک نہیں۔[5] (درمختار)

مسئلہ۵: زبان سے کہنا شرط نہیں بلکہ لکھنے سے اور گونگا ہو تو اشارہ کرنے سے بھی آزاد ہوجائیگا۔[6] (درمختار)

مسئلہ۶: طلاق کی طرح اس میں بھی بعض الفاظ صریح ہیں بعض کنایہ۔ صریح میں نیت کی ضرورت نہیں بلکہ اگر کسی اور نیت سے کہے جب بھی آزاد ہوجائیگا۔ صریح کے بعض الفاظ یہ ہیں:

تُو آزاد ہے۔ حُر ہے۔ اے آزاد۔ اے حُر۔ میں نے تجھ کو آزاد کیا، ہاں اگر اوس کا نام ہی آزاد ہے اور اے آزاد کہا یا نام حُر ہے اور اے حُر کہہ کر پُکارا تو آزاد نہ ہوا اور اگر نام آزاد ہے اور اے حُر کہہ کر پکارا یا نام حُر ہے اور اے آزاد کہہ کر پکارا تو آزاد ہوجائے گا۔ یہ الفاظ بھی صریح کے حکم میں ہیں۔ نیت کی ضرورت نہیں، میں نے تجھے تجھ پر صدقہ کیا یا تجھے تیرے نفس کو ہبہ کیا، میں نے تجھے تیرے ہاتھ بیچا ان میں اس کی بھی ضرورت نہیں کہ غلام قبول کرے۔ اور اگر یوں کہا کہ میں نے تجھے تیرے ہاتھ اتنے کو بیچا تو اب قبول کی ضرورت ہوگی اگر قبول کریگا تو آزاد ہوگا اور اوتنے دینے پڑینگے۔ آزادی کو کسی ایسے جز کی طرف منسوب کیا جو پورے سے تعبیر ہے مثلاً تیرا سر۔ تیری گردن۔ تیری زبان آزاد ہے تو آزاد ہوگیا اور اگر ہاتھ یا پاؤں کو آزاد کہا تو آزاد نہ ہوا اور اگر تہائی، چوتھائی، نصف وغیرہ کو آزاد کیا تو اوتنا آزاد ہوگیا اگر غلام کو کہا یہ میرا بیٹا ہے یا لونڈی کو کہا یہ میری بیٹی ہے اگرچہ عمر میں زیادہ ہوں یا غلام کو کہا یہ میرا باپ یا دادا ہے یا لونڈی کو کہا کہ یہ میری ماں ہے اگرچہ ان کی عمر اتنی نہ ہو کہ باپ یا دادا یا ماں ہونے کے قابل ہوں تو ان سب صورتوں میں آزاد ہیں اگرچہ اس نیت سے نہ کہا ہو۔ اور اگر کہا

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب العتق، ج ٥، ص ٣٩٠، ٤٠٦.

2 ...... مالک ہونا۔

3 ...... مالک ہونے کا سبب۔

4 ...... وہ شخص جس سے ورثہ (میراث) ملے۔

5 ...... "الدرالمختار"، كتاب العتق، ج ٥، ص ٣٩١.

6 ...... "ردالمحتار"، كتاب العتق، ج٥، ص ٣٩٠.

اے میرے بیٹے، اے میرے بھائی، اے میری بہن، اے میرے باپ تو بغیر نیت آزاد نہیں۔

کنایہ کے بعض الفاظ یہ ہیں۔ تو میری ملک نہیں۔ تجھ پر مجھے راہ نہیں۔ تو میری ملک سے نکل گیا ان میں بغیر نیت آزاد نہ ہوگا۔ اگر کہا تو آزاد کی مثل ہے تو اس میں بھی نیت کی ضرورت ہے۔[1] (عالمگیری، درمختار وغیر ہما)

مسئلہ ۷: الفاظ طلاق سے آزاد نہ ہوگا اگرچہ نیت ہو یعنی یہ آزادی کے لیے کنایہ بھی نہیں۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۸: ذی رحم محرم یعنی ایسا قریب کا رشتہ والا کہ اگر ان میں سے ایک مرد ہو اور ایک عورت ہو تو نکاح ہمیشہ کے لیے حرام ہو جیسے باپ، ماں، بیٹا، بیٹی، بھائی، بہن، چچا، پھوپھی، ماموں، خالہ، بھانجہ، بھانجی ان میں کسی کا مالک ہو تو فوراً ہی آزاد ہو جائیگا اور اگر ان کے کسی حصہ کا مالک ہوا تو اوتنا آزاد ہو گیا۔ اس میں مالک کے عاقل بالغ ہونے کی بھی شرط نہیں بلکہ بچہ یا مجنون بھی ذی رحم محرم کا مالک ہو تو آزاد ہو جائیگا۔[3] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۹: اگر آزادی کو کسی شرط پر معلق کیا[4] مثلاً اگر تو فلاں کام کرے تو آزاد ہے اور وہ شرط پائی گئی تو غلام آزاد ہے جبکہ شرط پائی جانے کے وقت اوسکی ملک میں ہو اور اگر ایسی شرط پر معلق کیا جو فی الحال موجود ہے مثلاً اگر میں تیرا مالک ہو جاؤں تو آزاد ہے تو فوراً آزاد ہو جائے گا۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۱۰: لونڈی حاملہ تھی اوسے آزاد کیا تو اوس کے شکم[6] میں جو بچہ ہے وہ بھی آزاد ہے اور اگر صرف پیٹ کے بچہ کو آزاد کیا تو وہی آزاد ہوگا لونڈی آزاد نہ ہوگی، مگر جب تک بچہ پیدا نہ ہو لے لونڈی کو بیچ نہیں سکتا۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۱۱: لونڈی کی اولاد جو شوہر سے ہوگی وہ اوس لونڈی کے مالک کی مِلک ہوگی اور جو اولاد مولیٰ[8] سے ہوگی وہ آزاد ہوگی۔[9] (عامہ کتب)

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب العتاق، الباب الاول في تفسيره شرعا ... إلخ، ج۲، ص۳.
و"الدرالمختار"، کتاب العتق، ج۵، ص۳۹۲-۴۰۱، وغيرهما.

2 ......"الدرالمختار"، کتاب العتق، ج۵، ص۴۰۱.

3 ......"الدرالمختار"، کتاب العتق، ج۵، ص۴۰۳، وغيره.

4 ......یعنی مشروط کیا۔

5 ......"الدر المختار"، کتاب العتق، ج۵، ص۴۰۶.

6 ......پیٹ۔

7 ......"الدرالمختار"، کتاب العتق، ج۵، ص۴۰۷.

8 ......مالک۔

9 ......"الدرالمختار"، کتاب العتق، ج۵، ص۴۱۴.

مسئلہ ۱۲: یہ اوپر معلوم ہو چکا ہے کہ اگر کسی حصہ کو آزاد کیا تو اوتنا ہی آزاد ہوگا یہ اوس صورت میں ہے کہ جب وہ حصہ معین ہو مثلاً آدھا۔ تہائی۔ چوتھائی۔ اور اگر غیر معین ہو مثلاً تیرا ایک حصہ آزاد ہے تو اس صورت میں بھی آزاد ہوگا مگر چونکہ حصہ غیر معین ہے، لہٰذا مالک سے تعیین کرائی جائے گی کہ تری مراد کیا ہے جو وہ بتائے اوتنا آزاد قرار پائے گا اور دونوں صورتوں میں یعنی بعض معین یا غیر معین میں جتنا باقی ہے اوس میں سعایت کرائیں گے یعنی اوس غلام کی اوس روز جو قیمت بازار کے نرخ سے ہو اوس قیمت کا جتنا حصہ غیر آزاد شدہ کے مقابل ہو اوتنا مزدوری وغیرہ کرا کر وصول کریں جب قیمت کا وہ حصہ وصول ہو جائے اوس وقت پورا آزاد ہو جائیگا۔ (عامہ کتب)[1]

مسئلہ ۱۳: یہ غلام جس کا کوئی حصہ آزاد ہو چکا ہے اس کے احکام یہ ہیں کہ اس ① کو نہ بیچ سکتے ہیں۔ ② نہ یہ دوسرے کا وارث ہوگا۔ ③ نہ اس کا کوئی وارث ہو۔ ④ نہ دو سے زیادہ نکاح کر سکے۔ ⑤ نہ مولیٰ کی بغیر اجازت نکاح کر سکے۔ ⑥ نہ اُن معاملات میں گواہی دے سکے جن میں غلام کی گواہی نہیں لی جاتی۔ ⑦ نہ ہبہ کر سکے۔ ⑧ نہ صدقہ دے سکے مگر تھوڑی مقدار کی اجازت ہے۔ ⑨ اور نہ کسی کو قرض دے سکے۔ ⑩ نہ کسی کی کفالت کر سکے۔ ⑪ اور نہ مولیٰ اس سے خدمت لے سکتا ہے۔ ⑫ نہ اس کو اپنے قبضہ میں رکھ سکتا ہے۔[2] (ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۴: جو غلام دو شخصوں کی شرکت میں ہے اون میں سے ایک نے اپنا حصہ آزاد کر دیا تو دوسرے کو اختیار ہے کہ اگر آزاد کرنے والا مالدار ہے (یعنی مکان و خادم و سامان خانہ داری اور بدن کے کپڑوں کے علاوہ اوس کے پاس اتنا مال ہو کہ اپنے شریک کے حصہ کی قیمت ادا کر سکے) تو اوس سے اپنے حصہ کا تاوان لے یا یہ بھی اپنے حصہ کو آزاد کر دے یا یہ اپنے حصہ کی قدر سعایت کرائے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس کو مدبر کر دے مگر اس صورت میں بھی فی الحال سعایت کرائی جائے اور مولیٰ کے مرنے کے پہلے اگر سعایت سے قیمت ادا کر چکا تو ادا کرتے ہی آزاد ہو گیا ورنہ اوس کے مرنے کے بعد اگر تہائی مال کے اندر ہو تو آزاد ہے۔[3] (درمختار وغیرہ)

---

1 ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، کتاب العتق ،با ب عتق البعض، ج٥،ص٤١٦.

2 ......"ردالمحتار"، کتاب العتق ، باب عتق البعض، ج٥،ص٤١٦.

و"الفتا وی الهندیة"، کتاب العتاق ، الباب الثانی فی العبد الذی یعتق بعضه، ج٢،ص٩.

3 ......"الدرالمختار"، کتاب العتق ،با ب عتق البعض، ج٥،ص ٤١٨ ،وغیره.

مسئلہ ۱۵: جب ایک شریک [1] نے آزاد کردیا تو دوسرے کو اوس کے بیچنے یا ہبہ کرنے یا مہر میں دینے کا حق نہیں۔ [2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: شریک کے آزاد کرنے کے بعد اس نے سعایت شروع کرادی تو اب تاوان نہیں لے سکتا ہاں اگر غلام اثنائے سعایت میں مرگیا تو بقیہ کا اب تاوان لے سکتا ہے۔ [3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷: تاوان لینے کا حق اوس وقت ہے کہ اوس نے بغیر اجازت شریک آزاد کردیا اور اجازت کے بعد آزاد کیا تو نہیں۔ [4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸: کسی نے اپنے دو غلاموں کو مخاطب کر کے کہا تم میں کا ایک آزاد ہے تو اوسے بیان کرنا ہوگا جس کو بتائے کہ میں نے اُسے مراد لیا وہ آزاد ہوجائے گا۔ اور بیان سے قبل ایک کو بیع کیا [5] یا رہن رکھا [6] یا مکاتب یا مدبر کیا تو دوسرا آزاد ہونے کے لیے معین ہوگیا۔ اور اگر نہ بیان کیا نہ اس قسم کا کوئی تصرف کیا اور ایک مرگیا تو جو باقی ہے وہ آزاد ہوگیا اور اگر مولیٰ خود مرگیا تو وارث کو بیان کرنے کا حق نہیں بلکہ ہر ایک میں سے آدھا آدھا آزاد اور آدھے باقی میں دونوں سعایت کریں۔ [7] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹: غلام سے کہا تو اتنے مال پر آزاد ہے اور اُس نے اوسی مجلس میں یا جس مجلس میں اس کا علم ہوا قبول کرلیا تو اوسی وقت آزاد ہوگیا۔ یہ نہیں کہ جب ادا کریگا اوس وقت آزاد ہوگا اور اگر یوں کہا کہ تو اتنا ادا کردے تو آزاد ہے تو یہ غلام ماذون ہوگیا یعنی اسے تجارت کی اجازت ہوگئی اور اس صورت میں قبول کرنے کی حاجت نہیں بلکہ اگر انکار کردے جب بھی ماذون رہے گا اور جب تک اوتنے ادا نہ کردے مولیٰ اوسے بیچ سکتا ہے۔ [8] (درمختار)

---

1 ...... ایک غلام کے دو مالک یا زیادہ آپس میں شریک کہلاتے ہیں۔

2 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب العتاق، الباب الثاني في العبد الذي يعتق بعضه، ج۲، ص ۹.

3 ......المرجع السابق، ص ۱۰.

4 ......المرجع السابق، ص ۱۲.

5 ...... بیچ دیا۔

6 ......یعنی گروی رکھا۔

7 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب العتاق، الباب الثالث في عتق احد العبدين، ج ۲، ص۱۸-۲۰.

8 ......"الدر المختار"، كتاب العتق، باب العتق على جعل ... إلخ، ج ۵، ص ٤٤٤-٤٤٦.

مدبّر و مکاتب و اُمّ وَلد کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ وَالَّذِیۡنَ یَبۡتَغُوۡنَ الۡکِتٰبَ مِمَّا مَلَکَتۡ اَیۡمَانُکُمۡ فَکَاتِبُوۡہُمۡ اِنۡ عَلِمۡتُمۡ فِیۡہِمۡ خَیۡرًا ٭ۖ وَّ اٰتُوۡہُمۡ مِّنۡ مَّالِ اللّٰہِ الَّذِیۡۤ اٰتٰىکُمۡ ؕ ﴾[1]

جن لوگوں کے تم مالک ہو (تمھارے لونڈی غلام) وہ کتابت چاہیں تو اونھیں مکاتب کردو، اگر اون میں بھلائی دیکھو اور اوس مال میں سے جو خدا نے تمھیں دیا ہے، کچھ اونھیں دیدو۔

حدیث ۱: ابوداود بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''مکاتب پر جب تک ایک درہم بھی باقی ہے، غلام ہی ہے۔''[2]

حدیث ۲: ابوداود و ترمذی و ابن ماجہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ارشاد فرماتے ہیں: ''جب تم میں کسی کے مکاتب کے پاس پورا بدل کتابت جمع ہوجائے تو اوس سے پردہ کرے۔''[3]

حدیث ۳: ابن ماجہ و حاکم ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ فرماتے ہیں: جس کنیز کے بچہ اوس کے مولیٰ[4] سے پیدا ہو، وہ مولیٰ کے مرنے کے بعد آزاد ہے۔[5]

حدیث ۴: دارقطنی و بیہقی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ فرماتے ہیں: ''مدبر نہ بیچا جائے، نہ ہبہ کیا جائے، وہ تہائی مال سے آزاد ہے۔''[6]

مسائل فقہیّہ

مدبر اوس کو کہتے ہیں جس کی نسبت مولیٰ نے کہا کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے یا یوں کہا کہ اگر میں مرجاؤں یا جب میں مروں تو تُو آزاد ہے غرض اسی قسم کے وہ الفاظ جن سے مرنے کے بعد اوس کا آزاد ہونا ثابت ہوتا ہے۔[7]

---

1 ...... پ ۱۸، النور: ۳۳.

2 ...... "سنن أبي داود"، کتاب العتق، باب فی المکاتب یؤدّی... إلخ، الحدیث: ۳۹۲۶، ج ٤، ص۲۸.

3 ...... "سنن أبي داود"، کتاب العتق، باب فی المکاتب یؤدّی... إلخ، الحدیث: ۳۹۲۸، ج ٤، ص۲۸.

4 ...... مالک۔

5 ...... "سنن ابن ماجه"، أبواب العتق، باب امهات الاولاد... إلخ، الحدیث: ۲۵۱۵، ج، ص۲۰۲.

6 ...... "السنن الکبری"، للبیهقي، کتاب المدبر، باب من قال لا یباع المدبر الحدیث: ۲۱۵۷۲، ج ۱۰، ص ۵۲۹.

7 ...... "الجوهرة النیرة"، کتاب العتاق، باب التدبیر، الجزء الثانی، ص ۱۳۶.

مسئلہ ۱: مدبر کی دو۲ قسمیں ہیں: مدبر مطلق۔ مدبر مقید۔ مدبر مطلق وہ جس میں کسی ایسے امر کا اضافہ نہ کیا ہو جس کا ہونا ضروری نہ ہو یعنی مطلقاً موت پر آزاد ہونا قرار دیا مثلاً اگر میں مروں تو تُو آزاد ہے اور اگر کسی وقتِ معین پر یا وصف کے ساتھ موت پر آزاد ہونا کہا تو مقید ہے مثلاً اس سال مروں یا اس مرض میں مروں کہ اُس سال یا اِس مرض سے مرنا ضرور نہیں اور اگر کوئی ایسا وقت مقرر کیا کہ غالب گمان اس سے پہلے مرجانا ہے مثلاً بوڑھا شخص کہے کہ آج سے سو(۱۰۰) برس پر مروں تو تُو آزاد ہے تو یہ مدبر مطلق ہی ہے کہ یہ وقت کی قید بیکار ہے کیونکہ غالب گمان یہی ہے کہ اب سے سو(۱۰۰) برس تک زندہ نہ رہے گا۔[1] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۲: اگر یہ کہا کہ جس دن مروں تو آزاد ہے تو اگرچہ رات میں مرے وہ آزاد ہوگا کہ دن سے مراد یہاں مطلق وقت ہے ہاں اگر وہ کہے کہ دن سے میری مراد صبح سے غروب آفتاب تک کا وقت ہے یعنی رات کے علاوہ تو یہ نیت اس کی مانی جائیگی مگر اب یہ مدبر مقید ہوگا۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۳: مدبر کرنے کے بعد اب اپنے اس قول کو واپس نہیں لے سکتا۔ مدبر مطلق کو نہ بیچ سکتے ہیں۔ نہ ہبہ کرسکتے نہ رہن رکھ سکتے نہ صدقہ کرسکتے ہیں۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۴: مدبر غلام ہی ہے یعنی اپنے مولیٰ کی ملک ہے اس کو آزاد کرسکتا ہے مکاتب بنا سکتا ہے اوس سے خدمت لے سکتا ہے مزدوری پر دے سکتا ہے، اپنی ولایت سے اوس کا نکاح کرسکتا ہے اور اگر لونڈی مدبرہ ہے تو اوس سے وطی کرسکتا ہے۔ اوس کا دوسرے سے نکاح کرسکتا ہے اور مدبرہ سے اگر مولیٰ کی اولاد ہوئی تو وہ ام ولد ہوگئی۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۵: جب مولیٰ مرے گا تو اوس کے تہائی مال سے مدبر آزاد ہوجائے گا یعنی اگر یہ تہائی مال ہے یا اس سے کم تو بالکل آزاد ہوگیا اور اگر تہائی سے زائد قیمت کا ہے تو تہائی کی قدر آزاد ہوگیا باقی کے لیے سعایت کرے[5] اور اگر اس کے علاوہ مولےٰ کے پاس اور کچھ نہ ہو تو اس کی تہائی آزاد، باقی دو تہائیوں میں سعایت کرے۔ یہ اوس وقت ہے کہ وُرَثہ[6] اجازت نہ

---

1. ......"الفتا وی الهندية"، كتاب العتا ق ، الباب السادس فی التد بير ،ج۲، ص۳۷،وغيره.
2. ......"الدرالمختار"، كتا ب العتق، باب التدبير،ج ٥،ص٤٥٦.
3. ......"الفتاوی الهندية"، كتاب العتاق، الباب السادس فی التد بير، ج ۲ ،ص۳۷.
4. ......"الدرالمختار"، كتاب العتق ، باب التد بير،ج ٥ ، ص ٤٦٠،٤٦٣.
5. ......یعنی محنت مزدوری کرکے باقی قیمت ادا کرے۔
6. ......میت کے مال میں سے حصہ پانے والے۔

دیں اور اگر اجازت دیدیں یا اس کا کوئی وارث ہی نہیں تو کُل آزاد ہے۔ اور اگر مولیٰ[1] پر دَین ہے کہ یہ غلام اوس دین میں مُستغرق[2] ہے تو کل قیمت میں سعایت کرکے قرض خواہوں کو ادا کرے۔[3] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۶: مدبر مقید کا مولیٰ مرا اور اوسی وصف پر موت واقع ہوئی مثلاً جس مرض یا وقت میں مرنے پر اس کا آزاد ہونا کہا تھا وہی ہوا تو تہائی مال سے آزاد ہوجائیگا ورنہ نہیں۔ اور ایسے مدبر کو بیع وہبہ وصدقہ وغیرہا کرسکتے ہیں۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۷: مولیٰ نے کہا تو میرے مرنے سے ایک مہینہ پہلے آزاد ہے اور اس کہنے کے بعد ایک مہینہ کے اندر مولیٰ مرگیا تو آزاد نہ ہوا اور اگر ایک مہینہ یا زائد پر مرا تو غلام پورا آزاد ہوگیا اگرچہ مولیٰ کے پاس اس کے علاوہ کچھ مال نہ ہو۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۸: مولیٰ نے کہا تو میرے مرنے کے ایک دن بعد آزاد ہے تو مدبر نہ ہوا، لہٰذا آزاد بھی نہ ہوگا۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۹: مدبرہ کے بچہ پیدا ہوا تو یہ بھی مدبر ہے، جبکہ وہ مدبرہ مطلقہ ہو اور اگر مقیدہ ہو تو نہیں۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۱۰: مدبرہ لونڈی کے بچہ پیدا ہوا اور وہ بچہ مولیٰ کا ہو تو وہ اب مدبرہ نہ رہی بلکہ ام ولد ہوگئی کہ مولیٰ کے مرنے کے بعد بالکل آزاد ہوجائے گی اگرچہ اوس کے پاس اس کے سوا کچھ مال نہ ہو۔[8] (درمختار)

مسئلہ ۱۱: غلام اگر نیک چلن ہو[9] اور بظاہر معلوم ہوتا ہو کہ آزاد ہونیکے بعد مسلمانوں کو ضرر نہ پہنچائیگا تو ایسا غلام اگر مولیٰ سے عقد کتابت کی درخواست کرے تو اوس کی درخواست قبول کرلینا بہتر ہے۔ عقد کتابت کے یہ معنے ہیں کہ آقا اپنے غلام

---

1 ...... مالک۔ 2 ...... گھرا ہوا۔

3 ...... "الدرالمختار"، كتاب العتق، باب التدبير، ج٥، ص ٤٦١، وغيره.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب العتاق، الباب السادس في التدبير، ج ٢، ص٣٧.

5 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب العتاق، الباب السادس في التدبير، ج٢، ص ٣٨.

6 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب العتاق، الباب السادس في التدبير، ج ٢، ص ٣٨.

7 ...... "الدرالمختار"، كتاب العتق، باب التدبير، ج٥، ص ٤٦٣.

8 ...... المرجع السابق.

9 ...... یعنی بااخلاق اور اچھے کردار والا ہو۔

سے مال کی ایک مقدار مقرر کر کے یہ کہدے کہ اتنا ادا کردے تو آزاد ہے اور غلام اسے قبول بھی کرلے اب یہ مکاتب ہوگیا جب کل ادا کردیگا آزاد ہوجائیگا اور جب تک اوس میں سے کچھ بھی باقی ہے غلام ہی ہے۔[1] (جوہرہ وغیرہا)

مسئلہ ۱۲: مکاتب نے جو کچھ کمایا اوس میں تصرف کرسکتا ہے[2] جہاں چاہے تجارت کے لیے جاسکتا ہے مولےٰ اوسے پردیس جانے سے نہیں روک سکتا اگرچہ عقدِ کتابت میں یہ شرط لگادی ہو کہ پردیس نہیں جائیگا کہ یہ شرط باطل ہے۔[3] (مبسوط)

مسئلہ ۱۳: عقد کتابت میں مولیٰ کو اختیار ہے کہ معاوضہ فی الحال ادا کرنا شرط کردے یا اوس کی قسطیں مقرر کردے اور پہلی صورت میں اگراسی وقت ادا نہ کیا اور دوسری صورت میں پہلی قسط ادا نہ کی تو مکاتب نہ رہا۔[4] (مبسوط)

مسئلہ ۱۴: نابالغ غلام اگر اتنا چھوٹا ہے کہ خریدنا بیچنا نہیں جانتا تو اوس سے عقد کتابت نہیں ہوسکتا اور اگر اتنی تمیز ہے کہ خرید وفروخت کرسکے تو ہوسکتا ہے۔[5] (جوہرہ)

مسئلہ ۱۵: مکاتب کو خریدنے بیچنے سفر کرنے کا اختیار ہے اور مولیٰ کی بغیر اجازت اپنا یا اپنے غلام کا نکاح نہیں کرسکتا اور مکاتبہ لونڈی بھی بغیر مولیٰ کی اجازت کے اپنا نکاح نہیں کرسکتی اور ان کو ہبہ اور صدقہ کرنے کا بھی اختیار نہیں، ہاں تھوڑی سی چیز تصدق[6] کرسکتے ہیں جیسے ایک روٹی یا تھوڑا سا نمک اور کفالت[7] اور قرض کا بھی اختیار نہیں۔[8] (جوہرہ)

مسئلہ ۱۶: مولیٰ نے اپنے غلام کا نکاح اپنی لونڈی سے کردیا پھر دونوں سے عقد کتابت کیا اب اون کے بچہ پیدا ہوا تو یہ بچہ بھی مکاتب ہے اور یہ بچہ جو کچھ کمائے گا اس کی ماں کو ملے گا اور بچہ کا نفقہ[9] اس کی ماں پر ہے اور اس کی ماں کا نفقہ اس کے باپ پر۔[10] (جوہرہ)

---

1 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب المكاتب الجزء الثاني، ص ١٤٢-١٤٣، وغيره.

2 ...... یعنی اپنی مرضی سے خرچ کرسکتا ہے۔

3 ...... "كتاب المبسوط"، كتاب المكاتب، ج ٤، الجزء الثامن، ص٣.

4 ...... "كتاب المبسوط"، كتاب المكاتب، ج٤، الجزء الثامن، ص ٤، ٥.

5 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب المكاتب، الجزء الثاني، ص١٤٣.

6 ...... صدقہ، خیرات۔ 7 ...... یعنی کسی کی پرورش کرنا یا پرورش کا ذمہ لینا۔

8 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب المكاتب، الجزء الثاني، ص ١٤٣-١٤٤.

9 ...... رہائش اور کھانے پینے وغیرہ کے اخراجات۔

10 ...... "الجوهرة النيرة"، المرجع السابق، ص١٤٤، ١٤٥.

مسئلہ ۱۷: مکاتبہ لونڈی سے مولیٰ وطی نہیں کرسکتا اگر وطی کریگا تو عقر[1] لازم آئیگا اور اگر لونڈی کے مولیٰ سے بچہ پیدا ہو تو اوسے اختیار ہے کہ عقد کتابت باقی رکھے اور مولیٰ سے عقر لے یا عقد کتابت سے انکار کر کے ام ولد ہوجائے۔[2] (جوہرہ)

مسئلہ ۱۸: مولےٰ نے مکاتب کا مال ضائع کر دیا تو تاوان لازم ہوگا۔[3] (جوہرہ)

مسئلہ ۱۹: ام ولد کو بھی مکاتبہ کرسکتا ہے اور مکاتب کو آزاد کر دیا تو بدل کتابت ساقط[4] ہوگیا۔[5] (جوہرہ)

مسئلہ ۲۰: ام ولد اوس لونڈی کو کہتے ہیں جس کے بچہ پیدا ہوا اور مولیٰ نے اقرار کیا کہ یہ میرا بچہ ہے خواہ بچہ پیدا ہونے کے بعد اوس نے اقرار کیا یا زمانۂ حمل میں اقرار کیا ہو کہ یہ حمل مجھ سے ہے اور اس صورت میں ضروری ہے کہ اقرار کے وقت سے چھ مہینے کے اندر بچہ پیدا ہو۔[6] (درمختار، جوہرہ)

مسئلہ ۲۱: بچہ زندہ پیدا ہوا یا مُردہ بلکہ کچا بچہ پیدا ہوا جس کے کچھ اعضا بن چکے ہیں سب کا ایک حکم ہے یعنی اگر مولیٰ اقرار کرلے تو لونڈی ام ولد ہے۔[7] (جوہرہ)

مسئلہ ۲۲: ام ولد کے جب دوسرا بچہ پیدا ہو تو یہ مولےٰ ہی کا قرار دیا جائیگا جبکہ اُس کے تصرف میں ہو اب اس کے لیے اقرار کی حاجت نہ ہوگی البتہ اگر مولےٰ انکار کر دے اور کہہ دے کہ یہ میرا نہیں تو اب اوس کا نسب مولیٰ سے نہ ہوگا اور اوس کا بیٹا نہیں کہلائے گا۔[8] (درمختار)

مسئلہ ۲۳: ام ولد سے صحبت[9] کرسکتا ہے خدمت لے سکتا ہے اوس کو اجارہ پر دے سکتا ہے یعنی اوروں کے کام کاج مزدوری پر کرے اور جو مزدوری ملے اپنے مالک کو لاکر دے ام ولد کا کسی شخص کے ساتھ نکاح کرسکتا ہے مگر اس کے لیے استبرا[10] ضرور ہے اور ام ولد کو نہ بیچ سکتا ہے نہ ہبہ کرسکتا ہے نہ گروی رکھ سکتا ہے نہ اوسے خیرات کرسکتا ہے بلکہ کسی طرح

---

1 ...... یعنی مہر۔

2 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب المكاتب ، الجزء الثاني ، ص ١٤٥،١٤٨،١٤٩.

3 ...... المرجع السابق،ص،١٤٥.

4 ...... یعنی جو مال دینا مقرر کیا تھا اب وہ مال غلام یا لونڈی ادا نہیں کریں گے۔

5 ...... "الجوهرة النيرة"،المرجع السابق،ص ١٤٨.

6 ...... "الدرالمختار"، كتاب العتق ، باب الإستيلاد ، ج ٥ ، ص٤٦٧، ٢٤٨.

و"الجوهرةالنيرة"، كتاب العتاق ،باب الإستيلاد،الجزء الثاني ،ص١٣٩.

7 ...... "الجوهرةالنيرة"، كتاب العتاق ،باب الإستيلاد،الجزء الثاني ،ص١٣٨،١٣٩.

8 ...... "الدرالمختار"، كتاب العتق، باب الإستيلاد، ج٥، ص ٤٧٣.

9 ...... ہمبستری۔

10 ...... رحم کا نطفہ سے خالی ہونا یعنی حیض آجائے تاکہ پتہ چل سکے کہ حاملہ نہیں۔

دوسرے کی ملک میں نہیں دے سکتا۔[1] (جوہرہ، عالمگیری)

مسئلہ ۲۴: مولیٰ کی موت کے بعد اُم ولد بالکل آزاد ہوجائے گی اوس کے پاس اور مال ہو یا نہ ہو۔[2] (عامہ کتب)

قسم کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَیْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَ تَتَّقُوْا وَ تُصْلِحُوْا بَیْنَ النَّاسِؕ-وَ اللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ(۲۲۴) ﴾[3]

اللہ (عزوجل) کو اپنی قسموں کا نشانہ نہ بنالو کہ نیکی اور پرہیزگاری اور لوگوں میں صلح کرانے کی کھالو (یعنی ان امور کے نہ کرنے کی قسم نہ کھالو) اور اللہ (عزوجل) سُننے والا، جاننے والا ہے۔

اور فرماتا ہے:

﴿ اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَ اَیْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا اُولٰٓىٕكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ وَ لَا یُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَ لَا یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَ لَا یُزَكِّیْهِمْ۪-وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ(۷۷) ﴾[4]

جو لوگ اللہ (عزوجل) کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں اون کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور اللہ (عزوجل) نہ اون سے بات کرے، نہ اون کی طرف نظر فرمائے قیامت کے دن اور نہ اونھیں پاک کرے اور اون کے لیے دردناک عذاب ہے۔

اور فرماتا ہے:

﴿ وَ اَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَ لَا تَنْقُضُوا الْاَیْمَانَ بَعْدَ تَوْكِیْدِهَا وَ قَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَیْكُمْ كَفِیْلًاؕ-اِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ(۹۱) ﴾[5]

---

1 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب العتاق، الباب السابع فی الإستیلاد، ج ۲، ص ٤٥.

و"الجوهرة النیرة"، کتاب العتاق، باب الإستیلاد، الجزء الثانی، ص ۱۳۸.

2 ......"الجوهرة النیرة"، کتاب العتاق، باب الإستیلاد، الجزء الثانی، ص ۱۳۹.

3 ......پ ۲، البقرة: ۲۲٤.

4 ......پ ۳، ال عمران: ۷۷.

5 ......پ ١٤، النحل: ۹۱.

اللہ (عزوجل) کا عہد پورا کرو جب آپس میں معاہدہ کرو اور قسموں کو مضبوط کرنے کے بعد نہ توڑو حالانکہ تم اللہ (عزوجل) کو اپنے اوپر ضامن کرچکے ہو، جو کچھ تم کرتے ہو اللہ (عزوجل) جانتا ہے۔

اور فرماتا ہے:

﴿ وَلَا تَتَّخِذُوْۤا اَیْمَانَكُمْ دَخَلًۢا بَیْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌۢ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا ﴾ [1]

اپنی قسمیں آپس میں بے اصل بہانہ نہ بناؤ کہ کہیں جمنے کے بعد پاؤں پھسل نہ جائے۔

اور فرماتا ہے:

﴿ وَلَا یَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ یُّؤْتُوْۤا اُولِی الْقُرْبٰى وَالْمَسٰكِیْنَ وَالْمُهٰجِرِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۪ۖ وَلْیَعْفُوْا وَلْیَصْفَحُوْا ؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝۲۲ ﴾ [2]

تم میں سے فضیلت والے اور وسعت والے اس بات کی قسم نہ کھائیں کہ قرابت والوں اور مسکینوں اور اللہ (عزوجل) کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو نہ دینگے، کیا تم اسے دوست نہیں رکھتے کہ اللہ (عزوجل) تمھاری مغفرت کرے اور اللہ (عزوجل) بخشنے والا مہربان ہے۔

احادیث

حدیث ۱: صحیحین میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''اللہ تعالٰی تم کو باپ کی قسم کھانے سے منع کرتا ہے، جو شخص قسم کھائے تو اللہ (عزوجل) کی قسم کھائے یا چپ رہے۔''[3]

حدیث ۲: صحیح مسلم شریف میں عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: کہ ''بتوں کی اور اپنے باپ دادا کی قسم نہ کھاؤ۔''[4]

حدیث ۳: صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''جو شخص

---

1 ......پ ١٤، النحل: ٩٤.

2 ......پ ١٨، النور: ٢٢.

3 ......"صحیح البخاري"، کتاب الأیمان والنذور، باب لا تحلفوا بآبائکم، الحدیث: ٦٦٤٦، ج ٤، ص ٢٨٦.

4 ......"صحیح مسلم"، کتاب الأیمان، باب من حلف باللات والعزی... إلخ، الحدیث: ٦-(١٦٤٨) ص ٨٩٥.

لات وعزیٰ کی قسم کھائے (یعنی جاہلیت کی عادت کی وجہ سے یہ لفظ اوسکی زبان پر جاری ہوجائے) وہ **لا الٰہ الا اللّٰہ** کہہ لے اور جو اپنے ساتھی سے کہے آؤ جوا کھیلیں، وہ صدقہ کرے۔''[1]

حدیث ۴: صحیحین میں ثابت بن ضحاک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص غیر ملّتِ اسلام پر جھوٹی قسم کھائے (یعنی یہ کہے کہ اگر یہ کام کرے تو یہودی یا نصرانی ہوجائے یا یوں کہے کہ اگر یہ کام کیا ہو تو یہودی یا نصرانی ہے) تو وہ ویسا ہی ہے جیسا اوس نے کہا (یعنی کافر ہے) اور ابن آدم پر اوس چیز کی نذر نہیں جس کا وہ مالک نہیں اور جو شخص اپنے کو جس چیز سے قتل کریگا، اوسی کے ساتھ قیامت کے دن عذاب دیا جائیگا اور مسلمان پر لعنت کرنا ایسا ہے جیسا اوسے قتل کر دینا اور جو شخص جھوٹا دعویٰ اس لیے کرتا ہے کہ اپنے مال کو زیادہ کرے، اللہ تعالٰی اوس کے لیے قلت میں اضافہ[2] کرے گا۔''[3]

حدیث ۵: ابوداود ونسائی وابن ماجہ بریدہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: کہ ''جو شخص یہ کہے (کہ اگر میں نے یہ کام کیا ہے یا کروں) تو اسلام سے بری ہوں، وہ اگر جھوٹا ہے تو جیسا کہا ویسا ہی ہے اور اگر سچا ہے جب بھی اسلام کی طرف سلامت نہ لوٹے گا۔''[4]

حدیث ۶: ابن جریر ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''جھوٹی قسم سے سودا فروخت ہوجاتا ہے اور برکت مٹ جاتی ہے۔''[5]

حدیث ۷: دیلمی اونھیں سے راوی، کہ فرمایا: ''یمینِ غموس مال کو زائل کر دیتی ہے اور آبادی کو ویرانہ کر دیتی ہے۔''[6]

حدیث ۸: ترمذی وابوداود ونسائی وابن ماجہ ودارمی عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص قسم کھائے اور اس کے ساتھ انشاء اللہ کہہ لے تو حانث نہ ہوگا۔''[7]

---

1 ......"صحيح البخاري"، كتاب الأيمان والنذور، باب لا يحلف باللات... إلخ، الحديث: ٦٦٥٠، ج٤، ص٢٨٨.

2 ...... یعنی مال میں بہت کمی کردے گا۔

3 ......"صحيح مسلم"، كتاب الإيمان، باب بيان غلظ تحريم قتل الانسان نفسه... إلخ، الحديث: ١٧٦ـ(١١٠)، ص ٦٩.

4 ......"سنن النسائي"، كتاب الأيمان والنذور، باب الحلف بالبراءة من الاسلام، الحديث: ٣٧٧٧، ص٦١٦.

5 ......"كنزالعمال"، كتاب اليمين والنذر، الحديث: ٤٦٣٧٦، ج١٦، ص٢٩٧.

6 ......"كنزالعمال"، كتاب اليمين والنذر، الحديث: ٤٦٣٧٨، ج١٦، ص٢٩٧.

7 ......"جامع الترمذي"، ابواب النذور والأيمان، باب ما جاء في الإستثناء في اليمين، الحديث: ١٥٣٦، ج٣، ص١٨٣.

حدیث ۹: بخاری ومسلم وابوداود وابن ماجہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''خدا کی قسم! انشاء اللہ تعالیٰ میں کوئی قسم کھاؤں اور اوس کے غیر میں بھلائی دیکھوں تو وہ کام کرونگا جو بہتر ہے اور قسم کا کفارہ دیدونگا۔''[1]

حدیث ۱۰: امام مسلم وامام احمد وترمذی ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''جو شخص قسم کھائے اور دوسری چیز اوس سے بہتر پائے تو قسم کا کفارہ دیدے اور وہ کام کرے۔''[2]

حدیث ۱۱: صحیحین میں اونھیں سے مروی، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: ''خدا کی قسم! جو شخص اپنے اہل کے بارے میں قسم کھائے اور اوس پر قائم رہے تو اللہ (عزوجل) کے نزدیک زیادہ گنہگار ہے، بہ نسبت اس کے کہ قسم توڑ کر کفارہ دیدے۔''[3]

حدیث ۱۲: قسم اوس پر محمول[4] ہوگی، جو قسم کھلانے والے کی نیت میں ہو۔[5]

مسائل فقہیّہ

قسم کھانا جائز ہے مگر جہاں تک ہو کمی بہتر ہے اور بات بات پر قسم کھانی نہ چاہیے اور بعض لوگوں نے قسم کو تکیہ کلام بنا رکھا ہے[6] کہ قصد و بے قصد[7] زبان سے جاری ہوتی ہے اور اس کا بھی خیال نہیں رکھتے کہ بات سچی ہے یا جھوٹی یہ سخت معیوب[8] ہے اور غیر خدا کی قسم مکروہ ہے اور یہ شرعاً قسم بھی نہیں یعنی اس کے توڑنے سے کفارہ لازم نہیں۔[9] (تبیین وغیرہ)

مسئلہ ۱: قسم کی تین قسم ہے: ① غموس۔ ② لغو۔ ③ منعقدہ۔ اگر کسی ایسی چیز کے متعلق قسم کھائی جو ہوچکی ہے یا اب ہے یا نہیں ہوئی ہے یا اب نہیں ہے مگر وہ قسم جھوٹی ہے مثلاً قسم کھائی فلاں شخص آیا اور وہ اب تک نہیں آیا ہے یا قسم کھائی کہ نہیں آیا اور وہ آگیا ہے یا قسم کھائی کہ فلاں شخص یہ کام کررہا ہے اور حقیقۃً وہ اس وقت نہیں کررہا ہے یا قسم کھائی کہ یہ پتھر ہے اور واقع

---

1 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الأيمان، باب ندب من حلف يمينًا ... إلخ، الحديث: ٧-(١٦٤٩)، ص ٨٩٥.

2 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الأيمان، باب ندب من حلف يميناً ... إلخ، الحديث: ١١-(١٦٥٠)، ص ٨٩٧.

3 ...... "صحيح البخاري"، كتاب الأيمان، باب قول الله تعالىٰ، الحديث ٦٦٢٥، ج ٤ ص ٢٨١.

4 ...... یعنی قسم کا دار و مدار، قسم کا حکم۔

5 ...... "سنن ابن ماجه"، كتاب الكفارات، باب من ورّى في يمينه، الحديث ٢١٢٠، ج ٢، ص ٥٥١.

6 ...... یعنی دورانِ گفتگو بار بار قسم کھانے کی عادت بنا رکھی ہے۔ 7 ...... ارادہ اور بغیر ارادہ۔ 8 ...... باعثِ عیب۔

9 ...... "تبيين الحقائق"، كتاب الأيمان، ج ٣، ص ٤١٨، ٤١٩، وغيره.

میں وہ پتھر نہیں، غرض یہ کہ اس طرح جھوٹی قسم کی دوصورتیں ہیں جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھائی یعنی مثلاً جس کے آنے کی نسبت جھوٹی قسم کھائی تھی یہ خود بھی جانتا ہے کہ نہیں آیا ہے تو ایسی قسم کو غموس کہتے ہیں۔ اور اگر اپنے خیال سے تو اوس نے سچی قسم کھائی تھی مگر حقیقت میں وہ جھوٹی ہے مثلاً جانتا تھا کہ نہیں آیا اور قسم کھائی کہ نہیں آیا اور حقیقت میں وہ آگیا ہے تو ایسی قسم کو لغو کہتے ہیں۔ اور اگر آئندہ کے لیے قسم کھائی مثلاً خدا کی قسم میں یہ کام کروں گا یا نہ کروں گا تو اس کو منعقدہ کہتے ہیں۔[1] جب ہر ایک کو خوب جان لیا تو ہر ایک کے اب احکام سنیے:

مسئلہ ۲: غموس میں سخت گنہگار ہوا استغفار و توبہ فرض ہے مگر کفارہ لازم نہیں اور لغو میں گناہ بھی نہیں اور منعقدہ میں اگر قسم توڑے گا کفارہ دینا پڑے گا اور بعض صورتوں میں گنہگار بھی ہوگا۔[2] (درمختار، عالمگیری وغیرہما)

مسئلہ ۳: بعض قسمیں ایسی ہیں کہ اون کا پورا کرنا ضروری ہے مثلاً کسی ایسے کام کے کرنے کی قسم کھائی جس کا بغیر قسم کرنا ضروری تھا یا گناہ سے بچنے کی قسم کھائی تو اس صورت میں قسم سچی کرنا ضرور ہے۔ مثلاً خدا کی قسم ظہر پڑھوں گا یا چوری یا زنا نہ کروں گا۔ دوسری وہ کہ اوس کا توڑنا ضروری ہے مثلاً گناہ کرنے یا فرائض و واجبات نہ کرنے کی قسم کھائی جیسے قسم کھائی کہ نماز نہ پڑھوں گا یا چوری کروں گا یا ماں باپ سے کلام نہ کروں گا تو قسم توڑ دے۔ تیسری وہ کہ اوس کا توڑنا مستحب ہے مثلاً ایسے امر[3] کی قسم کھائی کہ اوس کے غیر میں بہتری ہے تو ایسی قسم کو توڑ کر وہ کرے جو بہتر ہے۔ چوتھی وہ کہ مباح کی قسم کھائی یعنی کرنا اور نہ کرنا دونوں یکساں ہیں اس میں قسم کا باقی رکھنا افضل ہے۔[4] (مبسوط)

مسئلہ ۴: منعقدہ جب توڑے گا کفارہ لازم آئیگا اگرچہ اوس کا توڑنا شرع[5] نے ضروری قرار دیا ہو۔[6]

مسئلہ ۵: منعقدہ تین قسم ہے: ① یمین فور۔ ② مرسل۔ ③ موقت۔ اگر کسی خاص وجہ سے یا کسی بات کے جواب میں قسم کھائی جس سے اوس کام کا فوراً کرنا یا نہ کرنا سمجھا جاتا ہے اوس کو یمین فور کہتے ہیں۔ ایسی قسم میں اگر فوراً وہ بات ہوگئی تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر کچھ دیر کے بعد ہو تو اس کا کچھ اثر نہیں مثلاً عورت گھر سے باہر جانے کا تہیہ کر رہی ہے اوس نے کہا اگر تو گھر

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب الأیمان، ج ٥، ص٤٩٢ـ٤٩٦.
و"الفتاوی الهندیة"، کتاب الأیمان، الباب الاول فی تفسرها شرعا...إلخ، ج ٢، ص ٥٢.

2 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الأیمان، الباب الاول فی تفسرها شرعا...إلخ، ج ٢، ص ٥٢.
و"الدرالمختار"، کتاب الأیمان، ج ٥، ص٤٩٢ـ٤٩٧ وغیرهما.

3 ...... معاملہ، کام۔

4 ......"کتاب المبسوط"، کتاب الأیمان، ج٤، الجزء الثامن، ص١٣٣، ١٣٤.

5 ...... یعنی اسلامی قانون۔

6 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الأیمان، الباب الاول فی تفسرها شرعا...إلخ، ج ٢، ص ٥٢.

سے باہر نکلی تو تجھے طلاق ہے اوس وقت عورت ٹھہر گئی پھر دوسرے وقت گئی تو طلاق نہیں ہوئی یا ایک شخص کسی کو مارنا چاہتا تھا اوس نے کہا اگر تو نے اسے مارا تو میری عورت کو طلاق ہے اوس وقت اوس نے نہیں مارا تو طلاق نہیں ہوئی اگرچہ کسی اور وقت میں مارے یا کسی نے اس کو ناشتہ کے لیے کہا کہ میرے ساتھ ناشتہ کرلو اوس نے کہا خدا کی قسم ناشتہ نہیں کروں گا اور اوس کے ساتھ ناشتہ نہ کیا تو قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ گھر جا کر اوسی روز ناشتہ کیا ہو۔

اور موقت وہ ہے جس کے لیے کوئی وقت ایک دن دو دن یا کم و بیش مقرر کردیا اسمیں اگر وقت معین[1] کے اندر قسم کے خلاف کیا تو ٹوٹ گئی ورنہ نہیں مثلاً قسم کھائی کہ اس گھڑے میں جو پانی ہے اوسے آج پیوں گا اور آج نہ پیا تو قسم ٹوٹ گئی اور کفارہ دینا ہوگا اور پی لیا تو قسم پوری ہوگئی اور اگر اوس وقت کے پورا ہونے سے پہلے وہ شخص مرگیا یا اوس کا پانی گرادیا گیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ اور اگر قسم کھانے کے وقت اوس گھڑے میں پانی تھا ہی نہیں مگر قسم کھانے والے کو یہ معلوم نہ تھا کہ اس میں پانی نہیں ہے جب بھی قسم نہیں ٹوٹی اور اگر اسے معلوم تھا کہ پانی اس میں نہیں ہے اور قسم کھائی تو قسم ٹوٹ گئی۔

اور اگر قسم میں کوئی وقت مقرر نہ کیا اور قرینہ[2] سے فوراً کرنا یا نہ کرنا نہ سمجھا جاتا ہو تو اوسے مرسل کہتے ہیں۔ کسی کام کے کرنے کی قسم کھائی اور نہ کیا مثلاً قسم کھائی کہ فلاں کو ماروں گا اور نہ مارا یہاں تک کہ دونوں میں سے ایک مرگیا تو قسم ٹوٹ گئی اور جب تک دونوں زندہ ہوں تو اگرچہ نہ مارا قسم نہیں ٹوٹی اور نہ کرنے کی قسم کھائی تو جب تک کرے گا نہیں قسم نہیں ٹوٹے گی مثلاً قسم کھائی کہ میں فلاں کو نہ ماروں گا اور مارا تو ٹوٹ گئی ورنہ نہیں۔[3] (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ ۶: غلطی سے قسم کھا بیٹھا مثلاً کہنا چاہتا تھا کہ پانی لاؤ یا پانی پیوں گا اور زبان سے نکل گیا کہ خدا کی قسم پانی نہیں پیوں گا یا یہ قسم کھانا نہ چاہتا تھا دوسرے نے قسم کھانے پر مجبور کیا تو وہی حکم ہے جو قصداً[4] اور بلا مجبور کیے قسم کھانے کا ہے یعنی توڑے گا تو کفارہ دینا ہوگا قسم توڑنا اختیار سے ہو یا دوسرے کے مجبور کرنے سے قصداً ہو یا بھول چوک سے ہر صورت میں کفارہ ہے بلکہ اگر بیہوشی یا جنون میں قسم توڑنا ہوا جب بھی کفارہ واجب ہے جب کہ ہوش میں قسم کھائی ہو اور اگر بے ہوشی یا جنونمیں قسم کھائی تو قسم نہیں کہ عاقل ہونا شرط ہے اور یہ عاقل نہیں۔[5] (تبیین)

مسئلہ ۷: قسم کے لیے چند شرطیں ہیں، کہ اگر وہ نہ ہوں تو کفارہ نہیں۔ قسم کھانے والا ① مسلمان، ② عاقل، ③ بالغ ہو۔ کافر کی قسم، قسم نہیں یعنی اگر زمانۂ کفر میں قسم کھائی پھر مسلمان ہوا تو اوس قسم کے توڑنے پر کفارہ واجب نہ ہوگا۔ اور معاذ اللہ

---

1 ...... مقررہ وقت۔

2 ...... یعنی ظاہری صورت حال۔

3 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الأيمان، الجزء الثانى، ص ۲۴۷.

4 ...... جان بوجھ کر۔

5 ...... "تبيين الحقائق"، كتاب الأيمان، ج ۳، ص ۴۲۳.

قسم کھانے کے بعد مرتد ہو گیا تو قسم باطل ہو گئی یعنی اگر پھر مسلمان ہوا اور قسم توڑ دی تو کفارہ نہیں۔ آزاد ہونا شرط نہیں یعنی غلام کی قسم قسم ہے توڑنے سے کفارہ واجب ہوگا مگر کفارہ مالی نہیں دے سکتا کہ کسی چیز کا مالک ہی نہیں ہاں روزہ سے کفارہ ادا کرسکتا ہے مگر مولیٰ [1] اس روزہ سے اوسے روک سکتا ہے لہٰذا اگر روزہ کے ساتھ کفارہ ادا نہ کیا ہو تو آزاد ہونے کے بعد کفارہ دے۔ ④ اور قسم میں یہ بھی شرط ہے کہ وہ چیز جس کی قسم کھائی عقلاً ممکن ہو یعنی ہو سکتی ہو، اگرچہ محال عادی ہو۔ ⑤ اور یہ بھی شرط ہے کہ قسم اور جس چیز کی قسم کھائی دونوں کو ایک ساتھ کہا ہو درمیان میں فاصلہ ہوگا تو قسم نہ ہوگی مثلاً کسی نے اس سے کہلایا کہ کہہ خدا کی قسم اس نے کہا خدا کی قسم اوس نے کہا کہہ فلاں کام کروں گا اس نے کہا تو یہ قسم نہ ہوئی۔ [2] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۸: اللہ عزوجل کے جتنے نام ہیں اون میں سے جس نام کے ساتھ قسم کھائے گا قسم ہو جائیگی خواہ بول چال میں اوس نام کے ساتھ قسم کھاتے ہوں یا نہیں۔ مثلاً اللہ (عزوجل) کی قسم، خدا کی قسم، رحمٰن کی قسم، رحیم کی قسم، پروردگار کی قسم۔ یوہیں خدا کی جس صفت کی قسم کھائی جاتی ہو اوس کی قسم کھائی ہو گئی مثلاً خدا کی عزت و جلال کی قسم، اوس کی کبریائی [3] کی قسم، اوس کی بزرگی یا بڑائی کی قسم، اوس کی عظمت کی قسم، اوس کی قدرت و قوت کی قسم، قرآن کی قسم، کلام اللہ کی قسم، ان الفاظ سے بھی قسم ہو جاتی ہے حلف [4] کرتا ہوں، قسم کھاتا ہوں، میں شہادت دیتا ہوں، خدا گواہ ہے، خدا کو گواہ کر کے کہتا ہوں۔ مجھ پر قسم ہے۔ لا الٰہ الا اللہ میں یہ کام نہ کروں گا۔ اگر یہ کام کرے یا کیا ہو تو یہودی ہے یا نصرانی یا کافر یا کافروں کا شریک، مرتے وقت ایمان نصیب نہ ہو۔ بے ایمان مرے، کافر ہو کر مرے، اور یہ الفاظ بہت سخت ہیں کہ اگر جھوٹی قسم کھائی یا قسم توڑ دی تو بعض صورت میں کافر ہو جائے گا۔ جو شخص اس قسم کی جھوٹی قسم کھائے اوس کی نسبت حدیث میں فرمایا: ''وہ ویسا ہی ہے جیسا اوس نے کہا۔'' یعنی یہودی ہونے کی قسم کھائی تو یہودی ہو گیا۔ یوہیں اگر کہا خدا جانتا ہے کہ میں نے ایسا نہیں کیا ہے اور یہ بات اوس نے جھوٹ کہی ہے تو اکثر علماء کے نزدیک کافر ہے۔ [5] (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار وغیرہا)

مسئلہ ۹: یہ الفاظ قسم نہیں اگرچہ ان کے بولنے سے گنہگار ہوگا جبکہ اپنی بات میں جھوٹا ہے اگر ایسا کروں تو مجھ پر اللہ (عزوجل) کا غضب ہو۔ اوس کی لعنت ہو، اوس کا عذاب ہو۔ خدا کا قہر ٹوٹے، مجھ پر آسمان پھٹ پڑے، مجھے زمین نگل جائے۔ مجھ

---

1 ...... مالک۔

2 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الاول فی تفسره شرعا ...إلخ، ج ٢، ص ٥١.
و"ردالمحتار"، كتاب الأيمان، مطلب: في يمين الكافر، ج٥، ص ٤٩٠.

3 ......عظمت، بڑائی۔ 4 ......قسم۔

5 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الثانی فيما يكون يميناً ...إلخ، الفصل الاول، ج ٢، ص ٥٢-٥٤.
و"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الأيمان، مطلب: فی الفرق ...إلخ، ج٥، ص ٤٩٩-٥٠٣، وغيرها.

پر خدا کی مار ہو، خدا کی پھٹکار[1] ہو، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت نہ ملے، مجھے خدا کا دیدار نہ نصیب ہو، مرتے وقت کلمہ نہ نصیب ہو۔[2]

مسئلہ ۱۰: جو شخص کسی چیز کو اپنے اوپر حرام کرے مثلاً کہے کہ فلاں چیز مجھ پر حرام ہے تو اس کہہ دینے سے وہ شے حرام نہیں ہوگی کہ اللہ (عزوجل) نے جس چیز کو حلال کیا اوسے کون حرام کر سکے مگر اوس کے برتنے سے کفارہ لازم آئیگا یعنی یہ بھی قسم ہے۔[3] (تبیین)

مسئلہ ۱۱: تجھ سے بات کرنا حرام ہے یہ یمین[4] ہے بات کرے گا تو کفارہ لازم ہوگا۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: اگر اس کو کھاؤں تو سوٗر کھاؤں یا مُردار کھاؤں یہ قسم نہیں یعنی کفارہ لازم نہ ہوگا۔[6] (مبسوط)

مسئلہ ۱۳: غیر خدا کی قسم قسم نہیں مثلاً تمھاری قسم، اپنی قسم، تمھاری جان کی قسم، اپنی جان کی قسم، تمھارے سر کی قسم، اپنے سر کی قسم، آنکھوں کی قسم، جوانی کی قسم، ماں باپ کی قسم، اولاد کی قسم، مذہب کی قسم، دین کی قسم، علم کی قسم، کعبہ کی قسم، عرش الٰہی کی قسم، رسول اللہ کی قسم۔[7]

مسئلہ ۱۴: خدا و رسول کی قسم یہ کام نہ کروں گا یہ قسم نہیں۔ اگر کہا میں نے قسم کھائی ہے کہ یہ کام نہ کروں گا اور واقع میں قسم کھائی ہے تو قسم ہے اور جھوٹ کہا تو قسم نہیں جھوٹ بولنے کا گناہ ہوا۔ اور اگر کہا خدا کی قسم کہ اس سے بڑھ کر کوئی قسم نہیں یا اوس کے نام سے بزرگ کوئی نام نہیں یا اوس سے بڑھ کر کوئی نہیں میں اس کام کو نہ کروں گا تو یہ قسم ہوگئی اور درمیان کا لفظ فاصل قرار نہ دیا جائیگا۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵: اگر یہ کام کروں تو خدا سے مجھے جتنی اُمیدیں ہیں سب سے نا اُمید ہوں، یہ قسم ہے اور توڑنے پر کفارہ لازم۔[9] (عالمگیری)

---

1. ......لعنت۔
2. ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الأیمان الباب الثانی فیما یکون یمیناً ...إلخ،الفصل الاول، ج ۲،ص ۵۴.
3. ......"تبیین الحقائق"، کتاب الأیمان ، ج ۳،ص ۴۳۶.
4. ...... قسم۔
5. ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الأیمان ،الباب الثانی فیما یکون یمیناً ...إلخ ، الفصل الاول،ج۲،ص۵۸.
6. ......"کتاب المبسوط"، کتاب الأیمان ، ج ٤،الجزء الثانی،ص۱۴۳.
7. ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الأیمان ، الباب الاول فی تفسیرھا ...إلخ،ج ۲ ، ص ۵۱.
8. ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الأیمان ، الباب الثانی فیما یکون یمیناً ...إلخ ، الفصل الاول ،ج ۲ ،ص ۵۷،۵۸.
9. ......المرجع السابق،ص۵۸.

مسئلہ ۱۶: اگر یہ کام کروں تو کافروں سے بدتر ہو جاؤں تو قسم ہے اور اگر کہا کہ یہ کام کرے تو کافر کو اوس پر شرف ہو[1] تو قسم نہیں۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷: اگر کسی کام کی چند قسمیں کھائیں اور اوس کے خلاف کیا تو جتنی قسمیں ہیں اوتنے ہی کفارے لازم ہوں گے مثلاً کہا کہ واللہ باللہ[3] میں یہ نہیں کروں گا یا کہا خدا کی قسم، پروردگار کی قسم تو یہ دو قسمیں ہیں۔ کسی کام کی نسبت قسم کھائی کہ میں اسے کبھی نہ کرونگا پھر دوبارہ اوسی مجلس میں قسم کھا کر کہا کہ میں اس کام کو کبھی نہ کروں گا پھر اوس کام کو کیا تو دو کفارے لازم۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸: واللہ اوس سے ایک دن کلام نہ کرونگا۔ خدا کی قسم اوس سے مہینہ بھر کلام نہ کروں گا۔ خدا کی قسم اوس سے سال بھر بات نہ کروں گا پھر تھوڑی دیر بعد کلام کیا تو تین کفارے دے اور ایک دن کے بعد بات کی تو دو کفارے اور مہینہ بھر کے بعد کلام کیا تو ایک کفارہ اور سال بھر کے بعد کیا تو کچھ نہیں۔ قسم کھائی کہ فلاں بات میں نہ کہوں گا نہ ایک دن نہ دو دن تو یہ ایک ہی قسم ہے جس کی میعاد[5] دو دن تک ہے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹: دوسرے کے قسم دلانے سے قسم نہیں ہوتی مثلاً کہا تمھیں خدا کی قسم یہ کام کردو تو اس کہنے سے اوس پر قسم نہ ہوئی یعنی نہ کرنے سے کفارہ لازم نہیں ایک شخص کسی کے پاس گیا اوس نے اوٹھنا چاہا اوس نے کہا خدا کی قسم نہ اوٹھنا اور وہ کھڑا ہو گیا تو اوس قسم کھانے والے پر کفارہ نہیں۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰: ایک نے دوسرے سے کہا تم فلاں کے گھر کل گئے تھے اوس نے کہا ہاں پھر اوس پوچھنے والے نے کہا خدا کی قسم تم گئے تھے اوس نے کہا ہاں تو اس کا ہاں کہنا قسم ہے۔ ایک نے دوسرے سے کہا کہ اگر تم نے فلاں شخص سے بات چیت کی تو تمھاری عورت کو طلاق ہے اوس نے جواب میں کہا مگر تمھاری اجازت سے تو اوس کے کہنے کا مقصد یہ ہوا کہ بغیر اوس کی اجازت کے کلام کرے گا تو عورت کو طلاق ہے، لہٰذا بغیر اجازت کلام کرنے سے عورت کو طلاق ہو جائے گی۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۱: ایک نے دوسرے سے کہا خدا کی قسم تم یہ کام کرو گے اگر اس سے خود قسم کھانا مراد ہے تو قسم ہوگئی اور اگر قسم

---

1 ...... مقام و مرتبہ، عزت حاصل ہو۔

2 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان ، الباب الثاني فيما يكون يمينًا ...إلخ ، الفصل الاول ،ج٢، ص ٥٨.

3 ...... یہ الفاظِ قسم ہیں، یعنی اللہ کی قسم، اللہ کی قسم۔

4 ...... "الفتاوی الهندية"، المرجع السابق، ص٥٦.

5 ...... مقررہ مدت۔

6 ...... المرجع السابق، ص٥٧، ٥٨.

7 ...... المرجع السابق، ص٥٩، ٦٠.

8 ...... المرجع السابق، ص٥٩.

کھلانا مقصود ہے یا نہ خود کھانا مقصود ہے نہ کھلانا تو قسم نہیں یعنی اگر دوسرے نے اوس کام کو نہ کیا تو کسی پر کفارہ نہیں۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۲: ایک نے دوسرے سے کہا خدا کی قسم تمھیں یہ کام کرنا ہوگا خدا کی قسم تمھیں یہ کام کرنا ہوگا دوسرے نے کہا ہاں اگر پہلے کا مقصود قسم کھانا ہے اور دوسرے کا بھی ہاں کہنے سے قسم کھانا مقصود ہے تو دونوں کی قسم ہوگئی اور اگر پہلے کا مقصود قسم کھلانا ہے اور دوسرے کا قسم کھانا تو دوسرے کی قسم ہوگئی اور اگر پہلے کا مقصود قسم کھلانا ہے اور دوسرے کا مقصود ہاں کہنے سے قسم کھانا نہیں بلکہ وعدہ کرنا ہے تو کسی کی قسم نہ ہوئی۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۳: ایک نے دوسرے سے کہا خدا کی قسم میں تمھارے یہاں دعوت میں نہیں آؤنگا تیسرے نے کہا کیا میرے یہاں بھی نہ آؤ گے اوس نے کہا ہاں تو یہ ہاں کہنا بھی قسم ہے یعنی اس تیسرے کے یہاں جانے سے بھی قسم ٹوٹ جائے گی۔[3] (عالمگیری)

کفارہ کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْۤ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝۲۲۵ ﴾[4]

اللہ (عزوجل) ایسی قسموں میں تم سے مؤاخذہ نہیں کرتا جو غلط فہمی سے ہوجائیں ہاں اون پر گرفت کرتا ہے جو تمھارے دلوں نے کام کیے اور اللہ (عزوجل) بخشنے والا، حلم والا ہے۔

اور فرماتا ہے:

﴿ قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ ۚ وَاللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝۲ ﴾[5]

بیشک اللہ (عزوجل) نے تمھاری قسموں کا کفارہ مقرر کیا ہے اور اللہ (عزوجل) تمھارا مولیٰ ہے اور وہ علم والا اور حکمت والا ہے۔

اور فرماتا ہے:

﴿ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْۤ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗۤ اِطْعَامُ

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الثاني فيما يكون يميناً ...إلخ، الفصل الاول، ج۲، ص۶۰.

2 ......المرجع السابق.

3 ......المرجع السابق.

4 ......پ۲، البقرة: ۲۲۵. 5 ......پ۲۸، التحريم: ۲.

عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ؕ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ؕ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ؕ وَاحْفَظُوْۤا اَيْمَانَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۸۹﴾ [1]

اللہ (عزوجل) تمھاری غلط فہمی کی قسموں پر تم سے مؤاخذہ نہیں کرتا ہاں اون قسموں پر گرفت فرماتا ہے جنھیں تم نے مضبوط کیا تو ایسی قسموں کا کفارہ دس مسکین کو کھانا دینا ہے اپنے گھر والوں کو جو کھلاتے ہو اوس کے اوسط میں سے یا اونھیں کپڑا دینا یا ایک غلام آزاد کرنا اور جوان میں سے کسی بات پر قدرت نہ رکھتا ہو وہ تین دن کے روزے رکھے یہ تمھاری قسموں کا کفارہ ہے جب قسم کھاؤ۔ اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو اسی طرح اللہ (عزوجل) اپنی نشانیاں تمھارے لیے بیان فرماتا ہے تاکہ تم شکر کرو۔

مسائل فقہیّہ

یہ تو معلوم ہو چکا کہ قسم توڑنے سے کفارہ لازم آتا ہے۔ اب یہ معلوم کرنے کی ضرورت ہے کہ قسم توڑنے کا کیا کفارہ ہے اور اوس کی کیا کیا صورتیں ہیں، لہٰذا اب اوس کے احکام کی تفصیل سنیے:

مسئلہ ۱: قسم کا کفارہ غلام آزاد کرنا یا دس۱۰ مسکینوں کو کھانا کھلانا یا اون کو کپڑے پہنانا ہے یعنی یہ اختیار ہے کہ ان تین باتوں میں سے جو چاہے کرے۔[2]

مسئلہ ۲: غلام آزاد کرنے یا مساکین کو کھانا کھلانے میں اون تمام باتوں کی جو کفارۂ ظہار میں مذکور ہوئیں یہاں بھی رعایت کرے مثلاً کس قسم کا غلام آزاد کیا جائے کہ کفارہ ادا ہو اور کیسے غلام کے آزاد کرنے سے ادا نہ ہوگا اور مساکین کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھلانا ہوگا اور جن مساکین کو صبح کے وقت کھلایا اونھیں کو شام کے وقت بھی کھلائے دوسرے دس۱۰ مساکین کو کھلانے سے ادا نہ ہوگا۔ اور یہ ہوسکتا ہے کہ دسوں کو ایک ہی دن کھلادے یا ہر روز ایک ایک کو یا ایک ہی کو دس دن تک دونوں وقت کھلائے۔ اور مساکین جن کو کھلایا ان میں کوئی بچہ نہ ہو اور کھلانے میں اباحت[3] و تملیک[4] دونوں صورتیں ہوسکتی ہیں اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ کھلانے کے عوض ہر مسکین کو نصف صاع گیہوں یا ایک صاع[5] جَو یا ان کی قیمت کا مالک کردے یا دس۱۰ روز تک ایک ہی مسکین کو ہر روز بقدر صدقۂ فطر دیدیا کرے یا بعض کو کھلائے اور بعض کو دیدے۔ غرض یہ کہ اوس کی تمام صورتیں وہیں سے معلوم

---

1 ...... پ۷، المآئدہ: ۸۹.

2 ......"تبيين الحقائق"، كتاب الأيمان، ج ۳، ص ۴۳۰.

3 ......دوسرے کے لیے اپنی چیز کا استعمال جائز کردینا۔

4 ......دوسرے کو مالک بنانا۔

5 ......ایک صاع تقریباً 4 کلو 100 گرام کا ہوتا ہے اور نصف صاع تقریباً 2 کلو 50 گرام کا ہوتا ہے۔

کریں فرق اتنا ہے کہ وہاں ساٹھ مسکین تھے یہاں دس ہیں۔[1]

مسئلہ ۳: کپڑے سے وہ کپڑا مراد ہے جو اکثر بدن کو چھپا سکے اور وہ کپڑا ایسا ہو جس کو متوسط درجہ کے لوگ پہنتے ہوں اور تین مہینے سے زیادہ تک پہنا جاسکے، لہٰذا اگر اتنا کپڑا ہے جو اکثر بدن کو چھپانے کے لیے کافی نہیں مثلاً صرف پاجامہ یا ٹوپی یا چھوٹا کرتا۔ یوہیں ایسا گھٹیا کپڑا دینا جسے متوسط لوگ نہ پہنتے ہوں ناکافی ہے۔ یوہیں ایسا کمزور کپڑا دینا جو تین ماہ تک استعمال نہ کیا جاسکتا ہو، جائز نہیں۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴: کپڑے کی جو مقدار ہونی چاہیے اوس کا نصف دیا اور اس کی قیمت نصف صاع گیہوں[3] یا ایک صاع جو کے برابر ہے تو جائز ہے۔ یوہیں ایک کپڑا دس ہی مسکینوں کو دیا جو تقسیم ہو کر ہر ایک کو اتنا ملتا ہے جس کی قیمت صدقۂ فطر کے برابر ہے تو جائز ہے۔ یوہیں اگر مسکین کو پگڑی دی اور وہ کپڑا اتنا ہے جس کی مقدار مذکور ہوئی یا اوس کی قیمت صدقۂ فطر کے برابر ہے تو جائز ہے، ورنہ نہیں۔[4] (مبسوط وغیرہ)

مسئلہ ۵: نیا کپڑا ہونا ضروری نہیں پُرانا بھی دیا جاسکتا ہے جبکہ تین مہینے سے زیادہ تک استعمال کر سکتے ہوں اور نیا ہو مگر کمزور ہو تو جائز نہیں۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۶: عورت کو اگر کپڑا دیا تو سر پر باندھنے کا رومال یا دوپٹا بھی دینا ہوگا کیونکہ اوسے سر کا چھپانا بھی فرض ہے۔[6] (ردالمحتار)

مسئلہ ۷: پانچ مسکینوں کو کھانا کھلایا اور پانچ کو کپڑے دیدیے اگر کھانا کپڑے سے سستا ہے یعنی ہر مسکین کا کپڑا ایک کھانے سے زیادہ یا برابر قیمت کا ہے تو جائز ہے یعنی یہ کپڑے پانچ کھانے کے قائم مقام ہو کر کل کھانا دینا قرار پائیگا اور اگر کپڑا کھانے سے ارزاں[7] ہو تو جائز نہیں مگر جبکہ کھانے کا مساکین کو مالک کر دیا ہو تو یہ بھی جائز ہے یعنی یہ کھانے پانچ مساکین کے

---

1 ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، کتاب الأیمان ،مطلب: کفارۃ الیمین ، ج ٥ ، ص ٥٢٣ .

2 ......"الدرالمختاروردالمحتار"، کتاب الأیمان ، مطلب: کفارۃ الیمین ،ج ٥ ، ص ٥٢٤ .

3 ......گندم۔

4 ......"کتاب المبسوط"، کتاب الأیمان ، باب الکسوۃ ، ج ٤ ،الجزء الثامن ص ١٦٤ ،وغیرہ.

5 ......"ردالمحتار" کتاب الأیمان،مطلب: کفارۃ الیمین،ج٥،ص٥٢٤ .

6 ......المرجع السابق ،ص ٥٢٥ .

7 ......سستا، کم قیمت۔

کپڑے کے برابر ہوئے تو گویا دسوں کو کپڑے دیے۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۸: اگر ایک مسکین کو دسوں کپڑے ایک دن میں ایک ساتھ یا متفرق[2] طور پر دیدیے تو کفارہ ادا نہ ہوا اور دس دن میں دیے یعنی ہر روز ایک کپڑا تو ہوگیا۔[3] (مبسوط)

مسئلہ ۹: مسکین کو کپڑا یا غلہ یا قیمت دی پھر وہ مسکین مرگیا اور اس کے پاس وہ چیز وراثۃً[4] پہنچی یا اوس نے اسے ہبہ کردیا یا اس نے اوس سے وہ شے خرید لی تو ان سب صورتوں میں کفارہ صحیح ہوگیا۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰: پانچ صاع گیہوں دس مسکینوں کے سامنے رکھ دیے اونھوں نے لُوٹ لیے تو صرف ایک مسکین کو دینا قرار پائے گا۔ [6] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱: کفارہ ادا ہونے کے لیے نیت شرط ہے بغیر نیت ادا نہ ہوگا ہاں اگر وہ شے جو مسکین کو دی اور دیتے وقت نیت نہ کی مگر وہ چیز ابھی مسکین کے پاس موجود ہے اور اب نیت کرلی تو ادا ہوگیا جیسا کہ زکوۃ میں فقیر کو دینے کے بعد نیت کرنے میں یہی شرط ہے کہ ہنوز[7] وہ چیز فقیر کے پاس باقی ہو تو نیت کام کرے گی ورنہ نہیں۔[8] (طحطاوی)

مسئلہ ۱۲: اگر کسی نے کفارہ میں غلام بھی آزاد کیا اور مساکین کو کھانا بھی کھلایا اور کپڑے بھی دیے خواہ ایک ہی وقت میں یہ سب کام ہوئے یا آگے پیچھے تو جس کی قیمت زیادہ ہے وہ کفارہ قرار پائے گا اور اگر کفارہ دیا ہی نہیں تو صرف اوس کا مؤاخذہ ہوگا جو کم قیمت ہے۔[9] (درمختار)

مسئلہ ۱۳: گیہوں، جَو، خرما[10]، منقے[11] کے علاوہ اگر کوئی دوسرا غلہ دینا چاہے تو آدھے صاع گیہوں یا ایک صاع جَو کی قیمت کا ہونا ضرور ہے اوس میں آدھا صاع یا ایک صاع ہونے کا اعتبار نہیں۔[12] (جوہرہ)

---

1 ...... "ردالمحتار"، کتاب الأیمان، مطلب: کفارۃالیمین، ج ٥، ص ٥٢٤.

2 ...... علیحدہ علیحدہ۔

3 ...... "کتاب المبسوط"، کتاب الأیمان، باب الکسوۃ، ج ٤، الجزء الثامن، ص ١٦٥.

4 ...... یعنی وراثت میں ملی۔

5 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الأیمان، الباب الثانی فیما یکون یمیناً...إلخ، الفصل الثانی، ج ٢، ص ٦٣.

6 ...... المرجع السابق.

7 ...... ابھی تک۔

8 ...... "حاشیة الطحطاوی علی الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الکفارۃ، ج٢، ص ١٩٨.

9 ...... "الدرالمختار"، کتاب الأیمان، ج٥، ص ٥٢٥.

10 ...... کھجور۔

11 ...... بڑی کشمش۔

12 ...... "الجوهرۃ النیرۃ"، کتاب الأیمان، الجزء الثانی، ص٢٥٢.

مسئلہ ۱۴: رمضان میں اگر کفارہ کا کھانا کھلانا چاہتا ہے تو شام اور سحری دونوں وقت کھلائے یا ایک مسکین کو بیس (۲۰) دن شام کا کھانا کھلائے۔[1] (جوہرہ)

مسئلہ ۱۵: اگر غلام آزاد کرنے یا دس (۱۰) مسکین کو کھانا یا کپڑے دینے پر قادر نہ ہو تو پے در پے[2] تین روزے رکھے۔[3] (عامۂ کتب)

مسئلہ ۱۶: عاجز ہونا اوس وقت کا معتبر ہے جب کفارہ ادا کرنا چاہتا ہے مثلاً جس وقت قسم توڑی تھی اُوس وقت مالدار تھا مگر کفارہ ادا کرنے کے وقت محتاج ہے تو روزہ سے کفارہ ادا کرسکتا ہے اور اگر توڑنے کے وقت مفلس تھا اور اب مالدار ہے تو روزے سے نہیں ادا کرسکتا۔[4] (جوہرہ وغیرہا)

مسئلہ ۱۷: اپنا تمام مال ہبہ کردیا اور قبضہ بھی دیدیا اور اوس کے بعد کفارہ کے روزے رکھے پھر ہبہ سے رجوع کی تو کفارہ ادا ہوگیا۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۱۸: جب غلام اپنی ملک میں ہے یا اتنا مال رکھتا ہے کہ مساکین کو کھانا یا کپڑا دے سکے اگرچہ خود مقروض یا مدیون[6] ہو تو عاجز نہیں یعنی ایسی حالت میں روزے سے کفارہ ادا نہ ہوگا ہاں اگر قرض اور دین[7] ادا کرنے کے بعد کفارہ کے روزے رکھے تو ہوجائیگا۔ اور مبسوط میں امام سرخسی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر کل مال دین میں مستغرق[8] ہو تو دین ادا کرنے سے پہلے بھی روزہ سے کفارہ ادا کرسکتا ہے اور اگر غلام ملک میں ہے مگر اوس کی احتیاج[9] ہے تو روزے سے کفارہ ادا نہ ہوگا۔[10] (جوہرہ)

مسئلہ ۱۹: ایک ساتھ تین روزے نہ رکھے یعنی درمیان میں فاصلہ کردیا تو کفارہ ادا نہ ہوا اگرچہ کسی مجبوری کے سبب ناغہ ہوا ہو یہاں تک کہ عورت کو اگر حیض آگیا تو پہلے کے روزے کا اعتبار نہ ہوگا یعنی اب پاک ہونے کے بعد لگاتار تین روزے

---

1 ......"الجوهرة النيرة"، كتاب الأيمان، الجزء الثاني، ص ٢٥٣.

2 ......لگاتار۔

3 ......"الجوهرة النيرة"، المرجع السابق.

4 ......المرجع السابق، وغيرها.

5 ......"الدرالمختار"، كتاب الأيمان، ج٥، ص٥٢٦.

6 ......مقروض۔

7 ......قرض۔

8 ......یعنی ڈوبا ہوا۔

9 ......ضرورت۔

10 ......"الجوهرة النيرة"، كتاب الأيمان، الجزء الثاني، ص٢٥٣.

رکھے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۲۰: روزوں سے کفارہ ادا ہونے کے لیے یہ بھی شرط ہے کہ ختم تک مال پر قدرت نہ ہو یعنی مثلاً اگر دو روزے رکھنے کے بعد اتنا مال مل گیا کہ کفارہ ادا کرے تو اب روزوں سے نہیں ہوسکتا بلکہ اگر تیسرا روزہ بھی رکھ لیا ہے اور غروب آفتاب سے پہلے مال پر قادر ہوگیا تو روزے ناکافی ہیں اگرچہ مال پر قادر ہونا یوں ہوا کہ اوس کے مورث[2] کا انتقال ہوگیا اور اوس کو ترکہ اتنا ملے گا جو کفارہ کے لیے کافی ہے۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۲۱: کفارہ کا روزہ رکھا تھا اور افطار سے پہلے مال پر قادر ہوگیا تو اوس روزے کا پورا کرنا ضروری نہیں ہاں بہتر پورا کرنا ہے اور توڑ دے تو قضا ضرور نہیں۔[4] (جوہرہ)

مسئلہ ۲۲: اپنی مِلک میں مال تھا مگر اسے معلوم نہیں یا بھول گیا ہے اور کفارہ میں روزے رکھے بعد میں یاد آیا تو کفارہ ادا نہ ہوا۔ یوہیں اگر مورث مرگیا اور اسے اوس کے مرنے کی خبر نہیں اور کفارہ میں روزے رکھے بعد کو اوس کا مرنا معلوم ہوا تو کفارہ مال سے ادا کرے۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۳: اس کے پاس خود اس وقت مال نہیں ہے مگر اس کا اوروں پر دین ہے تو اگر وصول کرسکتا ہے وصول کر کے کفارہ ادا کرے روزے ناکافی ہیں۔ یوہیں اگر عورت کے پاس مال نہیں ہے مگر شوہر پر دَین مہر باقی ہے اور شوہر دین مہر دینے پر قادر ہے یعنی اگر عورت لینا چاہے تو لے سکتی ہے تو روزوں سے کفارہ نہ ہوگا اور اگر اس کی ملک میں مال ہے مگر غائب ہے، یہاں موجود نہیں ہے تو روزوں سے کفارہ ہوسکتا ہے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۴: عورت مال سے کفارہ ادا کرنے سے عاجز ہو اور روزہ رکھنا چاہتی ہو تو شوہر اوسے روزہ رکھنے سے روک سکتا ہے۔[7] (جوہرہ)

---

1 ......"الدرالمختار"، كتاب الأيمان، ج٥، ص٥٢٦.

2 ......میراث چھوڑنے والا شخص، وارث بنانے والا۔

3 ......"الدرالمختار"، المرجع السابق.

4 ......"الجوهرة النيرة"، كتاب الأيمان، الجزء الثاني، ص٢٥٣.

5 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الأيمان مطلب: كفارة اليمين، ج٥، ص٥٢٦.

6 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الثاني فيما يكون يميناً...إلخ، الفصل الثاني، ج٢، ص٦٢.

7 ......"الجوهرة النيرة"، كتاب الأيمان، الجزء الثاني، ص٢٥٣.

مسئلہ ۲۵: ان روزوں میں رات سے نیت شرط ہے اور یہ بھی ضرور ہے کہ کفارہ کی نیت سے ہوں مطلق روزہ کی نیت کافی نہیں۔[1] (مبسوط)

مسئلہ ۲۶: قسم کے دو کفارے اس کے ذمہ تھے اس نے چھ روزے رکھ لیے اور یہ معین نہ کیا کہ یہ تین فلاں کے ہیں اور یہ تین فلاں کے تو دونوں کفارے ادا ہو گئے اور اگر دونوں کفاروں میں ہر مسکین کو دو فطرہ کے برابر دیا یا دو کپڑے دیے تو ایک ہی کفارہ ادا ہوا۔[2] (مبسوط)

مسئلہ ۲۷: اوس کے ذمہ دو کفارے تھے اور فقط ایک کفارہ میں کھانا کھلا سکتا ہے اوس نے پہلے تین روزے رکھ لیے پھر دوسرے کفارے کے لیے کھانا کھلایا تو روزے پھر سے رکھے کہ کھلانے پر قادر تھا اوس وقت روزوں سے کفارہ ادا کرنا جائز نہ تھا۔[3] (مبسوط)

مسئلہ ۲۸: دو۲ کفارے تھے ایک کے لیے کھانا کھلایا اور ایک کے لیے کپڑے دیے اور معین نہ کیا تو دونوں ادا ہوگئے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۹: پانچ مسکین کو کھانا کھلایا اب خود فقیر ہوگیا کہ باقی پانچ کو نہیں کھلا سکتا تو وہی تین روزے رکھ لے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۰: اس کے ذمہ قسم کا کفارہ ہے اور محتاج ہے کہ نہ کھانا دے سکتا ہے نہ کپڑا اور یہ شخص اتنا بوڑھا ہے کہ نہ اب روزہ رکھ سکتا ہے، نہ آئندہ روزہ رکھنے کی اُمید ہے تو اگر کوئی چاہے اوس کی طرف سے دس (۱۰) مسکین کو کھانا کھلادے یعنی اس کی اجازت سے کفارہ ادا ہو جائے گا یہ نہیں ہوسکتا کہ اس کے ذمہ چونکہ تین روزے تھے تو ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلائے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۱: مرجانے سے قسم کا کفارہ ساقط نہ ہوگا یعنی اوس پر لازم ہے کہ وصیت کر جائے اور تہائی مال سے کفارہ

---

1 ......"کتاب المبسوط"، کتاب الأيمان، باب الصيام ج ٤، الجزء الثامن، ص ١٦٦.

2 ......المرجع السابق، ص١٦٧.

3 ......المرجع السابق، ص ١٦٨.

4 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الطلاق، الباب العاشرفی الكفارة، ج١، ص ٥١٤.

5 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الثانی فيمايكون... الخ، الفصل الثانی، ج٢، ص ٦٣.

6 ...... المرجع السابق، ص ٦٤.

ادا کرنا وارثوں پر لازم ہوگا اور اوس نے خود وصیت نہ کی اور وارث دینا چاہتا ہے تو دے سکتا ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۲: قسم توڑنے سے پہلے کفارہ نہیں اور دیا تو ادا نہ ہوا یعنی اگر کفارہ دینے کے بعد قسم توڑی تو اب پھر دے کہ جو پہلے دیا ہے وہ کفارہ نہیں مگر فقیر سے دیے ہوئے کو واپس نہیں لے سکتا۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۳: کفارہ اونھیں مساکین کو دے سکتا ہے جن کو زکوۃ دے سکتا ہے یعنی اپنے باپ ماں اولاد وغیرہم کو جن کو زکوٰۃ نہیں دے سکتا کفارہ بھی نہیں دے سکتا۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۳۴: کفارۂ قسم کی قیمت مسجد میں صرف[4] نہیں کرسکتا نہ مردہ کے کفن میں لگا سکتا ہے یعنی جہاں جہاں زکوۃ نہیں خرچ کرسکتا وہاں کفارہ کی قیمت نہیں دیجا سکتی۔[5] (عالمگیری)

منّت کا بیان

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴾[6]

جو کچھ تم خرچ کرو یا منّت مانو، اللہ (عزوجل) اوس کو جانتا ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔

اور فرماتا ہے:

﴿ يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا ﴾[7]

نیک لوگ وہ ہیں جو اپنی منّت پوری کرتے ہیں اور اوس دن سے ڈرتے ہیں جس کی برائی پھیلی ہوئی ہے۔

حدیث ۱: امام بخاری و امام احمد و حاکم ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو یہ منّت مانے کہ اللہ (عزوجل) کی اطاعت کریگا تو اوس کی اطاعت کرے یعنی منّت پوری کرے اور جو اوس کی نافرمانی

---

1 ......''الفتاوی الهندية''، كتاب الأيمان، الباب الثاني فيمايكون ...الخ، الفصل الثاني، ج۲، ص ٦٤.

2 ...... المرجع السابق.

3 ......''الدرالمختار''، كتاب الأيمان، ج٥، ص٥٢٧.

4 ......خرچ، استعمال۔

5 ......''الفتاوی الهندية''، كتاب الأيمان، الباب الثاني فيمايكون ...الخ، الفصل الثاني، ج۲، ص ٦٢.

6 ......پ۳، البقرة: ۲۷۰.

7 ......پ۲۹، الدهر: ۷.

کرنے کی منّت مانے تو اوس کی نافرمانی نہ کرے یعنی اس منّت کو پورا نہ کرے۔''[1]

حدیث ۲: صحیح مسلم شریف میں عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''اوس منّت کو پورا نہ کرے، جو اللہ (عزوجل) کی نافرمانی کے متعلق ہو اور نہ اوس کو جس کا بندہ مالک نہیں۔''[2]

حدیث ۳: ابو داود ثابت بن ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں منّت مانی تھی کہ بُوانہ[3] میں ایک اونٹ کی قربانی کرے گا۔ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی خدمت میں حاضر ہو کر اوس نے دریافت کیا؟ ارشاد فرمایا: ''کیا وہاں جاہلیت کے بتوں میں سے کوئی بُت ہے جس کی پرستش[4] کی جاتی ہے؟'' لوگوں نے عرض کی، نہیں۔ ارشاد فرمایا: ''کیا وہاں جاہلیت کی عیدوں میں سے کوئی عید ہے؟'' لوگوں نے عرض کی نہیں۔ ارشاد فرمایا: ''اپنی منّت پوری کر اس لیے کہ معصیت[5] کے متعلق جو منّت ہے اوس کو پورا نہ کیا جائے اور نہ وہ منّت جس کا انسان مالک نہیں۔''[6]

حدیث ۴: نسائی نے عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا ہے کہ ''منّت دو قسم ہے، جس نے طاعت کی منّت مانی، وہ اللہ (عزوجل) کے لیے ہے اور اوسے پورا کیا جائے اور جس نے گناہ کرنے کی منّت مانی، وہ شیطان کے سبب سے ہے اور اوسے پورا نہ کیا جائے۔''[7]

حدیث ۵: صحیح بخاری شریف میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ فرما رہے تھے کہ ایک شخص کو کھڑا ہوا دیکھا۔ اوس کے متعلق دریافت کیا؟ لوگوں نے عرض کی، یہ ابو اسرائیل ہے اس نے منّت مانی ہے کہ کھڑا رہے گا بیٹھے گا نہیں اور اپنے اوپر سایہ نہ کریگا اور کلام نہ کرے گا اور روزہ رکھے گا۔ ارشاد فرمایا کہ ''اسے حکم کردو کہ کلام کرے اور سایہ میں جائے اور بیٹھے اور اپنے روزہ کو پورا کرے۔''[8]

حدیث ۶: ابو داود و ترمذی و نسائی ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''گناہ کی منّت نہیں (یعنی اس کا پورا کرنا نہیں) اور اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔''[9]

---

1 ...... "صحیح البخاري"، کتاب الأیمان و النذور، باب النذر في الطاعة... إلخ، الحدیث: ٦٦٩٦، ج٤، ص٣٠٢.

2 ...... "صحیح مسلم"، کتاب الأیمان، باب لا وفاء لنذر فی معصیة اللّٰه... إلخ، الحدیث: ١٦٤١، ص ٨٩١.

3 ...... ایک جگہ کا نام ہے۔ 4 ...... عبادت۔ 5 ...... گناہ۔

6 ...... "سنن أبي داود"، کتاب الأیمان و النذور، باب ما یؤمر به من مغاء لنذر، الحدیث: ٣٣١٣، ج٣، ص ٣٢٢.

7 ...... "سنن النسائي"، کتاب الأیمان و النذور، باب کفارة النذر، الحدیث: ٣٨٥٠، ص ٦٢٧.

8 ...... "صحیح البخاري"، کتاب الأیمان و النذور، باب النزر فیما لا یملك... إلخ، الحدیث: ٦٧٠٤، ج٤، ص ٣٠٣.

9 ...... "جامع الترمذي"، کتاب النذور والأیمان، باب ماجاء عن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلّم: أن لا ...الخ، الحدیث: ١٥٢٩، ج٣، ص ١٧٩.

حدیث ۷: ابوداود وابن ماجہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے کوئی منّت مانی اوراوسے ذکر نہ کیا (یعنی فقط اتنا کہا کہ مجھ پر نذر ہے اور کسی چیز کو معین نہ کیا، مثلاً یہ نہ کہا کہ اتنے روزے رکھونگا یا اتنی نماز پڑھوں گا یا اتنے فقیر کھلاؤں گا وغیرہ وغیرہ) تو اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے اور جس نے گناہ کی منّت مانی تو اس کا کفارہ ہے اور جس نے ایسی منّت مانی جس کی طاقت نہیں رکھتا تو اسکا کفارہ قسم کا کفارہ ہے اور جس نے ایسی منّت مانی جس کی طاقت رکھتا ہے تو اسے پورا کرے۔''[1]

حدیث ۸: صحاح ستہ میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فتویٰ پوچھا کہ اون کی ماں کے ذمہ منّت تھی اور پوری کرنے سے پہلے اون کا انتقال ہوگیا۔ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فتویٰ دیا کہ یہ اوسے پورا کریں۔[2]

حدیث ۹: ابوداود ودارمی جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، کہ ایک شخص نے فتح مکہ کے دن حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی، یارسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میں نے منّت مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ آپ کے لیے مکہ فتح کرے گا تو میں بیت المقدس میں دو رکعت نماز پڑھوں گا۔ اُنھوں نے ارشاد فرمایا: کہ ''یہیں پڑھ لو۔'' دوبارہ پھر اوس نے وہی سوال کیا، فرمایا: کہ ''یہیں پڑھ لو۔'' پھر سوال کا اعادہ کیا[3]، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے جواب دیا: ''اب تم جو چاہو کرو۔''[4]

حدیث ۱۰: ابوداود ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں، کہ عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن نے منّت مانی تھی کہ پیدل حج کرے گی اور اوس میں اس کی طاقت نہ تھی۔ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: کہ ''تیری بہن کی تکلیف سے اللہ (عزوجل) کو کیا فائدہ ہے، وہ سواری پر حج کرے اور قسم کا کفارہ دیدے۔''[5]

حدیث ۱۱: رزین نے محمد بن منتشر سے روایت کی کہ ایک شخص نے یہ منّت مانی تھی کہ اگر خدا نے دشمن سے نجات دی تو میں اپنے کو قربانی کردوں گا۔ یہ سوال حضرت عبداللہ بن عباس کے پاس پیش ہوا، اونھوں نے فرمایا: کہ مسروق[6] سے پوچھو، مسروق سے دریافت کیا تو یہ جواب دیا کہ اپنے کو ذبح نہ کر اس لیے کہ اگر تو مومن ہے تو مومن کو قتل کرنا لازم آئیگا اور اگر تو

---

1 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الأيمان و النذور، باب من نذر نذراً لا يطيقه، الحديث: ٣٣٢٢، ج٣، ص٣٢٦.

2 ...... "صحيح البخاري"، كتاب الأيمان و النذور، باب من مات وعليه نذر، الحديث: ٦٦٩٨، ج٤، ص٣٠٢.

3 ...... یعنی سوال دوبارہ عرض کیا۔

4 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الأيمان و النذور، باب من نذر أن يصلي في بيت المقدس، الحديث: ٣٣٠٥، ص٣١٩.

5 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الأيمان و النذور، باب من رأى عليه كفارة... إلخ، الحديث: ٣٢٩٥، ٣٣٠٣، ص٣١٦ ـ ٣١٩.

6 ...... ایک صحابی کا نام ہے۔

کافر ہے تو جہنم کو جانے میں جلدی کیوں کرتا ہے، ایک مینڈھا خرید کر ذبح کر کے مساکین کو دیدے۔[1]

مسائل فقہیّہ

چونکہ منّت کی بعض صورتوں میں بھی کفارہ ہوتا ہے اس لیے اسکو یہاں ذکر کیا جاتا ہے اس کے بعد قسم کی باقی صورتیں بیان کی جائیں گی اور اس بیان میں جہاں کفارہ کہا جائیگا اوس سے وہی کفارہ مراد ہے جو قسم توڑنے میں ہوتا ہے۔ روزہ کے بیان میں ہم نے منّت کی شرطیں لکھ دی ہیں اون شرطوں کو وہاں سے معلوم کرلیں۔

مسئلہ۱: منّت کی دوٗ صورتیں ہیں: ایک یہ کہ اوس کے کرنے کو کسی چیز کے ہونے پر موقوف رکھے مثلاً میرا فلاں کام ہو جائے تو میں روزہ رکھوں گا یا خیرات کروں گا، دوم یہ کہ ایسا نہ ہو مثلاً مجھ پر اللہ (عزوجل) کے لیے اتنے روزے رکھنے ہیں یا میں نے اتنے روزوں کی منّت مانی۔ پہلی صورت یعنی جس میں کسی شے کے ہونے پر اوس کام کو معلق کیا ہو اس کی دو صورتیں ہیں۔ اگر ایسی چیز پر معلق کیا کہ اوس کے ہونے کی خواہش ہے مثلاً اگر میرا لڑکا تندرست ہو جائے یا پردیس سے آجائے یا میں روزگار سے لگ جاؤں تو اوتنے روزے رکھوں گا یا اتنا خیرات کروں گا ایسی صورت میں جب شرط پائی گئی یعنی بیمار اچھا ہو گیا یا لڑکا پردیس سے آگیا یا روزگار لگ گیا تو اوتنے روزے رکھنا یا خیرات کرنا ضرور ہے یہ نہیں ہوسکتا کہ یہ کام نہ کرے اور اس کے عوض میں کفارہ دیدے، اور اگر ایسی شرط پر معلق کیا جس کا ہونا نہیں چاہتا مثلاً اگر میں تم سے بات کروں یا تمھارے گھر آؤں تو مجھ پر اتنے روزے ہیں کہ اوس کا مقصد یہ ہے کہ میں تمھارے یہاں نہیں آؤں گا تم سے بات نہ کروں گا ایسی صورت میں اگر شرط پائی گئی یعنی اوس کے یہاں گیا یا اوس سے بات کی تو اختیار ہے کہ جتنے روزے کہے تھے وہ رکھ لے یا کفارہ دے۔[2] (درمختار)

مسئلہ۲: منّت میں ایسی شرط ذکر کی جس کا کرنا گناہ ہے اور وہ شخص بدکار ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اوس کا قصد[3] اوس گناہ کے کرنے کا ہے اور پھر اوس گناہ کو کرلیا تو منّت کو پورا کرنا ضرور ہے اور وہ شخص نیک بخت[4] ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ منّت اوس گناہ سے بچنے کے لیے ہے مگر وہ گناہ اوس سے ہو گیا تو اختیار ہے کہ منّت پوری کرے یا کفارہ دے۔[5] (ردالمحتار)

---

1 ...... "مشكاة المصابيح"، باب في النذور، الفصل الثالث، الحديث: ٣٤٤٥، ج ١، ص ٦٣١.

2 ...... "الدر المختار"، كتاب الأيمان، ج ٥، ص ٥٣٧، ٥٤٢.

3 ...... ارادہ۔

4 ...... پرہیزگار، متقی۔

5 ...... "ردالمحتار"، كتاب الأيمان، مطلب في أحكام النذر، ج ٥، ص ٥٤٢.

مسئلہ ۳: جس منّت میں شرط ہواوس کا حکم تو معلوم ہو چکا کہ ایک صورت میں منّت پوری کرنا ہے اور ایک صورت میں اختیار ہے کہ منّت پوری کرے یا کفارہ دے اور اگر شرط کا ذکر نہ ہو تو منّت کا پورا کرنا ضروری ہے حج یا عمرہ یا روزہ یا نماز یا خیرات یا اعتکاف جس کی منّت مانی ہووہ کرے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۴: منّت میں اگر کسی چیز کو معین نہ کیا مثلاً کہا اگر میرا یہ کام ہو جائے تو مجھ پر منّت ہے یہ نہیں کہا کہ نماز یا روزہ یا حج وغیر ہا تو اگر دل میں کسی چیز کو معین کیا ہو تو جو نیت کی وہ کرے اور اگر دل میں بھی کچھ مقرر نہ کیا تو کفارہ دے۔[2] (بحر)

مسئلہ ۵: منّت مانی اور زبان سے منّت کو معین نہ کیا مگر دل میں روزہ کا ارادہ ہے تو جتنے روزوں کا ارادہ ہے اوتنے رکھ لے، اور اگر روزہ کا ارادہ ہے مگر یہ مقرر نہیں کیا کہ کتنے روزے تو تین روزے رکھے۔ اور اگر صدقہ کی نیت کی اور مقرر نہ کیا تو دس مسکین کو بقدر صدقۂ فطر[3] کے دے۔ یو ہیں اگر فقیروں کے کھلانے کی منّت مانی تو جتنے فقیر کھلانے کی نیت تھی اوتنوں کو کھلائے اور تعداد اوس وقت دل میں بھی نہ ہو تو دس (۱۰) فقیر کھلائے اور دونوں وقت کھلانے کی نیت تھی تو دونوں وقت کھلائے اور ایک وقت کا ارادہ ہے تو ایک وقت اور کچھ ارادہ نہ ہو تو دونوں وقت کھلائے یا صدقہ فطر کی مقدار اون کو دے۔ اور فقیر کو کھلانے کی منّت مانی تو ایک فقیر کو کھلائے یا صدقۂ فطر کی مقدار دیدے۔[4] (بحر، عالمگیری وغیرہما)

مسئلہ ۶: یہ منّت مانی کہ اگر بیمار اچھا ہو جائے تو میں ان لوگوں کو کھانا کھلاؤں گا اور وہ لوگ مالدار ہوں تو منّت صحیح نہیں یعنی اُسکا پورا کرنا اوس پر ضرور نہیں۔[5] (بحر)

مسئلہ ۷: نماز پڑھنے کی منّت مانی اور رکعتوں کو معین نہ کیا تو دو رکعت پڑھنی ضروری ہے اور ایک یا آدھی رکعت کی منّت مانی جب بھی دو پڑھنی ضرور ہے اور تین رکعت کی منّت ہے تو چار پڑھے اور پانچ کی تو چھ پڑھے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۸: بے وضو نماز پڑھنے کی منّت مانی تو صحیح نہ ہوئی اور بغیر قراءت یا ننگے نماز پڑھنے کی منّت مانی تو منّت صحیح ہے، قراءت کے ساتھ اور کپڑا پہن کر نماز پڑھے۔[7] (عالمگیری)

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان ، الباب الثاني فيمايكون يميناومالايكون يمينا...الخ ، الفصل الثاني ، ج ٢ ، ص ٦٥.

2 ......"البحر الرائق"، كتاب الأيمان ، ج ٤ ، ص ٤٩٩.

3 ......صدقۂ فطر کے برابر دے یعنی نصف صاع گندم، آٹا یا اس کی قیمت وغیرہ۔

4 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان ، الباب الثاني فيمايكون يميناومالايكون يمينا...الخ ، الفصل الثاني ، ج ٢ ، ص ٦٥.
و"البحرالرائق"، كتاب الأيمان، ج ٤، ص ٤٩٩، وغيرهما.

5 ...... "البحر الرائق"، كتاب الايمان ، ج ٤ ، ص ٥٠٠.

6 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان ، الباب الثاني فيمايكون يميناومالايكون يمينا...الخ ، الفصل الثاني ، ج ٢ ، ص ٦٥.

7 ...... المرجع السابق.

مسئلہ۹: آٹھ رکعت ظہر کی منّت مانی تو آٹھ واجب نہ ہونگی بلکہ چار ہی پڑھنی پڑیں گی اور اگر یہ کہا کہ مجھے اللہ تعالیٰ دوسو روپے دیدے تو مجھ پر اُنکے دس روپے زکوۃ ہے تو دس (۱۰) روپے زکوٰۃ کے فرض نہ ہونگے بلکہ وہی پانچ ہی فرض رہیں گے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ۱۰: سو (۱۰۰) روپے خیرات کرنے کی منّت مانی اور اوس کے پاس اوس وقت اتنے نہیں ہیں تو جتنے ہیں اوتنے ہی کی خیرات واجب ہے ہاں اگر اُسکے پاس اسباب[2] ہے کہ بیچے تو سو روپے ہوجائینگے تو سو کی خیرات ضرور ہے اور اسباب بیچنے پر بھی سو (۱۰۰) نہ ہونگے تو جو کچھ نقد ہے وہ اور تمام سامان کی جو کچھ قیمت ہو وہ سب خیرات کردے منّت پوری ہوگئی اور اگر اوسکے پاس کچھ نہ ہو تو کچھ واجب نہیں۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ۱۱: یہ منّت مانی کہ جمعہ کے دن اتنے روپے فلاں فقیر کو خیرات دونگا اور جمعرات ہی کو خیرات کردیے یا اوس کے سوا کسی دوسرے فقیر کو دیدیے منّت پوری ہوگئی یعنی خاص اوسی فقیر کو دینا ضرور نہیں نہ جمعہ کے دن دینا ضرور۔ یوہیں اگر مکہ معظمہ یا مدینہ طیبہ کے فقرا پر خیرات کرنے کی منّت مانی تو وہیں کے فقرا کو دینا ضروری نہیں بلکہ یہاں خیرات کردینے سے بھی منّت پوری ہوجائیگی۔ یوہیں اگر منّت میں کہا کہ یہ روپے فقیروں پر خیرات کرونگا تو خاص اونھیں روپوں کا خیرات کرنا ضرور نہیں اوتنے ہی دوسرے روپے دیدیئے منّت پوری ہوگئی۔[4] (درمختار)

مسئلہ۱۲: جمعہ کے دن نماز پڑھنے کی منّت مانی اور جمعرات کو پڑھ لی منّت پوری ہوگئی یعنی جس منّت میں شرط نہ ہو اوس میں وقت کی تعیین کا اعتبار نہیں یعنی جو وقت مقرر کیا ہے اس سے پہلے بھی ادا کرسکتا ہے اور جس میں شرط ہے اوس میں ضرور ہے کہ شرط پائی جائے بغیر شرط پائی جانیکے ادا کیا تو منّت پوری نہ ہوئی شرط پائی جانے پر پھر کرنا پڑیگا مثلاً کہا اگر بیمار اچھا ہوجائے تو دس روپے خیرات کرونگا اور اچھا ہونے سے پہلے ہی خیرات کردیے تو منّت پوری نہ ہوئی اچھے ہونے کے بعد پھر کرنا پڑیگا۔ باقی جگہ اور روپے اور فقیروں کی تخصیص[5] دونوں میں بیکار ہے خواہ شرط ہو یا نہ ہو[6] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۱۳: اگر میرا یہ کام ہوجائے تو دس (۱۰) روپے کی روٹی خیرات کرونگا تو روٹیوں کا خیرات کرنا لازم نہیں یعنی کوئی دوسری چیز غلّہ وغیرہ دس روپے کا خیرات کرسکتا ہے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ دس روپے نقد دیدے۔[7] (درمختار)

---

1 ...... " الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان ، الباب الثانی فيمايكون يميناومالايكون يمينا...الخ ، الفصل الثانی ، ج ٢ ،ص٦٥.

2 ...... یعنی سامان وغیرہ۔

3 ...... " الفتاوی الهندية"،المرجع السابق.

4 ...... " الدر المختار"، كتاب الأيمان ، ج ٥ ،ص ٥٤٥،وج٣،ص٤٨٧.

5 ...... یعنی فقیروں کی تعیین۔

6 ...... "الدر المختار"و"ردالمحتار"، كتاب الأيمان ، مطلب فی احكام النذر ، ج ٥ ص٥٣٧، ٥٤٠.

7 ...... "الدر المختار"، كتاب الايمان ، ج ٥ ، ص ٥٤٦.

مسئلہ ۱۴: دس (۱۰) روپے دس (۱۰) مسکین پر خیرات کرنے کی منّت مانی اور ایک ہی فقیر کو دسوں (۱۰) روپے دیدیے منّت پوری ہوگئی۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵: یہ کہا کہ مجھ پر اللہ (عزوجل) کے لیے دس (۱۰) مسکین کا کھانا ہے تو اگر دس (۱۰) مسکین کو دینے کی نیت نہ ہو تو اتنا کھانا جو دس (۱۰) کے لیے کافی ہو ایک مسکین کو دینے سے منّت پوری ہو جائیگی۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: اونٹ یا گائے ذبح کرکے اوسکے گوشت کو خیرات کرنے کی منّت مانی اور اوسکی جگہ سات بکریاں ذبح کرکے گوشت خیرات کر دیا منّت پوری ہوگئی اور یہ گوشت مالداروں کو نہیں دے سکتا دیگا تو اتنا خیرات کرنا پڑے گا ورنہ منّت پوری نہ ہوگی۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷: اپنی اولاد کو ذبح کرنے کی منّت مانی تو ایک بکری ذبح کردے منّت پوری ہو جائیگی اور اگر بیٹے کو مار ڈالنے کی منّت مانی تو منّت صحیح نہ ہوئی اور اگر خود اپنے کو یا اپنے باپ ماں دادا دادی یا غلام کو ذبح کرنے کی منّت مانی تو یہ منّت نہ ہوئی اوسکے ذمہ کچھ لازم نہیں۔[4] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۸: مسجد میں چراغ جلانے یا طاق بھرنے یا فلاں بزرگ کے مزار پر چادر چڑھانے یا گیارھویں کی نیاز دلانے یا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا توشہ[5] یا شاہ عبدالحق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا توشہ کرنے یا حضرت جلال بخاری کا کونڈا کرنے یا محرم کی نیاز یا شربت یا سبیل لگانے یا میلاد شریف کرنے کی منّت مانی تو یہ شرعی منّت نہیں مگر یہ کام منع نہیں ہیں کرے تو اچھا ہے۔ ہاں البتہ اس کا خیال رہے کہ کوئی بات خلاف شرع اوسکے ساتھ نہ ملائے مثلاً طاق بھرنے میں رت جگا[6] ہوتا ہے جس میں کنبہ[7] اور رشتہ کی عورتیں اکٹھا ہو کر گاتی بجاتی ہیں کہ یہ حرام ہے یا چادر چڑھانے کے لیے بعض لوگ تاشے[8] باجے کے ساتھ جاتے ہیں یہ ناجائز ہے یا مسجد میں چراغ جلانے میں بعض لوگ آٹے کا چراغ جلاتے ہیں یہ خواہ مخواہ مال ضائع کرنا ہے اور ناجائز ہے مٹی کا چراغ کافی ہے۔ اور گھی کی بھی ضرورت نہیں مقصود روشنی ہے وہ تیل سے حاصل ہے۔ رہا یہ کہ میلاد شریف میں

---

1 ...... " الفتا وی الھندیة"، کتاب الأیمان ،الباب الثانیفیمایکون یمیناومالایکون یمینا...الخ ،الفصل الثانی ج ۲ ، ص ٦٦

2 ...... المر جع السابق.

3 ...... المر جع السابق.

4 ......المرجع السابق ،ص ٦٥.

5 ......کسی ولی یا بزرگ کی فاتحہ کا کھانا جو عرس وغیرہ کے دن تقسیم کیا جاتا ہے۔ 6 ......ایک قسم کی خوشی کی نیاز جو عورتیں دیتی ہیں اور رات کو جاگتی رہتی ہیں۔

7 ......خاندان۔ 8 ......ایک قسم کا ڈھول جسے گلے میں ڈال کر بجاتے ہیں۔

فرش و روشنی کا اچھا انتظام کرنا اور مٹھائی تقسیم کرنا یا لوگوں کو بُلا وا دینا اور اس کے لیے تاریخ مقرر کرنا اور پڑھنے والوں کا خوش الحانی سے پڑھنا یہ سب باتیں جائز ہیں البتہ غلط اور جھوٹی روایتوں کا پڑھنا منع ہے پڑھنے والے اور سننے والے دونوں گنہگار ہونگے۔

مسئلہ ۱۹: علَم اور تعزیہ بنانے اور پیک بننے اور محرم میں بچوں کو فقیر بنانے اور بدھی پہنانے اور مرثیہ[1] کی مجلس کرنے اور تعزیوں پر نیاز دلوانے وغیرہ خرافات[2] جو روافض اور تعزیہ دار لوگ کرتے ہیں ان کی منّت سخت جہالت ہے ایسی منّت ماننی نہ چاہیے اور مانی ہو تو پوری نہ کرے اور ان سب سے بدتر شیخ سدّو کا مرغا اور کڑاہی ہے۔

مسئلہ ۲۰: بعض جاہل عورتیں لڑکوں کے کان ناک چھدوانے اور بچوں کی چوٹیا رکھنے کی منّت مانتی ہیں یا اور طرح طرح کی ایسی منّتیں مانتی ہیں جن کا جواز کسی طرح ثابت نہیں اولاً ایسی واہیات[3] منّتوں سے بچیں اور مانی ہو تو پوری نہ کریں اور شریعت کے معاملہ میں اپنے لغو خیالات کو دخل نہ دیں نہ یہ کہ ہمارے بڑے بوڑھے یوہیں کرتے چلے آئے ہیں اور یہ کہ پوری نہ کرینگے تو بچہ مر جائیگا بچہ مرنے والا ہوگا تو یہ ناجائز منّتیں بچا نہ لیں گی۔ منّت ماننا کرو تو نیک کام نماز، روزہ، خیرات، دُرود شریف، کلمہ شریف، قرآن مجید پڑھنے، فقیروں کو کھانا دینے، کپڑا پہنانے وغیرہ کی منّت مانو اور اپنے یہاں کے کسی سنی عالم سے دریافت بھی کرلو کہ یہ منّت ٹھیک ہے یا نہیں، وہابی سے نہ پوچھنا کہ وہ گمراہ بے دین ہے وہ صحیح مسئلہ نہ بتائے گا بلکہ اینچ پینچ[4] سے جائز امر کو ناجائز کہہ دیگا۔

مسئلہ ۲۱: منّت یا قسم میں انشاءاللہ کہا تو اوس کا پورا کرنا واجب نہیں بشرطیکہ انشاءاللہ کا لفظ اوس کلام سے متصل ہو اور اگر فاصلہ ہوگیا مثلاً قسم کھا کر چُپ ہوگیا یا درمیان میں کچھ اور بات کی پھر انشاءاللہ کہا تو قسم باطل نہ ہوئی۔ یوہیں ہر وہ کام جو کلام کرنے سے ہوتا ہے مثلاً طلاق اقرار وغیرہما یہ سب انشاءاللہ کہدینے سے باطل ہوجاتے ہیں۔ ہاں اگر یوں کہا کہ میری فلاں چیز اگر خدا چاہے تو بیچ دو تو یہاں اوس کو بیچنے کا اختیار رہیگا اور وکالت صحیح ہے یا یوں کہا کہ میرے مرنے کے بعد میرا اتنا مال انشاءاللہ خیرات کردینا تو وصیت صحیح ہے اور جو کام دل سے متعلق ہیں وہ باطل نہیں ہوتے، مثلاً نیت کی کہ کل انشاءاللہ روزہ رکھونگا تو یہ نیت درست ہے۔[5] (درمختار)

---

1. ......یعنی وہ اشعار جن میں شہداء کربلا کے مصائب وشہادت کا ذکر ہو۔
2. ......یعنی بے ہودہ رسمیں، الٹی سیدھی رسمیں۔
3. ......لغو ناجائز۔
4. ......یعنی مکر وفریب۔
5. ......"الدر المختار" و"رد المحتار"، كتاب الأيمان مطلب النذر غير المعلق ... الخ، ج٥، ص ٥٤٨.

مکان میں جانے اور رہنے وغیرہ کے متعلق قسم کا بیان

یہاں ایک قاعدہ یاد رکھنا چاہیے جس کا قسم میں ہر جگہ لحاظ ضرور ہے وہ یہ کہ قسم کے تمام الفاظ سے وہ معنے لیے جائیں گے جن میں اہل عرف استعمال کرتے ہوں مثلاً کسی نے قسم کھائی کہ کسی مکان میں نہیں جائیگا اور مسجد میں یا کعبۂ معظّمہ میں گیا تو قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ یہ بھی مکان ہیں یوں ہی حمام میں جانے سے بھی قسم نہیں ٹوٹے گی۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱: قسم میں الفاظ کا لحاظ ہوگا اس کا لحاظ نہ ہوگا کہ اس قسم سے غرض کیا ہے یعنی اون لفظوں کے بول چال میں جو معنے ہیں وہ مراد لیے جائیں گے قسم کھانے والے کی نیت اور مقصد کا اعتبار نہ ہوگا مثلاً قسم کھائی کہ فلاں کے لیے ایک پیسہ کی کوئی چیز نہیں خریدوں گا اور ایک روپیہ کی خریدی تو قسم نہیں ٹوٹی حالانکہ اس کلام سے مقصد یہ ہوا کرتا ہے کہ نہ پیسے کی خریدوں گا نہ روپیہ کی مگر چونکہ لفظ سے یہ نہیں سمجھا جاتا لہٰذا اس کا اعتبار نہیں یا قسم کھائی کہ دروازہ سے باہر نہ جاؤں گا اور دیوار کود کر یا سیڑھی لگا کر باہر چلا گیا تو قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ اس سے مراد یہ ہے کہ گھر سے باہر نہ جاؤں گا۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲: قسم کھائی کہ اس گھر میں نہ جاؤں گا پھر وہ مکان بالکل گر گیا اب اوس میں گیا تو نہیں ٹوٹی۔ یوہیں اگر گرنے کے بعد پھر عمارت بنائی گئی اور اب گیا جب بھی قسم نہیں ٹوٹی اور اگر صرف چھت گری ہے دیواریں بدستور باقی ہیں تو قسم ٹوٹ گئی۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۳: قسم کھائی کہ اس مسجد میں نہ جاؤں گا پھر وہ مسجد شہید ہوگئی اور گیا تو قسم ٹوٹ گئی۔ یوہیں اگر گرنے کے بعد پھر سے بنی تو جانے سے قسم ٹوٹ جائے گی۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۴: قسم کھائی کہ اس مسجد میں نہ جاؤں گا اور اوس مسجد میں کچھ اضافہ کیا گیا اور یہ شخص اوس حصہ میں گیا جو اب بڑھایا گیا ہے تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر یہ کہا کہ فلاں محلّہ کی مسجد میں نہ جاؤں گا یا وہ مسجد جن لوگوں کے نام سے مشہور ہے اوس نام کو ذکر کیا تو اس حصہ میں جو بڑھایا گیا ہے جانے سے بھی قسم ٹوٹ جائے گی۔[5] (عالمگیری)

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان ،الباب الثالث فی اليمين ...الخ ،ج ٢ ،ص ٦٨.

2 ......"الدرالمختار"و" رد المحتار "،كتاب الأيمان ، مطلب مهم فی لحقيق ...الخ ج ٥ ص ٥٥٠.

3 ......"الدر المختار"، كتاب الايمان ،ج ٥ ،ص ٥٥٤.

4 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان ،الباب الثالث فی اليمين ...الخ ،ج ٢ ،ص ٦٨.

5 ......المرجع السابق.

مسئلہ ۵: قسم کھائی کہ اس مکان میں نہیں جائے گا اور وہ مکان بڑھایا گیا تو اس حصہ میں جانے سے قسم نہیں ٹوٹی اور اگر یہ کہا کہ فلاں کے مکان میں نہیں جائے گا تو ٹوٹ جائے گی۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۶: قسم کھائی کہ اس مکان میں نہ جاؤں گا پھر اوس مکان کی چھت یا دیوار پر کسی دوسرے مکان پر سے یا سیڑھی لگا کر چڑھ گیا تو قسم نہیں ٹوٹی کہ بول چال میں اسے مکان میں جانا نہ کہیں گے۔ یوہیں اگر مکان کے باہر درخت ہے اوس پر چڑھا اور جس شاخ پر ہے وہ اوس مکان کی سیدھ میں ہے کہ اگر گرے تو اوس مکان میں گرے گا تو اس شاخ پر چڑھنے سے بھی قسم نہیں ٹوٹی ۔یوہیں کسی مسجد میں نہ جانے کی قسم کھائی اور اوس کی دیوار یا چھت پر چڑھا تو قسم نہیں ٹوٹی۔[2] (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۷: قسم کھائی کہ اس مکان میں نہیں جاؤنگا اور اوس کے نیچے تہ خانہ ہے جس سے گھر والے نفع اُٹھاتے ہیں تو تہ خانہ میں جانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۸: دو مکان ہیں اور اون دونوں پر ایک بالا خانہ ہے اگر بالا خانہ کا راستہ اس مکان سے ہو تو اس میں شمار ہوگا اور اگر راستہ دوسرے مکان سے ہے تو اوس میں شمار کیا جائیگا۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۹: مکان میں نہ جانے کی قسم کھائی تو جس طرح بھی اوس مکان میں جائے قسم ٹوٹ جائے گی خواہ دروازہ سے داخل ہو یا سیڑھی لگا کر دیوار سے اوترے، اور اگر قسم کھائی کہ دروازہ سے نہیں جائیگا تو سیڑی لگا کر دیوار سے اوترنے میں قسم نہیں ٹوٹی۔ یوہیں اگر کسی جانب کی دیوار ٹوٹ گئی ہے وہاں سے مکان کے اندر گیا جب بھی قسم نہیں ٹوٹی ہاں اگر دروازہ بنانے کے لیے دیوار توڑی گئی ہے اوس میں سے گیا تو ٹوٹ گئی اگر یوں قسم کھائی کہ اس دروازہ سے نہ جائیگا تو جو دروازہ بعد میں بنایا پہلے ہی سے کوئی دوسرا دروازہ تھا اس سے گیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔[5] (درمختار، طحطاوی)

مسئلہ ۱۰: قسم کھائی کہ مکان میں نہ جائیگا اور اوس کی چوکھٹ[6] پر کھڑا ہوا اگر وہ چوکھٹ اس طرح ہے کہ دروازہ بند

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان ،الباب الثالث في اليمين ...الخ ،ج ٢ ،ص ٦٨.

2 ......"الفتاوی الهندية"،المرجع السابق.

و"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، كتاب الأيمان، باب اليمين في الدخول ...الخ، مبحث مهم في تحقيق ...الخ،ج٥، ص٥٥٧.

3 ......" الدر المختار" ، كتاب الأيمان ،باب اليمين في الدخول ...الخ ،ج ٥ ، ص٥٥٤، ٥٥٨.

4 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان ،الباب الثالث في اليمين ...الخ ،ج ٢ ،ص ٦٩.

5 ......" الدر المختار" المرجع السابق ، ص٥٥٤_٥٥٩.

و"حاشية الطحطاوي على الدرالمختار"، كتاب الأيمان،باب اليمين في الدخول...الخ،ج٢، ص٣٤٤.

6 ......دروازے کا فریم جس میں پٹ لگائے جاتے ہیں۔

کرنے پر مکان سے باہر ہو جیسا عموماً مکان کے بیرونی دوازے ہوتے ہیں تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر دروازہ بند کرنے سے چوکھٹ اندر رہے تو قسم ٹوٹ گئی غرض یہ کہ مکان میں جانے کے یہ معنی ہیں کہ ایسی جگہ پہنچ جائے کہ دروازہ بند کرنے کے بعد وہ جگہ اندر ہو۔[1] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۱: ایک قدم مکان کے اندر رکھا اور دوسرا باہر ہے یا چوکھٹ پر ہے تو قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ اندر کا حصہ نیچا ہو۔ یوہیں اگر قدم باہر ہوں اور سر اندر یا ہاتھ بڑھا کر کوئی چیز مکان میں سے اوٹھالی تو قسم نہیں ٹوٹی۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: صورت مذکورہ میں اگر چت[3] یا پَٹ[4] یا کروٹ سے لیٹ کر مکان میں گیا اگر اکثر حصہ بدن کا اندر ہے تو قسم ٹوٹ گئی ورنہ نہیں۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳: قسم کھائی تھی کہ مکان میں نہ جائیگا اور دوڑتا ہوا آرہا تھا دروازہ پر پہنچ کر پھسلا اور مکان کے اندر جارہا یا آندھی کے دھکے سے بے اختیار مکان میں جارہا یا کوئی شخص زبردستی پکڑ کر مکان کے اندر لے گیا تو ان سب صورتوں میں قسم نہیں ٹوٹی اور اگر اس کے حکم سے کوئی شخص اسے اوٹھا کر مکان میں لایا یا سواری پر آیا تو ٹوٹ گئی۔[6] (جوہرہ، عالمگیری) مگر پہلی صورت میں کہ بغیر اختیار جانا ہوا ہے اس سے قسم ابھی اس کے ذمہ باقی ہے یعنی اگر مکان سے نکل کر پھر خود جائے تو قسم ٹوٹ جائے گی۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۱۴: قسم کھائی کہ اس مکان میں داخل نہ ہوگا اور قسم کے وقت وہ اوس مکان کے اندر ہے تو جب تک مکان کے اندر ہے قسم نہیں ٹوٹی مکان سے باہر آنے کے بعد پھر جائیگا تو ٹوٹ جائیگی۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵: اگر قسم کھائی کہ اس گھر سے باہر نہ نکلے گا اور چوکھٹ پر کھڑا ہوا، اگر چوکھٹ دروازہ سے باہر ہے تو قسم ٹوٹ گئی اور اندر ہے تو نہیں۔ یوہیں اگر ایک پاؤں باہر ہے دوسرا اندر تو نہیں ٹوٹی یا مکان کے اندر درخت ہے اوس پر چڑھا اور جس

---

1 ......"الدر المختار"، كتاب الأيمان، ج٥، ص ٥٥٩، وغيره.

2 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الثالث في اليمين ...الخ، ج ٢، ص ٦٩.

3 ......پیٹھ کے بل۔ 4 ......اوندھا۔

5 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الثالث في اليمين ...الخ، ج ٢، ص ٦٩.

6 ......"الجوهرة النيرة"، كتاب الأيمان، الجزء الثاني، ص٢٥٦.

و"الفتاوى الهندية"، المرجع السابق، ص٦٨، ٦٩.

7 ......"الدر المختار"، كتاب الأيمان، ج ٥، ص ٥٦٨.

8 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الثالث في اليمين ...الخ، ج ٢، ص ٦٩.

شاخ پر ہے وہ شاخ مکان سے باہر ہے جب بھی قسم نہیں ٹوٹی۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۱۶: ایک شخص نے دوسرے سے کہا، خدا کی قسم! تیرے گھر آج کوئی نہیں آئے گا تو گھر والوں کے سوا اگر دوسرا کوئی آیا یا یہ قسم کھانے والا خود اوس کے یہاں گیا تو قسم ٹوٹ گئی۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷: قسم کھائی کہ تیرے گھر میں قدم نہ رکھوں گا اس سے مراد گھر میں داخل ہونا ہے نہ کہ صرف قدم رکھنا لہٰذا اگر سواری پر مکان کے اندر گیا یا جوتے پہنے ہوئے جب بھی قسم ٹوٹ گئی اور اگر دروازہ کے باہر لیٹ کر صرف پاؤں مکان کے اندر کر دیے تو قسم نہیں ٹوٹی۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۱۸: قسم کھائی کہ مسجد سے نہ نکلے گا اگر خود نکلا یا اس نے کسی کو حکم دیا وہ اسے اوٹھا کر مسجد سے باہر لایا تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر زبردستی کسی نے مسجد سے کھینچ کر باہر کر دیا تو نہیں ٹوٹی اگرچہ دل میں نکالنے پر خوش ہو۔ زبردستی کے معنے یہاں صرف اتنے ہیں کہ نکلنا اپنے اختیار سے نہ ہو یعنی کوئی ہاتھ پکڑ کر یا اوٹھا کر باہر کر دے اگرچہ یہ نہ جانا چاہتا تو وہ باہر نہ کر سکتا ہو اور اگر اوس نے دھمکی دی اور ڈر کر یہ خود نکل گیا تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر زبردستی نکالنے کے بعد پھر مسجد میں گیا اور اپنے آپ باہر ہوا تو قسم ٹوٹ گئی اور مکان سے نہ نکلنے کی قسم کھائی جب بھی یہی احکام ہیں۔[4] (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۹: قسم کھائی کہ میری عورت فلاں شخص کی شادی میں نہیں جائے گی اور وہ عورت اس کے یہاں شادی سے قبل گئی تھی اور شادی میں بھی رہی تو قسم نہ ٹوٹی کہ شادی میں جانا نہ ہوا۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۲۰: قسم کھائی کہ تمھارے پاس آؤں گا تو اوس کے مکان یا اوس کی دوکان پر جانا ضرور ہے خواہ ملاقات ہو یا نہ ہو اوسکی مسجد میں جانا کافی نہیں اور اگر اوسکے مکان یا دوکان پر نہ گیا یہاں تک کہ ان میں کا ایک مر گیا تو اوس کی زندگی کے آخر وقت میں قسم ٹوٹے گی کہ اب اوس کے پاس آنا نہیں ہو سکتا۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۲۱: قسم کھائی کہ میں تمھارے پاس کل آؤنگا اگر آنے پر قادر ہوا تو اس سے مراد یہ ہے کہ بیمار نہ ہوا یا کوئی مانع

---

1 ......"الدر المختار"، كتاب الأيمان، ج ٥، ص ٥٥٩.

2 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الثالث في اليمين ... الخ، ج ٢، ص ٧٠.

3 ......"الدر المختار"، كتاب الأيمان، ج٥، ص٥٧٧.

4 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، باب اليمين في الدخول ... الخ، مطلب حلف: لايساكن فلانا، كتاب الايمان، ج ٥، ص ٥٦٧.
و"الفتاوى الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الرابع في اليمين ... الخ، ج٢، ص٧٨.

5 ......"الدرالمختار"، كتاب الأيمان، ج ٥، ص ٥٧٢.

6 ...... المرجع السابق.

مثلاً جنون یا نسیان [1] یا بادشاہ کی ممانعت وغیرہا پیش نہ آئے تو آؤں گا لہٰذا اگر بلا وجہ نہ آیا تو قسم ٹوٹ گئی۔ [2] (درمختار)

مسئلہ ۲۲: عورت سے کہا اگر میری اجازت کے بغیر گھر سے نکلی تو تجھے طلاق ہے تو ہر بار نکلنے کے لیے اجازت کی ضرورت ہے اور اجازت یوں ہوگی کہ عورت اوسے سنے اور سمجھے اگر اوس نے اجازت دی مگر عورت نے نہیں سنا اور چلی گئی تو طلاق ہوگئی۔ یوہیں اگر اوس نے ایسی زبان میں اجازت دی کہ عورت اوس کو سمجھتی نہیں مثلاً عربی یا فارسی میں کہا اور عورت عربی یا فارسی نہیں جانتی تو طلاق ہوگئی۔ یوہیں اگر اجازت دی مگر کسی قرینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اجازت مراد نہیں ہے تو اجازت نہیں مثلاً غصہ میں جھڑکنے کے لیے کہا جا تو اجازت نہیں یا کہا جا مگر گئی تو خدا تیرا بھلا نہ کریگا تو یہ اجازت نہیں یا جانے کے لیے کھڑی ہوئی اوس نے لوگوں سے کہا، چھوڑ و اسے جانے دو تو اجازت نہ ہوئی اور اگر دروازہ پر فقیر بولا اوس نے کہا فقیر کو ٹکڑا دیدے اگر دروازہ سے نکلے بغیر نہیں دے سکتی تو نکلنے کی اجازت ہے ورنہ نہیں اور اگر کسی رشتہ دار کے یہاں جانے کی اجازت دی مگر اوس وقت نہ گئی دوسرے وقت گئی تو طلاق ہوگئی اور اگر ماں کے یہاں جانے کے لیے اجازت لی اور بھائی کے یہاں چلی گئی تو طلاق نہ ہوئی اور اگر عورت سے کہا اگر میری خوشی کے بغیر نکلی تو تجھ کو طلاق ہے تو اس میں سننے اور سمجھنے کی ضرورت نہیں اور اگر کہا بغیر میرے جانے ہوئے گئی تو طلاق ہے پھر عورت نکلی اور شوہر نے نکلتے دیکھا یا اجازت دی مگر اوس وقت نہ گئی بعد میں گئی تو طلاق نہ ہوئی۔ [3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۳: اس کے مکان میں کوئی رہتا ہے اوس سے کہا، خدا کی قسم! تُو بغیر میری اجازت کے گھر سے نہیں نکلے گا تو ہر بار نکلنے کے لیے اجازت کی ضرورت نہیں پہلی بار اجازت لے لی قسم پوری ہوگئی۔ ہر بار اجازت زوجہ کے لیے درکار ہے اور زوجہ کو بھی اگر ایک بار اجازت عام دیدی کہ میں تجھے اجازت دیتا ہوں جب کبھی تو چاہے جائے تو یہ اجازت ہر بار کے لیے کافی ہے۔ [4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۴: قسم کھائی کہ بغیر اجازتِ زید میں نہیں نکلوں گا اور زید مرگیا تو قسم جاتی رہی۔ [5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۵: عورت سے کہا، خدا کی قسم! تو بغیر میری اجازت کے نہیں نکلے گی تو ہر بار اجازت کی ضرورت اوسی وقت تک ہے کہ عورت اوس کے نکاح میں ہے نکاح جاتے رہنے کے بعد اب اجازت کی ضرورت نہیں۔ [6] (ردالمحتار)

---

1 ...... بھول جانا۔

2 ...... "الدر المختار"، كتاب الأيمان، ج٥، ص٥٧٣.

3 ...... "الدرالمختار" و" رد المحتار"، كتاب الأيمان، مطلب لاتخرجي الا باذني، ج٥، ص٥٧٤.

4 ...... "رد المحتار"، المرجع السابق، ص٥٧٥.

5 ...... المرجع السابق.

6 ...... المرجع السابق، ص٥٧٥.

مسئلہ ۲۶: اگر میری اجازت کے بغیر نکلی تو تجھ کو طلاق ہے اور عورت بغیر اجازت نکلی تو ایک طلاق ہوگئی پھر اب اجازت لینے کی ضرورت نہ رہی کہ قسم پوری ہوگئی لہذا اگر دوبارہ نکلی تو اب پھر طلاق نہ پڑے گی۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۲۷: قسم کھائی کہ جنازہ کے سوا کسی کام کے لیے گھر سے نہ نکلوں گا اور جنازہ کے لیے نکلا، چاہے جنازہ کے ساتھ گیا یا نہ گیا تو قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ گھر سے نکلنے کے بعد اور کام بھی کیے۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۲۸: قسم کھائی کہ فلاں محلّہ میں نہ جائیگا اور ایسے مکان میں گیا جس میں دو دروازے ہیں ایک دروازہ اوس محلّہ میں ہے جس کی نسبت قسم کھائی اور دوسرا دوسرے محلّہ میں تو قسم ٹوٹ گئی۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۹: قسم کھائی کہ لکھنؤ نہیں جاؤنگا تو لکھنؤ کے ضلع میں جو قصبات یا گاؤں ہیں اون میں جانے سے قسم نہیں ٹوٹی۔ یوہیں اگر قسم کھائی کہ فلاں گاؤں میں نہ جاؤں گا تو آبادی میں جانے سے قسم ٹوٹے گی اور اوس گاؤں کے متعلق جو اراضی بستی سے باہر ہے وہاں جانے سے قسم نہیں ٹوٹی۔ اور اگر کسی مُلک کی نسبت قسم کھائی مثلاً پنجاب، بنگال، اودھ، روہیل، کھنڈ وغیرہا تو گاؤں میں جانے سے بھی قسم ٹوٹ جائے گی۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۰: قسم کھائی کہ دہلی نہیں جاؤں گا اور پنجاب کے ارادہ سے گھر سے نکلا اور دہلی راستہ میں پڑتی ہے اگر اپنے شہر سے نکلتے وقت نیت تھی کہ دہلی ہوتا ہوا پنجاب جاؤں گا تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر یہ نیت تھی کہ دہلی نہ جاؤں گا مگر ایسی جگہ پہنچ کر دہلی ہو کر جانے کا ارادہ ہوا کہ وہاں سے نماز میں قصر[5] شروع ہوگیا تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر قسم میں یہ نیت تھی کہ خاص دہلی نہ جاؤں گا اور پنجاب جانے کے لیے نکلا اور دہلی ہو کر جانے کا ارادہ کیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۱: قسم کھائی کہ فلاں کے گھر نہیں جاؤں گا تو جس گھر میں وہ رہتا ہے اوس میں جانے سے قسم ٹوٹ گئی اگرچہ وہ مکان اوس کا نہ ہو بلکہ کرایہ پر یا عاریۃً اوس میں رہتا ہو۔[7] یوہیں جو مکان اوس کی مِلک میں ہے اگرچہ اوس میں رہتا نہ ہو، اوس میں جانے سے بھی قسم ٹوٹ جائیگی۔[8] (عالمگیری)

---

1 ......" الدر المختار "، کتاب الأیمان ، ج٥، ص ٥٧٦.

2 ......المرجع السابق ، ص ٥٦٨.

3 ......" الفتا وی الھندیة"، کتاب الأیمان ، الباب الثالث فی الیمین علی الدخول والسکنی وغیرھا ، ج ٢، ص ٧٠.

4 ......المرجع السابق.

5 ......یعنی ظہر، عصر اور عشاء کی فرض نماز دو، دو رکعتیں پڑھنا۔

6 ......" الفتا وی الھندیة"، کتاب الأیمان ، الباب الثالث فی الیمین علی الدخول والسکنی وغیرھا ، ج ٢، ص ٧٠.

7 ......یعنی چندروز کے لئے مانگ کر اس مکان میں رہتا ہو، بغیر عوض کے کسی چیز سے نفع حاصل کرنے کا مالک بنا دینے کو عاریہ کہتے ہیں۔

8 ......" الفتا وی الھندیة"، کتاب الأیمان ، الباب الثالث فی الیمین علی الدخول والسکنی وغیرھا ، ج ٢، ص ٧٠.

مسئلہ ۳۲: قسم کھائی کہ فلاں کی دوکان میں نہیں جاؤں گا تو اگر اس شخص کی دو دو دوکانیں ہیں ایک میں خود بیٹھتا ہے اور ایک کرایہ پر دیدی ہے تو کرایہ والی میں جانے سے قسم نہیں ٹوٹی اور اگر ایک ہی دوکان ہے جس میں وہ بیٹھتا بھی نہیں ہے بلکہ کرایہ پر دے دی ہے تو اب اوس میں جانے سے قسم ٹوٹ جائیگی کہ اس صورت میں دوکان سے مراد سکونت [1] کی جگہ نہیں بلکہ وہ جو اس کی ملک میں ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۳: قسم کھائی کہ زید کے مکان میں نہیں جائیگا اور ایسے مکان میں گیا جو زید اور دوسرے کی شرکت میں ہے اگر زید اوس مکان میں رہتا ہے تو قسم ٹوٹ گئی اور رہتا نہ ہو تو نہیں۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۴: ایک شخص کسی مکان میں بیٹھا ہوا ہے اور قسم کھائی کہ اس مکان میں اب نہیں آؤنگا تو اوس مکان کے کسی حصہ میں داخل ہونے سے قسم ٹوٹ جائے گی خاص وہی دالان [4] جس میں بیٹھا ہوا ہے مراد نہیں اگرچہ وہ کہے کہ میری مراد یہ دالان تھی ہاں اگر دالان یا کمرہ کہا تو خاص وہی کمرہ مراد ہوگا جس میں وہ بیٹھا ہوا ہے۔[5] (بحر، عالمگیری)

مسئلہ ۳۵: قسم کھائی کہ زید کے مکان میں نہیں جائیگا اور زید کے دو۲ مکان ہیں ایک میں رہتا ہے اور دوسرا گودام ہے یعنی اس میں تجارت کے سامان رکھتا ہے خود زید کی اس میں سکونت نہیں تو اس دوسرے مکان میں جانے سے قسم نہ ٹوٹے گی ہاں اگر کسی قرینہ سے [6] یہ بات معلوم ہو کہ یہ دوسرا مکان بھی مراد ہے تو اس میں داخل ہونے سے بھی قسم ٹوٹ جائیگی۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۶: قسم کھائی کہ زید کے خریدے ہوئے مکان میں نہیں جائے گا اور زید نے ایک مکان خریدا پھر اوس سے اس قسم کھانے والے نے خرید لیا تو اس میں جانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی اور اگر زید نے خرید کر اس کو ہبہ کر دیا [8] تو جانے سے قسم ٹوٹ جائے گی۔[9] (خانیہ، بحر)

---

1 ...... رہائش۔

2 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الثالث فی اليمين على الدخول والسكنى وغيرها، ج ٢، ص ٧١.

3 ...... المرجع السابق.

4 ...... بڑا اور لمبا کمرا جس میں محراب دار دروازے ہوتے ہیں۔

5 ...... "البحر الرائق"، كتاب الأيمان، باب اليمين فی الدخول ... الخ، ج ٤، ص ٥١١.
و"الفتاوی الهندية"، المرجع السابق.

6 ...... یعنی ایسی بات جو مطلوب کی طرف اشارہ کرے۔

7 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الثالث فی اليمين على الدخول والسكنى وغيرها، ج ٢، ص ٧١.

8 ...... یعنی تحفہ میں دے دیا۔

9 ...... "البحر الرائق"، كتاب الأيمان، باب اليمين فی الدخول ... الخ، ج ٤، ص ٥١٢.

مسئلہ ۳۷: قسم کھائی کہ زید کے مکان میں نہیں جائے گا اور زید نے آدھا مکان بیچ ڈالا تو اگر اب تک زید اوس مکان میں رہتا ہے تو جانے سے قسم ٹوٹ جائے گی اور نہیں تو نہیں اور اگر قسم کھائی کہ اپنی زوجہ کے مکان میں نہیں جاؤنگا اور عورت نے مکان بیچ ڈالا اور خریدار سے شوہر نے وہ مکان کرایہ پر لیا اگر قسم کھانا عورت کی وجہ سے تھا تو اب جانے سے قسم نہیں ٹوٹی اور اگر اوس مکان کی ناپسندی کی وجہ سے تھا تو ٹوٹ گئی۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۸: قسم کھائی کہ زید کے مکان میں نہیں جائے گا اور زید نے لوگوں کو کھانا کھلانے کے لیے کسی سے مکان عاریۃً لیا تو اس میں جانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی، ہاں اگر مالکِ مکان نے اپنا کل سامان وہاں سے نکال لیا اور زید اسباب سکونت[2] اوس مکان میں لے گیا تو قسم ٹوٹ جائے گی۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۹: قسم کھائی کہ زید کے مکان میں نہیں جائیگا اور زید کا خود کوئی مکان نہیں بلکہ زید اپنی زوجہ کے مکان میں رہتا ہے تو اس مکان میں جانے سے قسم ٹوٹ جائے گی اور اگر زید کا خود بھی کوئی مکان ہے تو عورت کے مکان میں جانے سے قسم نہیں ٹوٹی۔ یوہیں اگر قسم کھائی کہ فلاں عورت کے مکان میں نہیں جائیگا اور عورت کا خود کوئی مکان نہیں ہے بلکہ شوہر کے مکان میں رہتی ہے تو اس مکان میں جانے سے قسم ٹوٹ جائے گی اور خود عورت کا بھی مکان ہے تو شوہر والے مکان میں جانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۰: قسم کھائی کہ حمام میں نہانے کے لیے نہیں جائیگا تو اگر مالک حمام سے ملاقات کرنے کے لیے گیا پھر نہا بھی لیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔[5] (خانیہ)

مسئلہ ۴۱: قسم کھائی کہ میں فلاں شخص کو اس مکان میں آنے سے روکوں گا وہ شخص اوس مکان میں جانا چاہتا تھا اس نے روک دیا قسم پوری ہوگئی اب اگر پھر کبھی اوس کو جاتے ہوئے دیکھا اور منع نہ کیا تو اس پر کفارہ وغیرہ کچھ نہیں۔[6] (بحر)

مسئلہ ۴۲: قسم کھائی کہ فلاں کو اس گھر میں نہیں آنے دونگا اگر وہ مکان قسم کھانے والے کی مِلک[7] میں نہیں ہے تو

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الثالث في اليمين على الدخول والسكنى وغيرها، ج ٢، ص ٧١.

2 ...... رہنے سہنے کا سازوسامان۔

3 ...... "الفتاوی الهندية"، المرجع السابق.

4 ...... المرجع السابق.

5 ...... "الفتاوی الخانية"، كتاب الأيمان، فصل في الدخول، ج ١، ص ٣١٩.

6 ...... "البحر الرائق"، كتاب الأيمان، باب اليمين في الدخول والخروج، ج ٤، ص ٥١٣.

7 ...... ملکیت۔

زبان سے منع کرنا کافی ہے اور ملک ہے تو زبان سے اور ہاتھ پاؤں سے منع کرنا ضرور ہے، ورنہ قسم ٹوٹ جائیگی۔[1] (بحر)

مسئلہ ۴۳: زید و عمرو سفر میں ہیں زید نے قسم کھائی کہ عمرو کے مکان میں نہیں جائیگا عمرو کے ڈیرے[2] اور خیمے یا جس مکان میں اُترا ہے اگر زید گیا تو قسم ٹوٹ گئی۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۴: قسم کھائی کہ اس خیمہ میں نہ جائے گا اور وہ خیمہ کسی جگہ نصب کیا ہوا ہے[4] اب وہاں سے اوکھاڑ کر دوسری جگہ کھڑا کیا گیا اور اس کے اندر گیا تو قسم ٹوٹ گئی۔ یوہیں لکڑی کا زینہ[5] یا منبر ایک جگہ سے اوکھاڑ کر دوسری جگہ قائم کیا گیا تو اب بھی وہی قرار پائیگا یعنی جس نے اوس پر نہ چڑھنے کی قسم کھائی ہے اب چڑھا قسم ٹوٹ گئی۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۵: زید نے قسم کھائی کہ میں عمرو کے پاس نہ جاؤں گا اور عمرو نے بھی قسم کھائی کہ میں زید کے پاس نہ جاؤں گا اور دونوں مکان میں ایک ساتھ گئے تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر قسم کھائی کہ میں اوس کے پاس نہ جاؤں گا اور اوس کے مرنے کے بعد گیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۶: قسم کھائی کہ جب تک زید اس مکان میں ہے میں اس مکان میں نہ جاؤں گا اور زید اپنے بال بچوں کو لیکر اوس مکان سے چلا گیا پھر اوس مکان میں آگیا تو اب اُس میں جانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۷: قسم کھائی کہ فلاں کے مکان میں نہیں جائے گا اور اوس کے اصطبل[9] میں گیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔[10] (بحر)

مسئلہ ۴۸: قسم کھائی کہ اس گلی میں نہ آئے گا اور اوس گلی کے کسی مکان میں گیا مگر اوس گلی سے نہیں بلکہ چھت پر چڑھ کر یا کسی اور راستہ سے تو قسم نہیں ٹوٹی بشرطیکہ اوس مکان سے نکلنے میں بھی گلی میں نہ آئے۔[11] (بحر)

---

1 ......"البحر الرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الدخول والخروج، ج٤، ص ٥١٤.

2 ......مکان، گھر۔

3 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الأیمان، الباب الثالث فی الیمین علی الدخول والسکنی وغیرها، ج ٢، ص ٧١.

4 ......یعنی لگایا ہوا ہے۔ 5 ......سیڑھی۔

6 ......"الفتاوی الهندیة"، المرجع السابق.

7 ......المرجع السابق، ص٧٣.

8 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الأیمان، الباب الثالث فی الیمین علی الدخول والسکنی وغیرها، ج ٢، ص ٧٤.

9 ......گھوڑے باندھنے کی جگہ۔

10 ......"البحر الرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمین ...الخ، ج ٤، ص ٥٠٨.

11 ......المرجع السابق، ص ٥١١.

مسئلہ ۴۹: قسم کھائی کہ فلاں کے مکان میں نہیں جائیگا اور مالک مکان کے مرنے کے بعد گیا توقسم نہیں ٹوٹی۔[1] (بحر)

مسئلہ ۵۰: قسم کھائی کہ فلاں مکان میں یا فلاں محلّہ یا کوچہ میں نہیں رہے گا اور اوس مکان یا محلّہ میں فی الحال رہتا ہے اور اب خود اُس مکان یا محلّہ سے چلا گیا بال بچوں اور سامان کو وہیں چھوڑا تو قسم ٹوٹ گئی یعنی قسم اوس وقت پوری ہوگی کہ خود بھی چلا جائے اور بال بچوں کو بھی لے جائے اور خانہ داری کے سامان اوس قدر لے جائے جو سکونت[2] کے لیے ضروری ہیں اور اگر قسم کے وقت اوس میں سکونت نہ ہو تو جب خود بال بچے اور خانہ داری کے ضروری سامان کو لے کر اوس مکان میں جائیگا قسم ٹوٹ جائیگی، مگر یہ اوس وقت ہے کہ قسم عربی زبان میں ہو کیونکہ عربی زبان میں اگر خود اوس مکان سے چلا گیا اور بال بچے یا سامان خانہ داری ابھی وہیں ہیں تو وہ مکان اس کی سکونت کا قرار پائیگا اگرچہ اوس میں رہنا چھوڑ دیا ہو اور جس مکان میں تنہا جا کر رہتا ہے وہ سکونت کا مکان نہیں اور فارسی یا اُردو میں اگر خود اوس مکان کو چھوڑ دیا تو یہ نہیں کہا جائیگا کہ اوس مکان میں رہتا ہے اگرچہ بال بچے وہاں رہتے ہوں یا خانہ داری کا کل سامان اوس مکان میں موجود ہو اور جس مکان میں چلا گیا اوس مکان میں اس کا رہنا قرار دیا جاتا ہے اگرچہ یہاں نہ بال بچے ہوں نہ سامان اور قسم میں اعتبار وہاں کی بول چال کا ہے لہٰذا عربی کا وہ حکم ہے اور فارسی، اردو کا یہ۔[3] (عالمگیری، بحر، درمختار)

مسئلہ ۵۱: قسم کھائی کہ اس مکان میں نہیں رہے گا اور قسم کے وقت اوسی مکان میں سکونت ہے تو اگر سکونت میں دوسرے کا تابع[4] ہے مثلاً بالغ لڑکا کہ باپ کے مکان میں رہتا ہے یا عورت کہ شوہر کے مکان میں رہتی ہے اور قسم کھانے کے بعد فوراً خود اوس مکان سے چلا گیا اور بال بچوں کو اور سامان کو وہیں چھوڑا تو قسم نہیں ٹوٹی۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۲: قسم کھائی کہ اس مکان میں نہیں رہے گا اور نکلنا چاہتا تھا مگر دروازہ بند ہے کسی طرح کھول نہیں سکتا یا کسی نے اوسے مقید کر لیا کہ نکل نہیں سکتا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ پہلی صورت میں اس کی ضرورت نہیں کہ دیوار توڑ کر باہر نکلے یعنی اگر دروازہ

---

1 ...... "البحر الرائق"، كتاب الايمان ، باب اليمين ...الخ، ج ٤ ، ص ٥١٢.

2 ......یعنی رہنے کے لئے۔

3 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الأيمان ، الباب الثالث فى اليمين على الدخول والسكنى وغيرها ،ج ٢،ص ٧٤،٧٥.

و"البحر الرائق"، كتاب الايمان ، باب اليمين ...الخ، ج ٤ ، ص ٥١٤،٥١٦.

و"الدرالمختار"، كتاب الأيمان ،باب اليمين فى الدخول ...الخ، ج ٥ ،ص ٥٦١.

4 ......ماتحت۔

5 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الثالث فى اليمين ...الخ ،ج٢ ،ص ٧٤.

بند ہے اور دیوار توڑ کر نکل سکتا ہے اور توڑ کر نہ نکلا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ یوہیں اگر قسم کھانے والی عورت ہے اور رات کا وقت ہے تو رات میں رہ جانے سے قسم نہ ٹوٹے گی اور مرد نے قسم کھائی اور رات کا وقت ہے تو جب تک چور وغیرہ کا ڈر نہ ہو عذر نہیں۔ [1]

مسئلہ ۵۳: قسم کھائی کہ اس مکان میں نہ رہے گا اگر دوسرے مکان کی تلاش میں ہے تو مکان نہ چھوڑنے کی وجہ سے قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ کئی دن گزر جائیں بشرطیکہ مکان کی تلاش میں پوری کوشش کرتا ہو۔ یوہیں اگر اوسی وقت سے سامان اوٹھوانا شروع کردیا مگر سامان زیادہ ہونے کے سبب کئی دن گزر گئے یا سامان کے لیے مزدور تلاش کیا اور نہ ملا یا سامان خود ڈھو کر [2] لے گیا اس میں دیر ہوئی اور مزدور کرتا تو جلد ڈھل جاتا [3] اور مزدور کرنے پر قدرت بھی رکھتا ہے تو ان سب صورتوں میں دیر ہوجانے سے قسم نہیں ٹوٹی اور اردو میں قسم ہے تو اوس کا مکان سے نکل جانا اس نیت سے کہ اب اس میں رہنے کو نہ آؤں گا قسم سچی ہونے کے لیے کافی ہے اگرچہ سامان وغیرہ لیجانے میں کتنی ہی دیر ہو اور کسی وجہ سے دیر ہو۔ [4] (درمختار، خانیہ)

مسئلہ ۵۴: قسم کھائی کہ اس شہر یا گاؤں میں نہیں رہے گا اور خود وہاں سے فوراً چلا گیا تو قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ بال بچے اور کل سامان وہیں چھوڑ گیا ہو پھر جب کبھی وہاں رہنے کے ارادہ سے آئیگا قسم ٹوٹ جائیگی اور اگر کسی سے ملنے کو یا بال بچوں اور سامان لینے کو وہاں آئیگا تو اگرچہ کئی دن ٹھہر جائے قسم نہیں ٹوٹی۔ [5] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۵: قسم کھائی کہ میں پورے سال اس گاؤں میں نہ رہوں گا یا اس مکان میں اس مہینے بھر سکونت نہ کروں گا اور سال میں یا مہینے میں ایک دن باقی تھا کہ وہاں سے چلا گیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ [6] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۶: قسم کھائی کہ فلاں شہر میں نہیں رہے گا اور سفر کر کے وہاں پہنچا اگر پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کر لی قسم ٹوٹ گئی اور اس سے کم میں نہیں۔ [7] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۷: قسم کھائی کہ فلاں کے ساتھ اس مکان میں نہیں رہے گا اور اوس مکان کے ایک حصہ میں وہ رہا اور دوسرے میں یہ تو قسم ٹوٹ گئی اگرچہ دیوار اوٹھوا کر اوس مکان کے دو ۲ حصے جدا جدا کر دیے گئے اور ہر ایک نے اپنی اپنی آمد و رفت [8] کا دروازہ

---

1 ......" الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الثالث في اليمين ... الخ، ج ٢، ص ٧٥.

2 ......اٹھا کر۔ 3 ......یعنی جلدی دوسری جگہ منتقل ہو جاتا۔

4 ......"الدر المختار"، كتاب الأيمان، باب اليمين في الدخول ... الخ، ج ٥، ص ٥٦٣.

و"الفتاوى الخانية"، كتاب الأيمان، فصل في المساكنة ... الخ، ج ١، ص ٣٢٥.

5 ......" الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الثالث في اليمين ... الخ، ج ٢، ص ٧٥، ٧٦.

6 ......المرجع السابق، ٧٦. 7 ......المرجع السابق۔ 7 ......یعنی آنے جانے۔

علیحدہ علیحدہ کھول لیا اور اگر قسم کھانے والا اوس مکان میں رہتا تھا وہ شخص زبردستی اوس مکان میں آکر رہنے لگا اگر یہ فوراً اوس مکان سے نکل گیا تو قسم نہیں ٹوٹی ورنہ ٹوٹ گئی اگرچہ اوس کا اس مکان میں رہنا اسے معلوم نہ ہو اور اگر مکان کو معین نہ کیا مثلاً کہا فلاں کے ساتھ کسی مکان میں یا ایک مکان میں نہ رہے گا اور ایک ہی مکان کی تقسیم کر کے دونوں دو مختلف حصوں میں ہوں تو قسم نہیں ٹوٹی جبکہ بیچ میں دیوار قائم کر دی گئی یا وہ مکان بہت بڑا ہو کہ ایک محلّہ کے برابر ہو۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵۸: قسم کھائی کہ فلاں کے ساتھ نہ رہے گا پھر یہ قسم کھانے والا سفر کر کے اوس کے مکان پر جا کر اُترا اگر پندرہ دن ٹھہرے گا تو قسم ٹوٹ جائے گی اور کم میں نہیں۔[2] (خانیہ)

مسئلہ ۵۹: قسم کھائی کہ اوس کے ساتھ فلاں شہر میں نہ رہیگا تو اس کا یہ مطلب ہے کہ اوس شہر کے ایک مکان میں دونوں نہ رہیں گے لہٰذا دونوں اگر اوس شہر کے دو مکانوں میں رہیں تو قسم نہیں ٹوٹی۔ ہاں اگر اوس قسم سے اُس کی یہ نیت ہو کہ دونوں اوس شہر میں مطلقاً نہ رہیں گے تو اگرچہ دونوں دو مکان میں ہوں تو قسم ٹوٹ گئی۔ یہی حکم گاؤں میں ایک ساتھ نہ رہنے کی قسم کا ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۶۰: قسم کھائی کہ فلاں کے ساتھ ایک مکان میں نہ رہیگا اور دونوں بازار میں ایک دوکان میں بیٹھ کر کام کرتے یا تجارت کرتے ہیں تو قسم نہیں ٹوٹی۔ ہاں اگر اوس کی نیت میں یہ بھی ہو کہ دونوں ایک دوکان میں کام نہ کرینگے یا قسم کے پہلے کوئی ایسا کلام ہوا ہے جس سے یہ سمجھا جاتا ہو یا دوکان ہی میں رات کو بھی رہتے ہیں تو قسم ٹوٹ جائیگی۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۶۱: قسم کھائی کہ فلاں کے مکان میں نہ رہے گا اور مکان کو معین[5] نہ کیا کہ یہ مکان اور اوس شخص نے اس کے قسم کھانے کے بعد اپنا مکان بیچ ڈالا تو اب اوس میں رہنے سے قسم نہ ٹوٹے گی اور اگر اس کی قسم کے بعد اوس نے کوئی مکان خریدا اور اوس جدید مکان میں قسم کھانے والا رہا تو ٹوٹ گئی اور اگر وہ مکان اوس شخص کا تنہا نہیں ہے بلکہ دوسرے کا بھی اوس میں حصہ ہے تو اس میں رہنے سے نہیں ٹوٹے گی اور اگر قسم میں مکان کو معین کر دیا تھا کہ فلاں کے اس مکان میں نہ رہوں گا اور نیت یہ ہے کہ اس مکان میں نہ رہونگا اگرچہ کسی کا ہو تو اگرچہ بیچ ڈالا اوس میں رہنے سے قسم ٹوٹ جائے گی اور اگر یہ نیت ہو کہ چونکہ یہ فلاں

---

1 ......"الدرالمختار"و"رد المحتار"، كتاب الأيمان ، مطلب لا يساكن فلانا،ج٥ ،ص ٥٦٤.

2 ......" الفتاوى الخانية"، كتاب الأيمان ، فصل في المساكنة ...الخ،ج١ ،ص ٣٢٥.

3 ......" الفتاوى الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الثالث في اليمين ...الخ ،ج٢ ،ص٧٦.

4 ......المرجع السابق،٧٧.

5 ......مقرر۔

کا ہے اس وجہ سے نہ رہوں گا یا کچھ نیت نہ ہو تو بیچنے کے بعد رہنے سے نہ ٹوٹی۔ [1] (عالمگیری)

مسئلہ ۶۲: قسم کھائی کہ زید جو مکان خریدے گا اوس میں میں نہ رہوں گا اور زید نے ایک مکان عمرو کے لیے خریدا قسم کھانے والا اس مکان میں رہیگا تو قسم ٹوٹ جائے گی۔ ہاں اگر وہ کہے کہ میرا مقصد یہ تھا کہ زید جو مکان اپنے لیے خریدے میں اوس میں نہ رہونگا اور یہ مکان تو عمرو کے لیے خریدا ہے تو اس کا قول مان لیا جائیگا۔ [2] (عالمگیری)

مسئلہ ۶۳: قسم کھائی کہ سوار نہ ہوگا تو جس جانور پر وہاں کے لوگ سوار ہوتے ہیں اوس پر سوار ہونے سے قسم ٹوٹے گی لہٰذا اگر آدمی کی پیٹھ پر سوار ہوا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ یوہیں گائے، بیل، بھینس کی پیٹھ پر سوار ہونے سے قسم نہ ٹوٹے گی۔ یوہیں گدھے اور اونٹ پر سوار ہونے سے بھی قسم نہ ٹوٹے گی کہ ہندوستان میں ان پر لوگ سوار نہیں ہوا کرتے۔ ہاں اگر قسم کھانے والا اون لوگوں میں سے ہو جوان پر سوار ہوتے ہیں جیسے گدھے والے یا اُونٹ والے کہ یہ سوار ہوا کرتے ہیں تو قسم ٹوٹ جائے گی اور گھوڑے ہاتھی پر سوار ہونے سے قسم ٹوٹ جائے گی کہ یہ جانور یہاں لوگوں کی سواری کے ہیں۔ یوہیں اگر قسم کھانے والا اون لوگوں میں تو نہیں ہے جو گدھے یا اونٹ پر سوار ہوتے ہیں مگر قسم وہاں کھائی جہاں لوگ ان پر سوار ہوتے ہیں مثلاً ملک عرب شریف کے سفر میں ہے تو گدھے اور اونٹ پر سوار ہونے سے بھی قسم ٹوٹ جائے گی۔ [3] (مستفاد من الدر وغیرہ)

مسئلہ ۶۴: قسم کھائی کہ کسی سواری پر سوار نہ ہوگا تو گھوڑا، خچر، ہاتھی، پالکی [4]، ڈولی، بہلی [5]، ریل، یکہ، تانگہ، شکرم [6] وغیرہا ہر قسم کی سواری گاڑیاں اور کشتی پر سوار ہونے سے قسم ٹوٹ جائیگی۔ [7]

مسئلہ ۶۵: قسم کھائی کہ گھوڑے پر سوار نہ ہوگا تو زین یا چار جامہ [8] رکھ کر سوار ہوا یا ننگی پیٹھ پر بہر حال قسم ٹوٹ گئی۔ [9] (عالمگیری)

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الثالث فی اليمين ...الخ، ج۲، ص۷۷.

2 ......المرجع السابق.

3 ......"الدر المختار"، كتاب الأيمان، باب اليمين فی الدخول ...الخ، ج ٥، ص٥٨٣، وغيره.

4 ......ایک قسم کی سواری جسے کہار اٹھاتے ہیں۔ 5 ......بیل گاڑی۔

6 ......ایک قسم کی چار پہیوں والی گاڑی۔

7 ......"الدر المختار"، كتاب الأيمان، باب اليمين فی الدخول ...الخ، ج ٥، ص٥٨٣.

8 ......کپڑے کا زین جس میں لکڑی نہیں ہوتی۔

9 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان الباب الرابع فی اليمين على الخروج ...الخ، ج ۲، ص ۸۰.

مسئلہ ۶۶: قسم کھائی کہ اس زین [1] پر سوار نہ ہوگا پھر اوس میں کچھ کمی بیشی کی جب بھی اوس پر سوار ہونے سے قسم ٹوٹ جائے گی۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۶۷: قسم کھائی کہ کسی جانور پر سوار نہ ہوگا تو آدمی پر سوار ہونے سے قسم نہ ٹوٹے گی کہ عرف میں [3] آدمی کو جانور نہیں کہتے۔[4] (فتح)

مسئلہ ۶۸: قسم کھائی کہ عربی گھوڑے پر سوار نہ ہوگا تو اور گھوڑوں پر سوار ہونے سے قسم نہیں ٹوٹے گی۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۶۹: قسم کھائی کہ گھوڑے پر سوار نہ ہوگا پھر زبردستی کسی نے سوار کردیا تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر اوس نے زبردستی کی اور اوس کے مجبور کرنے سے یہ خود سوار ہوا تو قسم ٹوٹ گئی۔[6] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۷۰: جانور پر سوار ہے اور قسم کھائی کہ سوار نہ ہوگا تو فوراً اتر جائے، ورنہ قسم ٹوٹ جائیگی۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۷۱: قسم کھائی کہ زید کے اس گھوڑے پر سوار نہ ہوگا پھر زید نے اوس گھوڑے کو بیچ ڈالا تو اب اوس پر سوار ہونے سے قسم نہ ٹوٹے گی۔ یوہیں اگر قسم کھائی کہ زید کے گھوڑے پر سوار نہ ہوگا اور اوس گھوڑے پر سوار ہوا جو زید وعمرو میں مشترک ہے تو قسم نہیں ٹوٹی۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۷۲: قسم کھائی کہ فلاں کے گھوڑے پر سوار نہ ہوگا اور اوس کے غلام کے گھوڑے پر سوار ہوا اگر قسم کے وقت یہ نیت تھی کہ غلام کے گھوڑے پر بھی سوار نہ ہوگا اور غلام پر اتنا دین [9] نہیں جو مستغرق [10] ہو تو قسم ٹوٹ گئی، خواہ غلام پر بالکل دین نہ ہو یا ہے مگر مستغرق نہیں اور نیت نہ ہو تو قسم نہیں ٹوٹی اور دَین مستغرق ہو تو قسم نہیں ٹوٹی، اگرچہ نیت ہو۔[11] (درمختار)

---

1 ...... گھوڑے کے اوپر رکھنے والی کاٹھی، پالان جس پر بیٹھتے ہیں۔

2 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان الباب الربع في اليمين على الخروج ...الخ، ج ٢، ص ٨٠.

3 ...... یعنی عام بول چال میں۔

4 ...... "فتح القدير"، كتاب الأيمان، باب اليمين في الخروج ...الخ، ج ٤، ص ٣٩٤.

5 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان الباب الربع في اليمين على الخروج ...الخ، ج ٢، ص ٨٠.

6 ...... "الفتاوی الهندية"، المرجع السابق.
و"الدر المختار"، كتاب الأيمان، ج ٥، ص ٥٨٤.

7 ...... المرجع السابق.

8 ...... المرجع السابق.

9 ...... قرض۔

10 ...... ڈوبا ہوا۔

11 ...... "الدر المختار"، كتاب الأيمان، باب اليمين في الدخول، ج ٥، ص ٥٨٢.

کھانے پینے کی قسم کا بیان

جو چیز ایسی ہو کہ چبا کر حلق سے اوتاری جاتی ہو اوس کے حلق سے اوتارنے کو کھانا کہتے ہیں، اگرچہ اس نے بغیر چبائے اوتار لی اور پتلی چیز بہتی ہوئی کو حلق سے اوتارنے کو پینا کہتے ہیں، مگر صرف اتنی ہی بات پر اقتصار نہ کرنا چاہیے [1] بلکہ محاورات کا ضرور خیال کرنا ہوگا کہ کہاں کھانے کا لفظ بولتے ہیں اور کہاں پینے کا کہ قسم کا دار و مدار بول چال پر ہے۔

مسئلہ ۱: اُردو میں دودھ پینے کو بھی دودھ کھانا کہتے ہیں، لہٰذا اگر قسم کھائی کہ دودھ نہیں کھاؤں گا تو پینے سے بھی قسم ٹوٹ جائیگی اور اگر کوئی ایسی چیز کھائی جس میں دودھ ملا ہوا ہے مگر اوس کا مزہ محسوس نہیں ہوتا تو اوس کے کھانے سے قسم نہیں ٹوٹی۔

مسئلہ ۲: قسم کھائی کہ دودھ یا سرکہ یا شوربا نہیں کھائیگا اور روٹی سے لگا کر کھایا تو قسم ٹوٹ گئی اور خالی سرکہ پی گیا تو قسم نہیں ٹوٹی کہ اس کو کھانا نہ کہیں گے بلکہ یہ پینا ہے۔ [2] (بحر)

مسئلہ ۳: قسم کھائی کہ یہ روٹی نہ کھائیگا اور اوسے سُکھا کر کوٹ کر پانی میں گھول کر پی گیا تو قسم نہیں ٹوٹی کہ یہ کھانا نہیں ہے پینا ہے۔ [3] (بحر)

مسئلہ ۴: اگر کسی چیز کو مونھ میں رکھ کر اوگل دیا [4] تو یہ نہ کھانا ہے نہ پینا مثلاً قسم کھائی کہ یہ روٹی نہیں کھائے گا اور مونھ میں رکھ کر اُگل دی یا یہ پانی نہیں پیے گا اور اوس سے کلی کی تو قسم نہیں ٹوٹی۔ [5] (بحر)

مسئلہ ۵: قسم کھائی کہ یہ انڈا یا یہ اخروٹ نہیں کھائیگا اور اوسے بغیر چبائے ہوئے نگل گیا تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر قسم کھائی کہ یہ انگور یا انار نہیں کھائیگا اور چوس کر عرق [6] پی گیا اور فضلہ [7] پھینک دیا تو قسم ٹوٹ گئی کہ اس کو عرف میں کھانا کہتے ہیں۔ یوہیں اگر شکر نہ کھانے کی قسم کھائی تھی اور اوسے مونھ میں رکھ کر جو گھلتی گئی حلق سے اوتارتا گیا قسم ٹوٹ گئی۔ [8] (درمختار)

مسئلہ ۶: چکھنے کے معنی ہیں کسی چیز کو مونھ میں رکھ کر اوس کا مزہ معلوم کرنا اور اُردو محاورہ میں اکثر مزہ دریافت کرنے

---

1 ......یعنی اس کو کافی نہ سمجھیں۔

2 ...... "البحر الرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل...الخ، ج ٤، ص ٥٣٣.

3 ......المرجع السابق.

4 ......منہ سے نکال دیا۔

5 ...... "البحر الرائق"، المرجع السابق.

6 ......رس۔

7 ...... رس چوسنے کے بعد بچا ہوا پھوک۔

8 ......"الدر المختار"، کتاب الأیمان ، باب الیمین فی الأکل ...الخ ،ج ٥ ، ص ٥٨٥.

کے لیے تھوڑا سا کھالینے یا پی لینے کو چکھنا کہتے ہیں اگر قرینہ سے یہ بات معلوم ہو کہ اس کلام میں چکھنے سے مراد تھوڑا سا کھا کر مزہ معلوم کرنا ہے تو یہ مراد لیں گے۔ مثلاً کوئی شخص کچھ کھا رہا ہے اوس نے دوسرے کو بلایا اس نے انکار کیا اوس نے کہا ذرا چکھ کر تو دیکھو کیسی ہے تو یہاں چکھنے سے مراد تھوڑی سی کھالینا ہے اور اگر قرینہ نہ ہو تو مطلقاً مزہ معلوم کرنے کے لیے مونھ میں رکھنا مراد ہوگا کہ اس معنی میں بھی یہ لفظ بولا جاتا ہے مگر اگر پانی کی نسبت قسم کھائی کہ اسے نہیں چکھوں گا پھر نماز کے لیے اوس سے کلی کی تو قسم نہیں ٹوٹی کہ کلی کرنا نماز کے لیے ہے مزہ معلوم کرنے کے لیے نہیں اگرچہ مزہ بھی معلوم ہو جائے۔

مسئلہ ۷: قسم کھائی کہ یہ ستو[1] نہیں کھائے گا اور اوسے گھول کر پیا یا قسم کھائی کہ یہ ستو نہیں پیے گا اور گوندھ کر کھایا یا ویسا ہی پھانک لیا[2] تو قسم نہیں ٹوٹی۔[3]

مسئلہ ۸: آم وغیرہ کسی درخت کی نسبت کہا کہ اس میں سے کچھ نہ کھاؤں گا تو اوس کے پھل کھانے سے قسم ٹوٹ جائے گی کہ خود درخت کھانے کی چیز نہیں لہٰذا اس سے مراد اوس کا پھل کھانا ہے۔ یوہیں پھل کو نچوڑ کر جو نکلا وہ کھایا جب بھی قسم ٹوٹ گئی اور اگر پھل کو نچوڑ کر اوسکی کوئی چیز بنالی گئی ہو جیسے انگور سے سرکہ بناتے ہیں تو اس کے کھانے سے قسم نہیں ٹوٹی اور اگر صورت مذکورہ میں تکلف[4] کر کے کسی نے اوس درخت کا کچھ حصہ چھال وغیرہ کھالیا تو قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ یہ نیت بھی ہو کہ درخت کا کوئی جز نہ کھاؤں گا اور اگر وہ درخت ایسا ہو جس میں پھل ہوتا ہی نہ ہو یا ہوتا ہے مگر کھایا نہ جاتا ہو تو اوس کی قیمت سے کوئی چیز خرید کر کھانے سے قسم ٹوٹ جائیگی کہ اوسکے کھانے سے مُراد اوس کی قیمت سے کوئی چیز خرید کر کھانا ہے۔[5] (درمختار، بحر وغیرہما)

مسئلہ ۹: قسم کھائی کہ اس آم کے درخت کی کیری[6] نہ کھاؤنگا اور پکے ہوئے کھائے یا قسم کھائی کہ اس درخت کے انگور نہ کھاؤں گا اور منقے[7] کھائے یا دودھ نہ کھاؤں گا اور دہی کھایا تو قسم نہیں ٹوٹی۔[8] (عامہ کتب)

---

1 ...... بھنی ہوئی گندم یا جو وغیرہ کا آٹا۔ 2 ...... یعنی سوکھا کھالیا۔

3 ...... " الفتا وی الھندیة"، کتاب الأیمان ، الباب الخامس فی الیمین علی الأکل ...الخ، ج ۲ ،ص ۸۱.

4 ...... مشقت، تکلیف اٹھا کر۔

5 ......"الدر المختار"، کتاب الأیمان ، باب الیمین فی الأکل ...الخ ،ج ۵ ، ص ۵۸۷-۵۸۹.

و"البحر الرائق "، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل...الخ ،ج ٤ ،ص ٥٣٤، وغیرھما.

6 ...... کچا آم۔ 7 ...... ایک قسم کی بڑی کشمش۔

8 ......" الفتا وی الھندیة"، کتاب الأیمان ، الباب الخامس فی الیمین علی الأکل ...الخ، ج ۲ ،ص ۸۲.

مسئلہ ۱۰: قسم کھائی کہ اس گائے یا بکری سے کچھ نہ کھائے گا تو اوس کا دودھ دہی یا مکھن یا گھی کھانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی اور گوشت کھانے سے ٹوٹ جائے گی۔[1] (بحر وغیرہ)

مسئلہ ۱۱: قسم کھائی کہ یہ آٹا نہیں کھائیگا اور اوس کی روٹی یا اور کوئی بنی ہوئی چیز کھائی تو قسم ٹوٹ گئی اور خود آٹا ہی پھانک لیا تو نہیں۔[2] (بحر، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۲: قسم کھائی کہ روٹی نہیں کھائیگا تو اوس جگہ جس چیز کی روٹی لوگ کھاتے ہیں اوس کی روٹی سے قسم ٹوٹے گی مثلاً ہندوستان میں گیہوں، جو، جوار، باجرا، مکّا[3] کی روٹی پکائی جاتی ہے تو چاول کی روٹی سے قسم نہیں ٹوٹے گی اور جہاں چاول کی روٹی لوگ کھاتے ہوں وہاں کے کسی شخص نے قسم کھائی تو چاول کی روٹی کھانے سے قسم ٹوٹ جائے گی۔[4] (بحر)

مسئلہ ۱۳: قسم کھائی کہ یہ سرکہ نہیں کھائے گا اور چٹنی یا سِکَنجبین[5] کھائی جس میں وہ سرکہ پڑا ہوا تھا تو قسم نہیں ٹوٹی یا قسم کھائی کہ اس انڈے سے نہیں کھائے گا اور اوس میں سے بچہ نکلا اور اوسے کھایا تو قسم نہیں ٹوٹی۔[6] (عالمگیری، بحر)

مسئلہ ۱۴: قسم کھائی کہ اس درخت سے کچھ نہ کھائے گا اور اوس کی قلم لگائی[7] تو اس قلم کے پھل کھانے سے قسم نہیں ٹوٹی۔[8] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۵: قسم کھائی کہ اس بچھیا کا گوشت نہیں کھائیگا پھر جب وہ جوان ہوگئی اُس وقت اُس کا گوشت کھایا تو قسم ٹوٹ گئی۔[9] (درمختار)

مسئلہ ۱۶: قسم کھائی کہ گوشت نہیں کھائیگا تو مچھلی کھانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی اور اونٹ، گائے بھینس، بھیڑ، بکری اور پرند وغیرہ جن کا گوشت کھایا جاتا ہے اگر اون کا گوشت کھایا تو ٹوٹ جائے گی، خواہ شوربے دار ہو یا بُھنا ہوا یا کوفتہ[10] اور کچا گوشت

---

1 ......"البحر الرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمین ...الخ ،ج٤،ص ٥٣٤،وغیرہ.

2 ......" البحر الرائق"، کتاب الأیمان ، باب الیمین ...الخ ،ج٤،ص ٥٤٠ .

و "ردالمحتار"، کتاب الأیمان ، باب الیمین فی الأکل ...الخ ، مطلب :اذاتعذرت الحقیقة ...الخ،ج٥ ، ص ٥٨٧ .

3 ......مکئی۔

4 ......"البحر الرائق" ، کتاب الأیمان ، باب الیمین ...الخ،ج٤،ص ٥٤١ .

5 ......سرکہ یا لیموں کے رس کا پکا ہوا شربت۔

6 ......" الفتا وی الهندیة"، کتاب الأیمان ، الباب الخامس فی الیمین علی الأکل ...الخ، ج ٢ ،ص ٨١،٨٣.

7 ......کسی درخت کی شاخ چھیل کر دوسرے درخت کی شاخ چیر کر اس میں لگانا۔

8 ......" رد المحتار" ، کتاب الأیمان، مطلب فیمالو وصل غصن شجرة باخری ،ج٥ ،ص ٥٨٨ .

9 ......"الدر المختار"، کتاب الأیمان ، باب الیمین فی الأکل ...الخ ،ج٥ ، ص ٥٨٩ .

10 ......قیمے کا گول کباب جو شوربے میں ڈالتے ہیں۔

یا صرف شوربا کھایا تو نہیں ٹوٹی۔ یوہیں کلیجی، تلّی، پھیپڑا، دِل، گُردہ، اوجھڑی، دُنبہ کی چکی [1] کے کھانے سے بھی نہیں ٹوٹے گی کہ ان چیزوں کو عرف میں گوشت نہیں کہتے اور اگر کسی جگہ ان چیزوں کا بھی گوشت میں شمار ہو تو وہاں ان کے کھانے سے بھی ٹوٹ جائے گی۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۷: قسم کھائی کہ بیل کا گوشت نہیں کھائیگا تو گائے کے گوشت سے قسم نہیں ٹوٹے گی اور گائے کے گوشت نہ کھانے کی قسم کھائی تو بیل کا گوشت کھانے سے ٹوٹ جائیگی کہ بیل کے گوشت کو بھی لوگ گائے کا گوشت کہتے ہیں اور بھینس کے گوشت سے نہیں ٹوٹے گی اور بھینس کے گوشت کی قسم کھائی تو گائے بیل کے گوشت سے نہیں ٹوٹے گی اور بڑا گوشت کہا تو ان سب کو شامل ہے اور بکری کا گوشت کہا تو بکرے کے گوشت سے بھی قسم ٹوٹ جائیگی کہ دونوں کو بکری کا گوشت کہتے ہیں۔ یوہیں بھیڑ کا گوشت کہا تو مینڈھے کو بھی شامل ہے اور دُنبہ ان میں داخل نہیں، اگرچہ دُنبہ اسی کی ایک قسم ہے اور چھوٹا گوشت ان سب کو شامل ہے۔[3]

مسئلہ ۱۸: قسم کھائی کہ چربی نہیں کھائیگا تو پیٹ میں اور آنتوں پر جو چربی لپٹی رہتی ہے اوس کے کھانے سے قسم ٹوٹے گی پیٹھ کی چربی جو گوشت کے ساتھ ملی ہوئی ہوتی ہے اوس کے کھانے سے یا دُنبہ کی چکی کھانے سے نہیں ٹوٹے گی۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۱۹: قسم کھائی کہ گوشت نہیں کھائے گا اور کسی خاص گوشت کی نیت ہے تو اوس کے سوا دوسرا گوشت کھانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی۔ یوہیں قسم کھائی کہ کھانا نہیں کھائیگا اور خاص کھانا مراد لیا تو دوسرا کھانا کھانے سے قسم نہ ٹوٹے گی۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰: قسم کھائی کہ تِل نہیں کھائے گا تو تِل کے تیل کھانے سے قسم نہیں ٹوٹی اور گیہوں [6] نہ کھانے کی قسم کھائی تو بُھنے ہوئے گیہوں کھانے سے قسم ٹوٹ جائے گی اور گیہوں کی روٹی یا آٹا یا ستو یا کچے گیہوں کھانے سے قسم نہ ٹوٹے گی مگر جبکہ اوس

---

1 ...... دنبے کی گول چپٹی دم اور اس کی چربی۔

2 ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، کتاب الأیمان،باب الیمین فی الأکل ...إلخ،مطلب:حلف لا یأکل لحماً،ج۵،ص ۵۹۳۔۵۹۵.

3 ......" البحرالرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل ...إلخ،ج٤،ص۵۳۹.

4 ......"الدرالمختار"، کتاب الأیمان،باب الیمین فی الأکل ...إلخ، مطلب:حلف لا یأکل لحماً،ج۵،ص۵۹٦.

5 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الأیمان، الباب الخامس فی الیمین علی الأکل ...إلخ، ج۲،ص ۸۳.

6 ......گندم۔

کی یہ نیت ہو کہ گیہوں کی روٹی نہیں کھائیگا تو روٹی کھانے سے بھی ٹوٹ جائے گی۔[1] (بحر، عالمگیری)

مسئلہ ۲۱: قسم کھائی کہ یہ گیہوں نہیں کھائے گا پھر انھیں بویا، اب جو پیدا ہوئے ان کے کھانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی کہ یہ وہ گیہوں نہیں ہیں۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۲۲: قسم کھائی کہ روٹی نہیں کھائیگا تو پراٹھے، پوریاں، سنبوسے[3]، بسکٹ، شیرمال، کلچے، گلگلے، نان پاؤ[4] کھانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی کہ ان کو روٹی نہیں کہتے اور تنوری روٹی یا چپاتی یا موٹی روٹی یا بیلن[5] سے بنائی ہوئی روٹی کھانے سے قسم ٹوٹ جائے گی۔[6] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۳: قسم کھائی کہ فلاں کا کھانا نہیں کھائے گا اور اوس کے یہاں کا سرکہ یا نمک کھایا تو قسم نہیں ٹوٹی۔[7] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۴: قسم کھائی کہ فلاں شخص کا کھانا نہیں کھائیگا اور وہ شخص کھانا بیچا کرتا ہے اس نے خرید کر کھالیا تو قسم ٹوٹ گئی کہ اوس کے کھانے سے مراد اوس سے خرید کر کھانا کھانا ہے اور اگر کھانا بیچنا اوس کا کام نہ ہو تو مراد وہ کھانا ہے جو اوس کی مِلک میں ہے، لہٰذا خرید کر کھانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی۔[8] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۵: فلاں عورت کی پکائی ہوئی روٹی نہیں کھائیگا اور اوس عورت نے خود روٹی پکائی ہے یعنی اوس نے توے پر ڈالی اور سینکی[9] ہے تو اس کے کھانے سے قسم ٹوٹ جائیگی اور اگر اوس نے فقط آٹا گوندھا ہے یا روٹی بنائی ہے اور کسی دوسرے نے توے پر ڈالی اور سینکی اس کے کھانے سے نہیں ٹوٹے گی کہ آٹا گوندھنے یا روٹی بنانے کو پکانا نہیں کہیں گے اور اگر کہا فلاں عورت کی روٹی نہیں کھاؤں گا تو اس میں دو صورتیں ہیں، اگر یہ مراد ہے کہ اوس کی پکائی ہوئی روٹی نہیں کھاؤنگا تو وہی حکم ہے جو بیان کیا گیا اور

---

1 ...... "البحرالرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل ... إلخ، ج٤، ص٥٤٠.

و "الفتاوی الھندیة"، کتاب الأیمان، الباب الخامس فی الیمین علی الأکل ... إلخ، ج٢، ص٨٣، ٨٦.

2 ...... "الدرالمختار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل ... إلخ، ج٥، ص٥٩٨.

3 ...... سموسے۔ 4 ...... ڈبل روٹی۔ 5 ...... لکڑی کا وہ گول اوزار جس سے روٹی کو بڑھاتے ہیں۔

6 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار" کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل ... إلخ، مطلب: لایأکل ھذاالبرّ، ج٥، ص٥٩٨.

7 ...... "ردالمحتار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل ... إلخ، مطلب: لایأکل طعامًا، ج٥، ص٦٠٠.

8 ...... "ردالمحتار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل ... إلخ، مطلب: حلف لایکلّم عبد فلان ... إلخ، ج٥، ص٦٣٤.

9 ...... روٹی کو توے پر یا ہلکی آنچ پر پکانا۔

اگر یہ مطلب ہے کہ اوس کی ملک میں جو روٹی ہے وہ نہیں کھاؤں گا تو اگرچہ کسی اور نے آٹا گوندھا یا روٹی پکائی ہو مگر جب اوس کی ملک ہے تو کھانے سے ٹوٹ جائیگی۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۶: قسم کھائی کہ یہ کھانا کھائیگا تو اس میں دو صورتیں ہیں کوئی وقت مقرر کر دیا ہے یا نہیں اگر وقت نہیں مقرر کیا ہے پھر وہ کھانا کسی اور نے کھالیا یا ہلاک ہوگیا یا قسم کھانے والا مرگیا تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر وقت مقرر کر دیا ہے مثلاً آج اسکو کھائے گا اور دن گزرنے سے پہلے قسم کھانے والا مرگیا یا کھانا تلف[2] ہوگیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۷: قسم کھائی کہ کھانا نہیں کھائیگا تو وہ کھانا مراد ہے جس کو عادۃً[4] کھاتے ہیں لہٰذا اگر مُردار کا گوشت کھایا تو قسم نہیں ٹوٹی۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۲۸: قسم کھائی کہ سری نہیں کھائے گا اور اوس کی یہ نیت ہو کہ بکری، گائے، مرغ، مچھلی وغیرہ کسی جانور کا سر نہیں کھائیگا تو جس چیز کا سر کھائے گا قسم ٹوٹ جائے گی اور اگر نیت کچھ نہ ہو تو گائے اور بکری کے سر کھانے سے قسم ٹوٹے گی اور چڑیا ٹڈی[6]، مچھلی وغیرہا جانوروں کے سر کھانے سے نہیں ٹوٹے گی۔[7] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۲۹: قسم کھائی کہ انڈا نہیں کھائیگا اور نیت کچھ نہ ہو تو مچھلی کے انڈے کھانے سے نہیں ٹوٹے گی۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۰: میوہ نہ کھانے کی قسم کھائی تو مراد سیب، ناشپاتی، آڑو، انگور، انار، آم، امرود وغیرہا ہیں جن کو عرف میں میوہ کہتے ہیں کھیرا، ککڑی، گاجر، وغیرہا کو میوہ نہیں کہتے۔[9]

مسئلہ ۳۱: مٹھائی سے مراد امرتی[10]، جلیبی، پیڑا، بالوشاہی، گلاب جامن، قلاقند، برفی، لڈو وغیرہا جن کو عرف میں

---

1 ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل ...إلخ، مطلب: لا یأکل خبزًا، ج٥، ص٥٩٩.

2 ......ضائع۔

3 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الأیمان، الباب الخامس فی الیمین علی الأکل ...إلخ، ج ٢، ص ٨٤.

4 ......عام طور پر۔

5 ......"الدرالمختار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل ...إلخ، ج ٥، ص ٦٠٠.

6 ......ٹیڑی، ایک قسم کا پروں والا کیڑا جو درختوں اور فصلوں کو نقصان پہنچاتا ہے۔

7 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الأیمان، الباب الخامس فی الیمین علی الأکل ...إلخ، ج ٢، ص ٨٧، وغیرہ.

8 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الأیمان، الباب الخامس فی الیمین علی الأکل ...إلخ، ج ٢، ص ٨٧.

9 ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل ...إلخ، مطلب: لایأکل فاکھة، ج ٥ ص ٦٠١.

10 ......ایک قسم کی مٹھائی جو ماش کے آٹے کی بنائی جاتی ہے، شکل میں جلیبی کی طرح ہوتی ہے۔

مٹھائی کہتے ہیں ہاں اس طرف بعض گاؤں میں گُڑ کو مٹھائی کہتے ہیں لہٰذا اگر اس گاؤں والے نے مٹھائی نہ کھانے کی قسم کھائی تو گڑ کھانے سے قسم ٹوٹ جائیگی اور جہاں کا یہ محاورہ نہیں ہے وہاں والے کی نہیں ٹوٹے گی۔ عربی میں حلوا ہر میٹھی چیز کو کہتے ہیں یہاں تک کہ انجیر اور کھجور کو بھی مگر ہندوستان میں ایک خاص طرح سے بنائی ہوئی چیز کو حلوا کہتے ہیں کہ سوجی، میدہ، چاول کے آٹے وغیرہ سے بناتے ہیں اور یہاں بریلی میں اسکو میٹھا بھی بولتے ہیں، غرض جس جگہ کا جو عرف ہو وہاں اُسی کا اعتبار ہے۔ سالن عموماً ہندوستان میں گوشت کو کہتے ہیں جس سے روٹی کھائی جائے اور بعض جگہ میں نے دال کو بھی سالن کہتے سنا اور عربی زبان میں تو سرکہ کو بھی ادام (سالن) کہتے ہیں۔ آلو، رتالو[1]، اروی، ترئی، بھنڈی، ساگ، کدو، شلجم، گوبھی اور دیگر سبزیوں کو ترکاری کہتے ہیں جن کو گوشت میں ڈالتے ہیں یا تنہا پکاتے ہیں اور بعض گاؤں میں جہاں ہندو کثرت سے رہتے ہیں گوشت کو بھی لوگ ترکاری بولتے ہیں۔

مسئلہ ۳۲: قسم کھائی کہ کھانا نہیں کھائیگا اور کوئی ایسی چیز کھائی جسے عرف میں کھانا نہیں کہتے ہیں مثلاً دودھ پی لیا یا مٹھائی کھالی تو قسم نہیں ٹوٹی۔[2]

مسئلہ ۳۳: قسم کھائی کہ نمک نہیں کھائیگا اور ایسی چیز کھائی جس میں نمک پڑا ہوا ہے تو قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ نمک کا مزہ محسوس ہوتا ہو اور روٹی وغیرہ کو نمک لگا کر کھایا تو قسم ٹوٹ جائیگی ہاں اگر اوس کے کلام سے یہ سمجھا جاتا ہو کہ نمکین کھانا مراد ہے تو پہلی صورت میں بھی قسم ٹوٹ جائیگی۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۴: قسم کھائی کہ مرچ نہیں کھائیگا اور گوشت وغیرہ کوئی ایسی چیز کھائی جس میں مرچ ہے اور مرچ کا مزہ محسوس ہوتا ہے تو قسم ٹوٹ گئی، اس کی ضرورت نہیں کہ مرچ کھائے تو قسم ٹوٹے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۳۵: قسم کھائی کہ پیاز نہیں کھائیگا اور کوئی ایسی چیز کھائی جس میں پیاز پڑی ہے تو قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ پیاز کا مزہ معلوم ہوتا ہو۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۳۶: جس کھانے کی نسبت قسم کھائی کہ اس کو نہیں کھائے گا یا پانی کی نسبت کہ اس کو نہیں پیے گا اگر وہ اتنا ہے کہ

---

1 ......آلو کی ایک قسم، کچالو۔

2 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الخامس في اليمين على الأكل ... إلخ، ج ٢، ص ٨٤.

3 ......"ردالمحتار"، كتاب الايمان، باب اليمين في الأكل ... إلخ، مطلب: حلف لايأكل إدامًا ... إلخ، ج٥، ص ٦٠٤.

4 ......"الدرالمختار"، كتاب الأيمان، باب اليمين في الأكل ... إلخ، ج٥، ص ٦٠٤.

5 ......المرجع السابق.

ایک مجلس میں کھاسکتا ہےاور ایک پیاس میں پی سکتا ہے تو جب تک کُل نہ کھائے پیئے قسم نہیں ٹوٹے گی۔ مثلاً قسم کھائی کہ یہ روٹی نہیں کھائے گا اور روٹی ایسی ہے کہ ایک مجلس میں پوری کھاسکتا ہے تو اوس روٹی کا ٹکڑا کھانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی۔ یو ہیں قسم کھائی کہ اس گلاس کا پانی نہیں پیے گا تو ایک گھونٹ پینے سے نہیں ٹوٹی۔ اور اگر کھانا اتنا ہے کہ ایک مجلس میں نہیں کھاسکتا تو اس میں سے ذرا سا کھانے سے بھی قسم ٹوٹ جائیگی مثلاً قسم کھائی کہ اس گائے کا گوشت نہیں کھائیگا اور ایک بوٹی کھائی قسم ٹوٹ گئی۔ یو ہیں قسم کھائی کہ اس مٹکے کا پانی نہیں پیوں گا اور مٹکا پانی سے بھرا ہے تو ایک گھونٹ سے بھی ٹوٹ جائیگی۔ اور اگر یوں کہا کہ یہ روٹی مجھ پر حرام ہے تو اگر چہ ایک مجلس میں وہ روٹی کھاسکتا ہو مگر اوس کا ٹکڑا کھانے سے بھی کفارہ لازم ہوگا۔ یو ہیں یہ پانی مجھ پر حرام ہے اور ایک گھونٹ پی لیا تو کفارہ واجب ہو گیا، اگر چہ وہ ایک پیاس کا بھی نہ ہو۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۷: قسم کھائی کہ یہ روٹی نہیں کھائے گا اور کُل کھا گیا ایک ذرا سی چھوڑ دی تو قسم ٹوٹ گئی کہ روٹی کا ذرا سا حصہ چھوڑ دینے سے بھی عرف میں یہی کہا جائیگا کہ روٹی کھالی، ہاں اگر اوس کی یہ نیت تھی کہ کل نہیں کھائیگا تو ذرا سی چھوڑ دینے سے قسم نہیں ٹوٹی۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۸: قسم کھائی کہ اس انار کو نہیں کھاؤں گا اور سب کھالیا ایک دو دانے چھوڑ دیے تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر اتنے زیادہ چھوڑے کہ عادۃً اوتنے نہیں چھوڑے جاتے تو نہیں ٹوٹی۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۹: قسم کھائی کہ حرام نہیں کھائیگا اور غصب کیے ہوئے روپے سے کوئی چیز خرید کر کھائی تو قسم نہیں ٹوٹی مگر گنہگار رہوا اور جو چیز کھائی اگر وہ خود غصب کی ہوئی ہے تو قسم ٹوٹ گئی۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۰: قسم کھائی کہ زید کی کمائی نہیں کھائے گا اور زید کو کوئی چیز وراثت میں ملی تو اس کے کھانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی۔ اور اگر زید نے کوئی چیز خریدی یا ہبہ یا صدقہ میں کوئی چیز ملی اور زید نے اوسے قبول کرلیا تو اسکے کھانے سے قسم ٹوٹ جائیگی۔ اور اگر زید سے میں نے[5] کوئی چیز خرید کر کھائی تو نہیں ٹوٹی۔ اور اگر زید مر گیا اور اوس کی کمائی کا مال زید کے وراث کے یہاں کھایا یا یہ قسم کھانے والا خود ہی وارث ہے اور کھالیا تو قسم ٹوٹ گئی۔[6] (عالمگیری)

---

1 ...... "الفتاوى الهندية" كتاب الأيمان ، الباب الخامس في اليمين على الأكل ... إلخ، ج ٢ ،ص ٨٤،٨٥.

2 ...... المرجع السابق،ص ٨٥.
3 ...... المرجع السابق.

4 ...... المرجع السابق ،ص ٨٧.

5 ...... یہاں غالباً "میں نے" کتابت کی غلطی کی وجہ سے زائد ہو گیا ہے، جبکہ اس مقام پر عالمگیری میں اصل عبارت یوں مذکور ہے "فاشترى شيئاً الحالف من المحلوف عليه ... لا يحنث" یعنی "اگر زید سے کوئی چیز خرید کر کھائی تو نہیں ٹوٹی"۔ ... عِلمِیه

6 ...... "الفتاوى الهندية" كتاب الأيمان ، الباب الخامس في اليمين على الأكل ... إلخ، ج ٢ ،ص ٨٨.

مسئلہ۴۱: کسی کے پاس روپے ہیں، قسم کھائی کہ ان کو نہیں کھائیگا پھر روپے کے پیسے بُھنا لیے[1] یا اشرفیاں کرلیں پھر ان پیسوں یا اشرفیوں سے کوئی چیز خرید کر کھائی تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر ان پیسوں یا اشرفیوں سے زمین خریدی پھر اسے بیچ کر کھایا تو نہیں ٹوٹی۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ۴۲: قسم اوس وقت صحیح ہوگی کہ جس چیز کی قسم کھائی ہو وہ زمانۂ آئندہ میں پائی جاسکے یعنی عقلاً ممکن ہو اگرچہ عادۃً محال ہو مثلاً یہ قسم کھائی کہ میں آسمان پر چڑھوں گا یا اس مٹی کو سونا کردوں گا تو قسم ہوگئی اور اُسی وقت ٹوٹ بھی گئی۔ یوہیں قسم کے باقی رہنے کی بھی یہ شرط ہے کہ وہ کام اب بھی ممکن ہو، لہٰذا اگر اب ممکن نہ رہا تو قسم جاتی رہی مثلاً قسم کھائی کہ میں تمھارا روپیہ کل ادا کرونگا اور کل کے آنے سے پہلے ہی مرگیا تو اگرچہ قسم صحیح ہوگئی تھی مگر اب قسم نہ رہی کہ وہ رہا ہی نہیں، اس قاعدہ کے جاننے کے بعد اب یہ دیکھیے کہ اگر قسم کھائی کہ میں اس کوزہ کا پانی آج پیوں گا اور کوزہ میں پانی نہیں ہے یا تھا مگر رات کے آنے سے پہلے اوس میں کا پانی گر گیا یا اس نے گرادیا تو قسم نہیں ٹوٹی کہ پہلی صورت میں قسم صحیح نہ ہوئی اور دوسری میں صحیح تو ہوئی مگر باقی نہ رہی۔ یوہیں اگر کہا میں اس کوزہ کا پانی پیوں گا اور اس میں پانی اوس وقت نہیں ہے تو نہیں ٹوٹی مگر جبکہ یہ معلوم ہے کہ پانی نہیں ہے اور پھر قسم کھائی تو گنہگار ہوا، اگرچہ کفارہ لازم نہیں اور اگر پانی تھا اور گر گیا یا گرادیا تو قسم ٹوٹ گئی اور کفارہ لازم۔[3] (درمختار، ردالمحتار، بحر)

مسئلہ۴۳: عورت سے کہا اگر تو نے کل نماز نہ پڑھی تو تجھ کو طلاق ہے اور صبح کو عورت کو حیض آگیا تو طلاق نہ ہوئی۔ یوہیں عورت سے کہا کہ جو روپیہ تو نے میری جیب سے لیا ہے اگر اوس میں نہ رکھے گی تو طلاق ہے اور دیکھا تو روپیہ جیب ہی میں موجود ہے طلاق نہ ہوئی۔[4] (درمختار)

کلام کے متعلق قسم کا بیان

مسئلہ۱: یہ کہا کہ تم سے یا فلاں سے کلام کرنا مجھ پر حرام ہے اور کچھ بھی بات کی تو کفارہ لازم ہوگیا۔[5] (درمختار)

مسئلہ۲: قسم کھائی کہ اس بچہ سے کلام نہ کریگا اور اوسکے جوان یا بوڑھے ہونے کے بعد کلام کیا تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر کہا

---

1 ......توڑوالیے، چینج کروالیے۔

2 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الأیمان ، الباب الخامس فی الیمین علی الأکل ...إلخ، ج ۲،ص۸۹.

3 ......"الدرالمختار"و"رد المحتار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل ...إلخ، مطلب:حلف لایشرب ...إلخ ،ج۵،ص۶۱۷_۶۲۰.
و"البحرالرائق"، کتاب الأیمان ، باب الیمین فی الأکل ...إلخ ،ج٤،ص۵۵۲_۵۵٤.

4 ......"الدرالمختار"، کتاب الأیمان ،باب الیمین فی الأکل ...إلخ ،ج ۵،ص ۶۱۸.

5 ......

کہ بچہ سے کلام نہ کروں گا اور جوان یا بوڑھے سے کلام کیا تو نہیں ٹوٹی۔[1] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۳: قسم کھائی کہ زید سے کلام نہ کریگا اور زید سورہا تھا، اس نے پکارا اگر پکارنے سے جاگ گیا تو قسم ٹوٹ گئی اور بیدار نہ ہوا تو نہیں اور اگر جاگ رہا تھا اور اوس نے پکارا اگر اتنی آواز تھی کہ سُن سکے اگرچہ بہرے ہونے یا کام میں مشغول ہونے یا شور کی وجہ سے نہ سنا تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر دور تھا اور اتنی آواز سے پکارا کہ سُن نہیں سکتا تو نہیں ٹوٹی۔ اور اگر زید کسی مجمع[2] میں تھا اس نے اوس مجمع کو سلام کیا تو قسم ٹوٹ گئی ہاں اگر نیت یہ ہو کہ زید کے سوا اوروں کو سلام کرتا ہے تو نہیں ٹوٹی۔ اور نماز کا سلام کلام نہیں ہے، لہٰذا اس سے قسم نہیں ٹوٹے گی خواہ زید دہنی طرف ہو یا بائیں طرف۔ یوہیں اگر زید امام تھا اور یہ مقتدی، اس نے اوس کی غلطی پر سبحان اللہ کہا یا لقمہ دیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ اور اگر یہ نماز میں نہ تھا اور لقمہ دیا یا اوس کی غلطی پر سبحان اللہ کہا تو قسم ٹوٹ گئی۔[3] (بحر)

مسئلہ ۴: قسم کھائی کہ زید سے بات نہ کروں گا اور کسی کام کو اوس سے کہنا ہے اس نے کسی دوسرے کو مخاطب کر کے کہا اور مقصود زید کو سنانا ہے تو قسم نہیں ٹوٹی۔ یوہیں اگر عورت سے کہا کہ تُو نے اگر میری شکایت اپنے بھائی سے کی تو تجھ کو طلاق ہے، عورت کا بھائی آیا اور اوس کے سامنے عورت نے بچہ سے اپنے شوہر کی شکایت کی اور مقصود بھائی کو سنانا ہے تو طلاق نہ ہوئی۔[4] (بحر)

مسئلہ ۵: قسم کھائی کہ میں تجھ سے ابتداءً کلام نہ کرونگا اور راستے میں دونوں کی ملاقات ہوئی دونوں نے ایک ساتھ سلام کیا تو قسم نہیں ٹوٹی بلکہ جاتی رہی کہ اب ابتداءً کلام کرنے میں حرج نہیں۔ یوہیں اگر عورت سے کہا اگر میں تجھ سے ابتداءً کلام کروں تو تجھ کو طلاق ہے اور عورت نے بھی قسم کھائی کہ میں تجھ سے کلام کی پہل نہ کروں گی تو مرد کو چاہیے کہ عورت سے کلام کرے کہ اوس کی قسم کے بعد جب عورت نے قسم کھائی تو اب مرد کا کلام کرنا ابتداءً نہ ہوگا۔[5] (بحر)

مسئلہ ۶: کلام نہ کرنے کی قسم کھائی تو خط بھیجنے یا کسی کے ہاتھ کچھ کہلا کر بھیجنے یا اشارہ کرنے سے قسم نہیں ٹوٹے گی۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۷: اقرار و بشارت[7] اور خبر دینا یہ سب لکھنے سے ہوسکتے ہیں اور اشارہ سے نہیں مثلاً قسم کھائی کہ تم کو فلاں

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان، الباب السادس فی اليمين على الكلام، ج٢، ص١٠١.
و"الدرالمختار"، كتاب الأيمان، باب اليمين فی الأكل ...إلخ، ج ٥، ص ٦١٨.

2 ...... محفل، مجلس۔

3 ...... "البحرالرائق"، كتاب الأيمان، باب اليمين فی الأكل ...إلخ، ج ٤، ص ٥٥٧ـ٥٥٩.

4 ...... المرجع السابق، ص٥٥٨، ٥٥٩.

5 ...... المرجع السابق، ص٥٥٨.

6 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان، الباب السادس فی اليمين على الكلام، ج٢، ص٩٧.

7 ...... خوشخبری دینا۔

بات کی خبر نہ دوں گا اور لکھ کر بھیج دیا تو قسم ٹوٹ گئی اور اشارہ سے بتایا تو نہیں اور اگر قسم کھائی کہ تمھارا یہ راز کسی پر ظاہر نہ کرونگا اور اشارہ سے بتایا تو قسم ٹوٹ گئی کہ ظاہر کرنا اشارہ سے بھی ہوسکتا ہے۔[1] (درمختار، بحر)

مسئلہ ۸: قسم کھائی کہ زید سے کلام نہ کرے گا اور زید نے دروازہ پر آکر کُنڈی کھٹکھٹائی اس نے کہا کون ہے یا کون تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر کہا آپ کون صاحب ہیں یا تم کون ہو تو ٹوٹ گئی۔ یوہیں اگر زید نے پکارا اور اس نے کہا ہاں یا کہا حاضر ہوا یا اوس نے کچھ پوچھا اس نے جواب میں ہاں کہا تو قسم ٹوٹ گئی۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۹: قسم کھائی کہ بی بی سے کلام نہ کریگا اور گھر میں عورت کے سوا دوسرا کوئی نہیں ہے یہ گھر میں آیا اور کہا یہ چیز کس نے رکھی ہے یا کہا یہ چیز کہاں ہے تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر گھر میں کوئی اور بھی ہے تو نہیں ٹوٹی یعنی جبکہ اوس کی نیت عورت سے پوچھنے کی نہ ہو۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰: کلام نہ کرنے کی قسم کھائی اور ایسی زبان میں کلام کیا جس کو مخاطب نہیں سمجھتا جب بھی قسم ٹوٹ گئی۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱: قسم کھائی کہ زید سے بات نہ کروں گا جب تک فلاں شخص اجازت نہ دے اور اوس نے اجازت دی مگر اسے خبر نہیں اور کلام کرلیا تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر اجازت دینے سے پہلے وہ شخص مرگیا تو قسم باطل ہوگئی یعنی اب کلام کرنے سے نہیں ٹوٹے گی کہ قسم ہی نہ رہی۔ اور اگر یوں کہا تھا کہ بغیر فلاں کی مرضی کے کلام نہ کروں گا اور اوس کی مرضی تھی مگر اسے معلوم نہ تھا اور کلام کرلیا تو نہیں ٹوٹی۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۱۲: یہ قسم کھائی کہ فلاں کو خط نہ لکھوں گا اور کسی کو لکھنے کے لیے اشارہ کیا تو اگر یہ قسم کھانے والا اُمراء[6] میں سے ہے تو قسم ٹوٹ گئی کہ ایسے لوگ خود نہیں لکھا کرتے بلکہ دوسروں سے لکھوایا کرتے ہیں اور ان لوگوں کی عادت یہ ہوتی ہے کہ اشارہ سے حکم کیا کرتے ہیں۔[7] (درمختار، بحر)

---

1 ...... "الدر المختار"، کتاب الأیمان ، باب الیمین فی الأکل ...إلخ ، ج ٥، ص ٦٢٥ .
و "البحرالرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل ...إلخ ، ج ٤، ص ٥٥٩ .

2 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الأیمان، الباب السادس فی الیمین علی الکلام ، ج ٢، ص ٩٨ .

3 ...... المرجع السابق. 4 ...... المرجع السابق.

5 ...... "الدرالمختار" کتاب الأیمان ، باب الیمین فی الأکل ...إلخ ، ج ٥، ص ٦٢٤ .

6 ...... حکام، بادشاہ وغیرہ۔

7 ...... "الدرالمختار"، کتاب الأیمان ، باب الیمین فی الأکل ...إلخ ، ج ٥ ، ص ٦٢٦ .
و "البحرالرائق" کتاب الأیمان ، باب الیمین فی الأکل ...إلخ ، ج ٤، ص ٥٥٩ .

مسئلہ ۱۳: قسم کھائی کہ فلاں کا خط نہ پڑھے گا اور خط کو دیکھا اور جو کچھ لکھا ہے اوسے سمجھا تو قسم ٹوٹ گئی کہ خط پڑھنے سے یہی مقصود ہے زبان سے پڑھنا مقصود نہیں، یہ امام محمد رضی اللہ عنہ کا قول ہے اور امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تک زبان سے تلفظ نہ کریگا قسم نہیں ٹوٹے گی اور اسی قولِ ثانی [1] پر فتویٰ ہے۔[2] (بحر)

مگر یہاں کا عام محاورہ یہی ہے کہ خط دیکھا اور لکھے ہوئے کو سمجھا تو یہ کہتے ہیں میں نے پڑھا۔ لہٰذا یہاں کے محاورہ میں قسم ٹوٹنے پر فتویٰ [3] ہونا چاہیے واللہ تعالیٰ اعلم۔ یہاں کے محاورہ میں یہ لفظ کہ زید کا خط نہ پڑھوں گا ایک دوسرے معنے کے لیے بھی بولا جاتا ہے وہ یہ کہ زید بے پڑھا شخص ہے اور اوس کے پاس جب کہیں سے خط آتا ہے تو کسی سے پڑھواتا ہے تو اگر یہ پڑھنا مقصود ہے تو اس میں دیکھنا اور سمجھنا قسم ٹوٹنے کے لیے کافی نہیں بلکہ پڑھ کر سنانے سے ٹوٹے گی۔

مسئلہ ۱۴: قسم کھائی کہ کسی عورت سے کلام نہ کریگا اور بچی سے کلام کیا تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر قسم کھائی کہ کسی عورت سے نکاح نہ کریگا اور چھوٹی لڑکی سے نکاح کیا تو ٹوٹ گئی۔[4] (بحر)

مسئلہ ۱۵: قسم کھائی کہ فقیروں اور مسکینوں سے کلام نہ کریگا اور ایک سے کلام کرلیا تو قسم ٹوٹ گئی۔ اور اگر یہ نیت ہے کہ تمام فقیروں اور مسکینوں سے کلام نہ کریگا تو نہیں ٹوٹی۔ یوہیں اگر قسم کھائی کہ بنی آدم سے [5] کلام نہ کریگا تو ایک سے کلام کرنے میں قسم ٹوٹ جائے گی اور نیت میں تمام اولادِ آدم ہے تو نہیں۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: قسم کھائی کہ فلاں سے ایک سال کلام نہ کروں گا تو اس وقت سے ایک سال یعنی بارہ مہینے تک کلام کرنے سے قسم ٹوٹ جائے گی۔ اور اگر کہا کہ ایک مہینہ کلام نہ کریگا تو جس وقت سے قسم کھائی ہے اوس وقت سے ایک مہینہ یعنی تیس دن مراد ہیں۔ اور اگر دن میں قسم کھائی کہ ایک دن کلام نہ کرونگا تو جس وقت سے قسم کھائی ہے اوس وقت سے دوسرے دن کے اوسی وقت تک کلام سے قسم ٹوٹے گی۔ اور اگر رات میں قسم کھائی کہ ایک رات کلام نہ کرونگا تو اوس وقت سے دوسرے دن کے بعد والی رات کے اوسی وقت تک مراد ہے لہٰذا درمیان کا دن بھی شامل ہے۔ اور اگر رات میں کہا کہ قسم خدا کی فلاں سے ایک دن کلام نہ کرونگا تو اوس وقت سے غروبِ آفتاب تک کلام کرنے سے قسم ٹوٹ جائیگی۔ اور اگر دن میں کہا کہ فلاں شخص سے ایک

---

1 ...... یعنی امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا فرمان کہ جب تک زبان سے تلفظ نہ کریگا قسم نہیں ٹوٹے گی۔

2 ...... "البحرالرائق" کتاب الأیمان ، باب الیمین فی الأکل ... إلخ ، ج ٤ ، ص ٥٥٩ .

3 ...... ثم رأیت فی ردالمحتار قال ح و قول محمد ھو الموافق لعرفنا کما لا یخفیٰ اہ فللّٰہِ الحمد. ١٢ منہ .

4 ...... البحرالرائق " ، کتاب الأیمان ، باب الیمین فی الأکل ... إلخ ، ج ٤ ، ص ٥٦٠ .

5 ...... بنی آدم: یعنی آدم علیہ السلام کی اولاد، یعنی کسی بھی انسان سے۔

6 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الأیمان ، الباب السادس فی الیمین علی الکلام ، ج ٢ ، ص ٩٨ .

رات کلام نہ کرونگا تو اس وقت سے طلوع فجر تک کلام کرنے سے قسم ٹوٹ جائیگی۔ اور ایک مہینہ یا ایک دن کے روزہ یا اعتکاف کی قسم کھائی تو اوسے اختیار ہے جب چاہے ایک مہینہ یا ایک دن کا روزہ یا اعتکاف کرلے۔ اور اگر کہا اس سال کلام نہ کرونگا تو سال پورا ہونے میں جتنے دن باقی ہیں وہ لیے جائیں گے یعنی اوس وقت سے ختم ذی الحجہ تک [1]۔ یوہیں اگر کہا کہ اس مہینہ میں کلام نہ کرونگا تو جتنے دن اس مہینے میں باقی ہیں وہ لیے جائینگے اور اگر یوں کہا کہ آج دن میں کلام نہ کرونگا تو اس وقت سے غروب آفتاب تک اور اگر رات میں کہا کہ آج رات میں کلام نہ کرونگا تو رات کا جتنا حصہ باقی ہے وہ مراد لیا جائے اور اگر کہا آج اور کل اور پرسوں کلام نہ کرونگا تو درمیان کی راتیں بھی داخل ہیں یعنی رات میں کلام کرنے سے بھی قسم ٹوٹ جائیگی۔ اور اگر کہا کہ نہ آج کلام کرونگا اور نہ کل اور نہ پرسوں تو راتوں میں کلام کرسکتا ہے کہ یہ ایک قسم نہیں ہے بلکہ تین قسمیں ہیں کہ تین دِنوں کے لیے علیحدہ علیحدہ ہیں۔[2] (بحرالرائق)

مسئلہ ۱۷: قسم کھائی کہ کلام نہ کرے گا تو قرآن مجید پڑھنے یا سبحٰن اللہ کہنے یا اور کوئی وظیفہ پڑھنے یا کتاب پڑھنے سے قسم نہیں ٹوٹے گی۔ اور اگر قسم کھائی کہ قرآن مجید نہ پڑھے گا تو نماز میں یا بیرون نماز [3] پڑھنے سے قسم ٹوٹ جائے گی اور اگر اس صورت میں بسم اللہ پڑھی اور نیت میں وہ بسم اللہ ہے جو سورۂ نمل کی جز ہے تو ٹوٹ گئی ورنہ نہیں۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۱۸: قسم کھائی کہ قرآن کی فلاں سورت نہ پڑھے گا اور اوسے اول سے آخر تک دیکھتا گیا اور جو کچھ لکھا ہے اوسے سمجھا تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر قسم کھائی کہ فلاں کتاب نہ پڑھے گا اور یوہیں کیا تو امام محمد رحمہ اللہ تعالٰی کے نزدیک ٹوٹ جائے گی اور ہمارے یہاں کے عرف سے یہی مناسب۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۹: قسم کھائی کہ زید سے کلام نہ کریگا جب تک فلاں جگہ پر ہے تو وہاں سے چلے جانے کے بعد قسم ختم ہوگئی، لہٰذا اگر پھر واپس آیا اور کلام کیا تو کچھ حرج نہیں کہ قسم اب باقی نہ رہی۔[6] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۰: قسم کھائی کہ اوسے کچہری میں لیجا کر حلف دوں گا مدعیٰ علیہ [7] نے جا کر اُسکے حق کا اقرار کرلیا حلف کی نوبت ہی نہ آئی تو قسم نہیں ٹوٹی۔ یوہیں اگر قسم کھائی کہ تیری شکایت فلاں سے کرونگا پھر دونوں میں صلح ہوگئی اور شکایت نہ کی تو قسم

---

1 ...... ذی الحجہ اسلامی مہینوں کے اعتبار سے آخری بارھواں مہینہ ہے۔

2 ...... "البحرالرائق"، کتاب الأیمان ، باب الیمین فی الأکل ...إلخ ،ج٤ ،ص ٥٦١ .

3 ...... نماز سے باہر۔

4 ...... " الدرالمختار"، کتاب الأیمان ،باب الیمین فی الأکل ...إلخ، ج٥ ، ص٦٢٧ .

5 ...... "ردالمحتار"، کتاب الأیمان ،باب الیمین فی الأکل ...إلخ، مطلب مھم : لایکلمه ...إلخ ،ج٥ ،ص ٦٢٨ .

6 ...... المرجع السابق،مطلب :أنت طالق یوم اکلم فلانا ...إلخ ،ص٦٢٩ .

7 ...... جس پر دعوٰی کیا گیا ہو۔

نہیں ٹوٹی یا قسم کھائی کہ اوس کا قرض آج ادا کر دیگا اور اوس نے معاف کر دیا تو قسم جاتی رہی۔[1] (درمختار، ردالمحتار، بحر)

مسئلہ ۲۱: قسم کھائی کہ فلاں کے غلام یا اوس کے دوست یا اوس کی عورت سے کلام نہ کرونگا اور اوس نے غلام کو بیچ ڈالا یا اور کسی طرح اوس کی ملک سے نکل گیا اور دوست سے عداوت[2] ہوگئی اور عورت کو طلاق دیدی تو اب کلام کرنے سے قسم نہیں ٹوٹے گی غلام میں چاہے یوں کہا کہ فلاں کے اس غلام سے یا فلاں کے غلام سے دونوں کا ایک حکم ہے اور اگر قسم کے وقت وہ اوس کا غلام تھا اور کلام کرنے کے وقت بھی ہے یا قسم کے وقت یہ اوسکا غلام نہ تھا اور اب ہے دونوں صورتوں میں ٹوٹ جائیگی۔[3] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۲۲: اگر کہا فلاں کی اس عورت سے یا فلاں کی فلاں عورت سے یا فلاں کے اس دوست سے یا فلاں کے فلاں دوست سے کلام نہ کروں گا اور طلاق یا عداوت کے بعد کلام کیا تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر نہ اشارہ ہو نہ معین کیا ہو اور اوس نے اب کسی عورت سے نکاح کیا یا کسی سے دوستی کی تو کلام کرنے سے قسم ٹوٹ جائیگی۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۳: قسم کھائی کہ فلاں کے بھائیوں سے کلام نہ کرونگا اور اوس کا ایک ہی بھائی ہے تو اگر اسے معلوم تھا کہ ایک ہی ہے تو کلام سے قسم ٹوٹ گئی ورنہ نہیں۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۴: قسم کھائی کہ اس کپڑے والے سے کلام نہ کریگا اوسنے کپڑے بیچ ڈالے پھر اس نے کلام کیا تو قسم ٹوٹ گئی اور جس نے کپڑے خریدے اوس سے کلام کیا تو نہیں۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۵: قسم کھائی کہ میں اوس کے پاس نہیں پھٹکوں گا تو یہ وہی حکم رکھتا ہے جیسے یہ کہا کہ میں اوس سے کلام نہ کرونگا۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۶: کسی نے اپنی عورت کو اجنبی شخص[8] سے کلام کرتے دیکھا اوس نے کہا اگر تو اب کسی اجنبی سے کلام

---

1 ...... "الدرالمختار"و"ردالمحتار"کتاب الأیمان،باب الیمین فی الأکل...إلخ، مطلب: حلف لایفارقنی ...إلخ، ج٥ ،ص ٦٣٢.
و" البحرالرائق "، کتاب الأیمان ، باب الیمین فی الضرب ...إلخ ،ج ٤ ،ص ٦١٣.

2 ...... دشمنی۔

3 ...... "الدرالمختار"، کتاب الأیمان ، باب الیمین فی الأکل ...إلخ،ج ٥، ص٦٣٣.
و"الفتاوی الهندیة"،کتاب الأیمان، الباب السادس فی الیمین علی الکلام ،ج٢،ص٩٩.

4 ......"الدرالمختار"و"رد لمحتار"، کتاب الأیمان ، باب الیمین فی الأکل ...إلخ،مطلب:حلف لا یکلم ...إلخ ،ج٥ ،ص٦٣٣.

5 ......"الفتاوی الهندیة"،کتاب الأیمان، الباب السادس فی الیمین علی الکلام ،ج٢، ص ٩٩.

6 ......المرجع السابق.

7 ......المرجع السابق.

8 ...... یعنی غیر محرم۔

کرے گی تو تجھ کو طلاق ہے پھر عورت نے کسی ایسے شخص سے کلام کیا جو اوس گھر میں رہتا ہے مگر محارم [1] میں سے نہیں یا کسی رشتہ دار غیر محرم سے کلام کیا تو طلاق ہوگئی۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۷: کچھ لوگ کسی جگہ بیٹھے ہوئے بات کر رہے تھے ان میں سے ایک نے کہا جو شخص اب بولے اوس کی عورت کو طلاق ہے پھر خود ہی بولا تو اوس کی عورت کو طلاق ہوگئی۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۸: قسم کھائی کہ زید سے کلام نہ کروں گا پھر زید نے اوسے خوشی کی کوئی خبر سنائی اوس نے کہا الحمد للہ یا رنج کی سنائی اوس نے کہا انا للہ تو قسم نہیں ٹوٹی اور زید کی چھینک پر یرحمك اللہ کہا تو ٹوٹ گئی۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۹: قسم کھائی کہ جب تک شب قدر نہ گزر لے کلام نہ کروں گا اگر یہ شخص عام لوگوں میں ہے تو رمضان کی ستائیسویں رات گزرنے پر کلام کرسکتا ہے اور اگر جانتا ہو کہ شب قدر میں ائمہ کا اختلاف ہے تو جب تک قسم کے بعد پورا رمضان نہ گزر لے کلام نہیں کرسکتا یعنی اگر رمضان سے پہلے قسم کھائی تو اس رمضان کے گزرنے کے بعد کلام کرسکتا ہے اور رمضان کی ایک رات گزرنے کے بعد قسم کھائی تو جب تک دوسرا رمضان پورا نہ گزر جائے کلام نہیں کرسکتا۔[5] (عالمگیری)

طلاق دینے اور آزاد کرنے کی یمین

مسئلہ ۱: اگر کہا کہ پہلا غلام کہ خریدوں آزاد ہے تو اس کے کہنے کے بعد جس کو پہلے خریدے گا آزاد ہو جائیگا اور دو غلام ایک ساتھ خریدے تو کوئی آزاد نہ ہوگا کہ ان میں سے کوئی پہلا نہیں۔ اور اگر کہا کہ پہلا غلام جس کا میں مالک ہوں گا آزاد ہے اور ڈیڑھ غلام کا مالک ہوا تو جو پورا ہے آزاد ہے اور آدھا کچھ نہیں۔ یوہیں اگر کپڑے کی نسبت کہا کہ پہلا تھان جو خریدوں صدقہ ہے اور ڈیڑھ تھان ایک ساتھ خریدا تو ایک پورے کو تصدق [6] کرے۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۲: اگر کہا کہ پچھلا غلام جس کو میں خریدوں آزاد ہے اور اوسکے بعد چند غلام خریدے تو سب میں پچھلا آزاد

---

1 ...... وہ قریبی رشتے دار جن سے ہمیشہ نکاح حرام ہو۔

2 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان ،الباب السادس في اليمين على الكلام ،ج٢، ص ١٠١.

3 ...... المرجع السابق، ١٠٢.

4 ...... المرجع السابق،ص ٩٩، ١٠٢.

5 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان ، الباب السادس فی اليمين على الكلام ،ج٢، ص ١٠٨.

6 ...... صدقہ۔

7 ......"الدرالمختار"، كتاب الأيمان،باب اليمين فی الطلاق والعتاق، ج٥،ص ٦٤٤ـ٦٤٦.

ہے۔ اور اوس کا پچھلا ہونا اوس وقت معلوم ہوگا جب یہ شخص مرے اس واسطے کہ جب تک زندہ ہے کسی کو پچھلا نہیں کہہ سکتے۔ اور یہ اب سے آزاد نہ ہوگا بلکہ جس وقت اوس نے خریدا ہے اوسی وقت سے آزاد قرار دیا جائیگا لہٰذا اگر صحت میں خریدا جب تو بالکل آزاد ہے اور مرض الموت میں خریدا تو تہائی مال سے آزاد ہوگا۔ اور اگر اس کہنے کے بعد صرف ایک ہی غلام خریدا ہے تو آزاد نہ ہوگا کہ یہ پچھلا تو جب ہوگا جب اس سے پہلے اور بھی خریدا ہوتا۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۳: اگر کہا پہلی عورت جو میرے نکاح میں آئے اوسے طلاق ہے تو اس کہنے کے بعد جس عورت سے پہلے نکاح ہوگا اُسے طلاق پڑ جائے گی اور نصف مہر واجب ہوگا۔

مسئلہ ۴: اگر کہا کہ پچھلی عورت جو میرے نکاح میں آئے اوسے طلاق ہے اور دو یا زیادہ نکاح کیے تو جس سے آخر میں نکاح ہوا نکاح ہوتے ہی اوسے طلاق پڑ جائیگی مگر اس کا علم اوس وقت ہوگا جب وہ شخص مرے کیونکہ جب تک زندہ ہے یہ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ پچھلی ہے کیونکہ ہوسکتا ہے کہ اس کے بعد اور نکاح کرلے۔ لہٰذا اُس کے مرنے کے بعد جب معلوم ہوا کہ یہ پچھلی ہے تو نصف مہر بوجہ طلاق پائے گی۔ اور اگر وطی ہوئی ہے تو پورا مہر بھی لے گی۔ اور اس کی عدت حیض سے شمار ہوگی۔ اور عدت میں سوگ نہ کریگی اور شوہر کی میراث نہ پائے گی۔ اور اگر اس صورت مذکورہ میں اوس نے ایک عورت سے نکاح کیا پھر دوسری سے کیا پھر پہلی کو طلاق دیدی پھر اس سے نکاح کیا تو اگرچہ اس سے ایک بار نکاح آخر میں کیا ہے مگر اس کو طلاق نہ ہوگی بلکہ دوسری کو ہوگی کہ جب اس سے پہلے ایک بار نکاح کیا تو یہ پہلی ہو چکی اسے پچھلی نہیں کہہ سکتے، اگرچہ دوبارہ نکاح اس سے آخر میں ہوا ہے۔[2] (بحر، درمختار)

مسئلہ ۵: یہ کہا کہ اگر میں گھر میں جاؤں تو میری عورت کو طلاق ہے پھر قسم کھائی کہ عورت کو طلاق نہیں دیگا اسکے بعد گھر میں گیا تو عورت کو طلاق ہوگئی مگر قسم نہیں ٹوٹی اور اگر پہلے طلاق نہ دینے کی قسم کھائی پھر یہ کہا کہ اگر گھر میں جاؤں تو عورت کو طلاق ہے اور گھر میں گیا تو قسم بھی ٹوٹی اور طلاق بھی ہوگئی۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۶: کسی شخص کو اپنی عورت کو طلاق دینے کا وکیل بنایا پھر یہ قسم کھائی کہ عورت کو طلاق نہیں دیگا، اب اس قسم کے بعد وکیل نے اوس کی عورت کو طلاق دی تو قسم ٹوٹ گئی۔ یو ہیں اگر عورت سے کہا تو اگر چاہے تو تجھے طلاق ہے، اس کے بعد قسم

[1] ......"الدرالمختار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الطلاق والعتاق، ج٥، ص٦٤٦.

[2] ......"البحر الرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الطلاق والعتاق، ج٤، ص ٥٧٥.

و"الدرالمختار" کتاب الأیمان، باب الیمین فی الطلاق والعتاق، ج٥، ص٦٤٦.

[3] ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الأیمان، الباب السابع فی الیمین فی الطلاق والعتاق، ج٢، ص ١١١.

کھائی کہ طلاق نہ دے گا، قسم کھانے کے بعد عورت نے کہا میں نے طلاق چاہی تو طلاق بھی ہوگئی اور قسم بھی ٹوٹی۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۷: قسم کھائی کہ نکاح نہ کرے گا اور دوسرے کو اپنے نکاح کا وکیل کیا تو قسم ٹوٹ جائے گی اگرچہ یہ کہے کہ میرا مقصد یہ تھا کہ اپنی زبان سے ایجاب وقبول نہ کروں گا۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۸: عورت سے کہا اگر تو جنے تو تجھے طلاق ہے اور مردہ یا کچا بچہ پیدا ہوا تو طلاق ہوگئی، ہاں اگر ایسا کچا بچہ پیدا ہوا جس کے اعضا نہ بنے ہوں تو طلاق نہ ہوئی۔[3] (بحر)

مسئلہ ۹: جو میرا غلام فلاں بات کی خوشخبری سنائے وہ آزاد ہے اور متفرق طور پر[4] کئی غلاموں نے آکر خبر دی تو پہلے جس نے خبر دی ہے وہ آزاد ہوگا کہ خوشخبری سنانے کے یہ معنی ہیں کہ خوشی کی خبر دینا جس کو وہ نہ جانتا ہو تو دوسرے اور تیسرے نے جو خبر دی یہ جاننے کے بعد ہے، لہٰذا آزاد نہ ہونگے اور جھوٹی خبر دی تو کوئی آزاد نہ ہوگا کہ جھوٹی خبر کو خوشخبری نہیں کہتے اور اگر سب نے ایک ساتھ خبر دی تو سب آزاد ہو جائینگے۔[5] (تنویر الابصار)

خرید و فروخت و نکاح وغیرہ کی قسم

مسئلہ ۱: بعض عقد[6] اس قسم کے ہیں کہ اون کے حقوق اوسکی طرف رجوع کرتے ہیں جس سے وہ عقد صادر ہو[7] اور اس میں وکیل کو اسکی حاجت نہیں کہ یہ کہے میں فلاں کی طرف سے یہ عقد کرتا ہوں جیسے خریدنا، بیچنا، کرایہ پر دینا کرایہ پر لینا۔ اور بعض فعل ایسے ہیں جن میں وکیل کو موکل[8] کی طرف نسبت کرنے کی حاجت ہوتی ہے جیسے مقدمہ لڑانا کہ وکیل کو کہنا پڑیگا کہ یہ دعویٰ میں اپنے فلاں موکل کی طرف سے کرتا ہوں اور بعض فعل ایسے ہوتے ہیں جن میں اصل فائدہ اوسی کو ہوتا ہے جو اوس فعل کا محل ہے یعنی جس پر وہ فعل واقع ہے جیسے اولاد کو مارنا۔ ان تینوں قسموں میں اگر خود کرے تو قسم ٹوٹے گی اور اس کے حکم سے دوسرے نے کیا تو نہیں مثلاً قسم کھائی کہ یہ چیز میں نہیں خریدوں گا اور دوسرے سے خریدوائی یا قسم کھائی کہ گھوڑا کرایہ پر نہیں دونگا

---

1. ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان، الباب السابع في اليمين في الطلاق والعتاق، ج۲، ص ۱۱۱.
   بہار شریعت کے تمام نسخوں میں یہاں عبارت ایسے ہی مذکور ہے، غالباً یہاں کتابت کی غلطی ہے، اصل عبارت یوں ہے قسم کھانے کے بعد عورت نے کہا میں نے طلاق چاہی تو طلاق بھی ہوگئی اور قسم بھی نہ ٹوٹی۔... عِلْمِیہ
2. ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان، الباب السابع في اليمين في الطلاق والعتاق، ج۲، ص ۱۱۱.
3. ......"البحر الرائق"، كتاب الأيمان، باب اليمين في الطلاق والعتاق، ج ٤، ص ۵۷۳.
4. ......علیحدہ علیحدہ، باری باری۔
5. ......" تنوير الأبصار"، كتاب الأيمان، باب اليمين في الطلاق والعتاق، ج ۵، ص ۶۴۹.
6. ......یعنی بعض معاملات۔
7. ......جاری ہو، نافذ ہو۔
8. ......وکیل بنانے والا۔

اور دوسرے سے یہ کام لیا یا دعویٰ نہ کرونگا اور وکیل سے دعوے کرایا یا اپنے لڑکے کو نہیں مارونگا اور دوسرے سے مارنے کو کہا تو ان سب صورتوں میں قسم نہیں ٹوٹی۔ اور جو عقد اس قسم کے ہیں کہ اون کے حقوق اوسکے لیے نہیں جس سے وہ عقد صادر ہوں کہ یہ شخص محض متوسط[1] ہوتا ہے بلکہ حقوق اوسکے لیے ہوں جس نے حکم دیا ہے اور جو مؤکل ہے جیسے نکاح، غلام آزاد کرنا، ہبہ، صدقہ، وصیت[2]، قرض لینا، امانت رکھنا، عاریت دینا[3]، عاریت لینا، یا جو فعل ایسے ہوں کہ اون کا نفع اور مصلحت حکم کرنے والے کے لیے ہے جیسے غلام کو مارنا، ذبح کرنا، دین کا تقاضا، دَین کا قبضہ کرنا، کپڑا پہننا، کپڑا سلوانا، مکان بنوانا تو ان سب میں خواہ خود کرلے یا دوسرے سے کرائے بہرحال قسم ٹوٹ جائیگی مثلاً قسم کھائی کہ نکاح نہیں کریگا اور کسی کو اپنے نکاح کا وکیل کر دیا اوس وکیل نے نکاح کر دیا یا ہبہ وصدقہ ووصیت اور قرض لینے کے لیے دوسرے کو وکیل کیا اور وکیل نے یہ کام انجام دیے یا قسم کھائی کہ کپڑا نہیں پہنے گا اور دوسرے سے کہا اوس نے پہنا دیا یا قسم کھائی کہ کپڑے نہیں سلوائے گا اس کے حکم سے دوسرے نے سلوائے یا مکان نہیں بنائیگا اور اسکے حکم سے دوسرے نے بنایا تو قسم ٹوٹ گئی۔[4] (فتح القدیر وغیرہ)

مسئلہ ۲: قسم کھائی کہ فلاں چیز نہیں خریدے گا یا نہیں بیچے گا اور نیت یہ ہے کہ نہ خود اپنے ہاتھ سے خریدے بیچے گا نہ دوسرے سے یہ کام لے گا اور دوسرے سے خریدوائی یا بیچوائی تو قسم ٹوٹ گئی کہ ایسی نیت کر کے اس نے خود اپنے اوپر سختی کرلی۔ یوہیں اگر ایسی نیت تو نہیں ہے مگر یہ قسم کھانے والا اُن لوگوں میں ہے کہ ایسی چیز اپنے ہاتھ سے خریدتے بیچتے نہیں ہیں تو اب بھی دوسرے سے خریدوانے بیچوانے سے قسم ٹوٹ جائیگی۔ اور اگر وہ شخص کبھی خود خریدتا اور کبھی دوسرے سے خریدواتا ہے تو اگر اکثر خود خریدتا ہے تو وکیل کے خریدنے سے نہیں ٹوٹے گی اور اگر اکثر خریدواتا ہے تو ٹوٹ جائیگی۔[5] (بحر، عالمگیری)

مسئلہ ۳: قسم کھائی کہ فلاں چیز نہیں خریدے گا یا نہیں بیچے گا اور دوسرے کی طرف سے خریدی یا بیچی تو قسم ٹوٹ گئی۔[6] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴: قسم کھائی کہ نہیں خریدے گا یا نہیں بیچے گا اور بیع فاسد کے ساتھ خریدی یا بیچی تو قسم ٹوٹ گئی اگرچہ قبضہ نہ ہوا

---

1 ......یعنی دو شخصوں کے درمیان معاملہ طے کرانے والا۔

2 ......زندگی کے آخری لمحات یا سفر پر جاتے وقت اپنے مال وغیرہ کی ہدایت دینا۔

3 ......اپنی کوئی چیز کسی دوسرے کو نفع حاصل کرنے کے لیے بلاعوض دینا۔

4 ......"فتح القدير"، كتاب الأيمان، باب اليمين فی البيع ...إلخ، ج ٤، ص ٤٤٤، وغيره.

5 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الثامن فی اليمين فی البيع ...إلخ، ج٢، ص١١٣.

و"البحرالرائق"، كتاب الأيمان، باب اليمين فی البيع ...إلخ، ج٤، ص٥٨٠.

6 ......"ردالمحتار"، كتاب الأيمان، باب اليمين فی البيع ...إلخ، ج ٥، ص ٦٥٨.

ہو۔ یوہیں اگر بائع یا مشتری[1] نے اختیار واپسی کا اپنے لیے رکھا ہو جب بھی قسم ٹوٹ گئی۔ ہبہ واجارہ کا بھی یہی حکم ہے کہ فاسد[2] سے بھی قسم ٹوٹ جائیگی۔[3] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۵: قسم کھائی کہ یہ چیز نہیں بیچے گا اور اوس کو کسی معاوضہ کی شرط پر ہبہ کر دیا اور دونوں جانب سے قبضہ بھی ہوگیا تو قسم ٹوٹ گئی۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۶: صورت مذکورہ میں اگر بیع باطل کے ذریعہ سے خریدی یا بیچی یا خریدنے کے بعد قسم کھائی کہ اسے نہیں بیچے گا اور وہ چیز بائع کو پھیر دی یا عیب ظاہر ہوا اور پھیر دی تو قسم نہیں ٹوٹی۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۷: قسم کھائی کہ نہیں بیچے گا اور کسی شخص نے بے اس کے حکم کے بیچ دی اور اس نے اوس کو جائز کر دیا تو قسم نہیں ٹوٹی ہاں اگر وہ قسم کھانے والا ایسا ہے کہ خود اپنے ہاتھ سے ایسی چیز نہیں بیچتا ہے تو ٹوٹ گئی۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۸: قسم کھائی کہ بیچنے کے لیے غلہ نہ خریدے گا اور گھر کے خرچ کے لیے خریدا پھر کسی وجہ سے بیچ ڈالا تو قسم نہیں ٹوٹی۔[7] (بحر)

مسئلہ ۹: قسم کھائی کہ مکان نہیں بیچے گا اور اوسے عورت کے مہر میں دیا اس میں دو صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ یہ مکان ہی مہر ہو کہ نکاح میں یہ کہا ہو کہ بعوض اس مکان کے تیرے نکاح میں دی جب تو نہیں ٹوٹی اور اگر روپے کا مہر بندھا تھا مثلاً اتنے سو یا اتنے ہزار روپے دین مہر کے عوض تیرے نکاح میں دی اور روپے کے عوض اس نے مکان دیدیا تو قسم ٹوٹ گئی۔[8] (بحر، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰: قسم کھائی کہ فلاں سے نہیں خریدے گا اور اوس سے بیع سلم کے ذریعہ سے کوئی چیز خریدی تو قسم ٹوٹ گئی۔[9] (بحر)

---

1 ...... بیچنے والا یا خریدار۔ 2 ...... یعنی ہبۂ فاسد اور اجارہ فاسد۔

3 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الأیمان، الباب الثامن فی الیمین فی البیع... إلخ، ج۲، ص۱۱۳.
و"الدرالمختار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع ...إلخ، ج ۵، ص ٦٦٣.

4 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الأیمان، الباب الثامن فی الیمین فی البیع ... إلخ، ج۲، ص۱۱۳.

5 ...... المرجع السابق. 6 ......المرجع السابق.

7 ......"البحرالرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع ...إلخ، ج٤، ص٥٨١.

8 ......"البحرالرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع ...إلخ، ج٤، ص ٥٨١.
و"ردالمحتار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع ...إلخ، ج ٥، ص ٦٥٨.

9 ......"البحرالرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع ...إلخ، ج٤، ص ٥٨١.

مسئلہ ۱۱: قسم کھائی کہ یہ جانور بیچ ڈالے گا اور وہ چوری ہوگیا تو جب تک اوس کے مرنے کا یقین نہ ہو قسم نہیں ٹوٹے گی۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: کسی چیز کا بھاؤ کیا[2] بائع نے کہا میں بارہ روپے سے کم میں نہیں دونگا اس نے کہا اگر میں بارہ روپیہ میں لوں تو میری عورت کو طلاق ہے پھر وہی چیز تیرہ میں یا بارہ روپے اور کوئی کپڑا وغیرہ روپے پر اضافہ کر کے خریدی یعنی بارہ سے زیادہ دیے تو طلاق ہوگئی اور اگر گیارہ روپے اور ان کے ساتھ کچھ کپڑا وغیرہ دیا تو نہیں۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳: قسم کھائی کہ کپڑا نہیں خریدے گا اور کملی یا ٹاٹ یا بچھونا یا ٹوپی یا قالین خریدا تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر قسم کھائی کہ نیا کپڑا نہیں خریدے گا تو استعمالی کپڑا، بے دُھلا ہوا بھی خریدنے سے قسم ٹوٹ جائے گی۔[4] (بحر) مگر بعض کپڑے اس زمانہ میں ایسے ہیں کہ اون کے دُھلنے کی نوبت نہیں آتی وہ اگرا تنے استعمالی ہیں کہ اونھیں پرانا کہتے ہوں تو پرانے ہیں۔

مسئلہ ۱۴: قسم کھائی کہ سونا چاندی نہیں خریدونگا اور ان کے برتن یا زیور خریدے تو قسم ٹوٹ گئی اور روپیہ یا اشرفی خریدی تو نہیں کہ ان کے خریدنے کو عرف میں سونا چاندی خریدنا نہیں کہتے۔ یوہیں قسم کھائی کہ تانبا نہیں خریدیگا اور پیسے مول لیے[5] تو نہیں ٹوٹی۔[6] (بحر)

مسئلہ ۱۵: قسم کھائی کہ جَو نہ خریدے گا اور گیہوں خریدے ان میں کچھ دانے جَو کے بھی ہیں تو قسم نہیں ٹوٹی۔ یوہیں اگر اینٹ، تختہ، کڑی[7] وغیرہ کے نہ خریدنے کی قسم کھائی اور مکان خریدا، جس میں یہ سب چیزیں ہیں تو نہیں ٹوٹی۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: قسم کھائی کہ گوشت نہیں خریدیگا اور زندہ بکری خریدی یا قسم کھائی کہ دودھ نہیں خریدیگا اور بکری وغیرہ کوئی جانور خریدا جس کے تھن میں دودھ ہے تو قسم نہیں ٹوٹی۔[9] (بحر)

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الثامن فی اليمين فی البيع... إلخ، ج۲، ص۱۱۳.

2 ...... قیمت مقرر کی۔

3 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الثامن فی اليمين فی البيع ... إلخ، ج۲، ص۱۱۳.

4 ...... "البحرالرائق"، كتاب الأيمان، باب اليمين فی البيع ...إلخ ج٤، ص٥٨١.

5 ...... یعنی تانبے کے بنے ہوئے پیسے خریدے۔

6 ...... المرجع السابق.

7 ...... شہتیر۔

8 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الثامن فی اليمين فی البيع ... إلخ، ج۲، ص۱۱۵.

9 ...... "البحرالرائق"، كتاب الأيمان، باب اليمين فی البيع ...إلخ ج٤، ص٥٨١.

مسئلہ ۱۷: قسم کھائی کہ پیتل یا تانبا نہیں خریدے گا اور ان کے برتن طشت[1] وغیرہ خریدے تو قسم ٹوٹ گئی۔[2] (بحر)

مسئلہ ۱۸: قسم کھائی کہ تیل نہیں خریدے گا اور نیت کچھ نہ ہو تو وہ تیل مراد لیا جائیگا جس کے استعمال کی وہاں عادت ہو خواہ کھانے میں یا سر کے ڈالنے میں۔[3] (بحر)

مسئلہ ۱۹: قسم کھائی کہ فلاں عورت سے نکاح نہ کریگا اور نکاح فاسد کیا مثلاً بغیر گواہوں کے یا عدت کے اندر تو قسم نہیں ٹوٹی کہ نکاح فاسد نکاح نہیں۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۲۰: قسم کھائی کہ لڑکے یا لڑکی کا نکاح نہ کریگا اور نابالغ ہوں تو خود کرے یا دوسرے کو وکیل کردے دونوں صورتوں میں قسم ٹوٹ گئی اور بالغ ہوں تو خود پڑھانے سے ٹوٹے گی دوسرے کو وکیل کرنے سے نہیں۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۱: قسم کھائی کہ نکاح نہ کریگا پھر یہ پاگل یا بوہرا ہوگیا اور اس کے باپ نے نکاح کردیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۲: قسم کھائی کہ نکاح نہ کریگا اور قسم سے پہلے فضولی نے نکاح کیا تھا اور بعد قسم اس نے نکاح کو جائز کردیا تو نہیں ٹوٹی اور قسم کے بعد فضولی نے نکاح کردیا ہے تو اگر قول سے جائز کریگا ٹوٹ جائیگی اور فعل سے جائز کیا مثلاً عورت کے پاس مہر بھیج دیا تو نہیں ٹوٹی اور اگر فضولی یا وکیل نے نکاح فاسد کیا ہے تو نہیں ٹوٹے گی۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۳: نکاح نہ کرنے کی قسم کھائی اور کسی نے مجبور کرکے نکاح کرایا تو قسم ٹوٹ گئی۔[8] (خانیہ)

مسئلہ ۲۴: قسم کھائی کہ اتنے سے زیادہ مہر پر نکاح نہ کریگا اور اوتنے ہی پر نکاح کیا، بعد کو مہر میں اضافہ کردیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔[9] (عالمگیری)

---

1 ...... بڑا تھال، بڑا برتن۔

2 ......"البحرالرائق"، كتاب الأيمان ، باب اليمين في البيع ...إلخ ج ٤،ص ٥٨١.

3 ...... المرجع السابق .

4 ......"الدرالمختار"، كتاب الأيمان ،باب اليمين في البيع ...إلخ ،ج ٥،ص ٦٧٣.

5 ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، كتاب الأيمان ،باب اليمين في البيع ...إلخ، مطلب:حلف لا يزوج عبده،ج ٥ ،ص ٦٦٢.

6 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الأيمان ، الباب الثامن في اليمين في البيع ...إلخ ،ج ٢ ،ص ١١٨.

7 ......المرجع السابق ،ص ١١٧.

8 ......"الفتاوى الخانية"، كتاب الأيمان ،باب من الأيمان، فصل في التزويج، ج ١، ص ٣٠٠.

9 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الأيمان ، الباب الثامن في اليمين في البيع ...إلخ ،ج ٢،ص ١١٨.

مسئلہ ۲۵: قسم کھائی کہ پوشیدہ نکاح کریگا اور دو گواہوں کے سامنے نکاح کیا تو نہیں ٹوٹی اور تین کے سامنے کیا تو ٹوٹ گئی۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۶: قسم کھائی کہ فلاں کو قرض نہ دیگا اور بغیر مانگے اس نے قرض دیا اوس نے لینے سے انکار کر دیا جب بھی قسم ٹوٹ جائیگی۔ یوہیں اگر قسم کھائی کہ فلاں سے قرض نہ لے گا اور اس نے مانگا اوس نے نہ دیا قسم ٹوٹ گئی۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۷: قسم کھائی کہ فلاں سے کوئی چیز عاریت نہ لے گا، اوس نے اپنے گھوڑے پر اسے بٹھا لیا تو نہیں ٹوٹی۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۸: قسم کھائی کہ اس قلم سے نہیں لکھے گا اور اوسے توڑ کر دوبارہ بنایا اور لکھا قسم ٹوٹ گئی کہ عرف میں اوس ٹوٹے ہوئے کو بھی قلم کہتے ہیں۔[4] (ردالمحتار)

نماز و روزہ و حج کی قسم کا بیان

مسئلہ ۱: نماز نہ پڑھنے یا روزہ نہ رکھنے یا حج نہ کرنے کی قسم کھائی اور فاسد ادا کیا تو قسم نہیں ٹوٹی جبکہ شروع ہی سے فاسد ہو مثلاً بغیر طہارت نماز پڑھی یا طلوع فجر کے بعد کھانا کھایا اور روزہ کی نیت کی۔ اور اگر شروع صحت[5] کے ساتھ کیا بعد کو فاسد کر دیا مثلاً ایک رکعت نماز پڑھ کر توڑ دی یا روزہ رکھ کر توڑ دیا اگرچہ نیت کرنے کے تھوڑے ہی بعد توڑ دیا تو قسم ٹوٹ گئی۔[6] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲: نماز نہ پڑھنے کی قسم کھائی اور قیام و قراءت و رکوع کر کے توڑ دی تو قسم نہیں ٹوٹی اور سجدہ کر کے توڑی تو ٹوٹ گئی۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۳: قسم کھائی کہ ظہر کی نماز نہ پڑھے گا تو جب تک قعدۂ اخیرہ میں التحیات نہ پڑھ لے قسم نہ ٹوٹے گی یعنی اس

---

1 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الثامن في اليمين في البيع ...إلخ، ج ٢، ص١١٩.

2 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الثامن في اليمين في البيع ...إلخ، ج ٢، ص١١٩.

3 ......المرجع السابق.

4 ......"ردالمحتار"، كتاب الأيمان، باب اليمين في الدخول ...إلخ، مطلب: الأيمان مبنية ...إلخ، ج٥، ص٥٥٧.

5 ......یعنی تمام شرائط وارکان کی پابندی کرتے ہوئے۔

6 ......"ردالمحتار"، كتاب الأيمان، باب اليمين في البيع ...إلخ، مطلب: حلف لايصوم ...إلخ، ج ٥، ص٦٨٢.

7 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الأيمان، الباب التاسع في اليمين في الحج ...إلخ، ج ٢، ص١٢١.

سے قبل فاسد کرنے میں قسم نہیں ٹوٹی۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۴: قسم کھائی کہ کسی کی امامت نہ کریگا اور تنہا شروع کردی پھر لوگوں نے اس کی اقتدا کرلی مگر اس نے امامت کی نیت نہ کی تو مقتدیوں کی نماز ہوجائیگی اگرچہ جمعہ کی نماز ہو اور اس کی قسم نہ ٹوٹی۔ یوہیں اگر جنازہ یا سجدۂ تلاوت میں لوگوں نے اسکی اقتدا کی جب بھی قسم نہ ٹوٹی اور اگر قسم کے یہ لفظ ہوں کہ نماز میں امامت نہ کرونگا تو نماز جنازہ میں امامت کی نیت سے بھی نہیں ٹوٹے گی۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵: قسم کھائی کہ فلاں کے پیچھے نماز نہیں پڑھے گا اور اوس کی اقتدا کی مگر پیچھے کھڑا نہ ہوا بلکہ برابر دہنے یا بائیں کھڑے ہوکر نماز پڑھی یا قسم کھائی کہ فلاں کے ساتھ نماز نہ پڑھے گا اور اس کی اقتدا کی اگرچہ ساتھ نہ کھڑا ہوا بلکہ پیچھے کھڑا ہوا قسم ٹوٹ گئی۔[3] (بحر)

مسئلہ ۶: قسم کھائی کہ نماز وقت گزار کر نہ پڑھے گا اور سو گیا یہاں تک کہ وقت ختم ہوگیا اگر وقت آنے سے پہلے سویا اور وقت جانے کے بعد آنکھ کھلی تو قسم نہیں ٹوٹی۔ اور وقت ہوجانے کے بعد سویا تو ٹوٹ گئی۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۷: قسم کھائی کہ فلاں نماز جماعت سے پڑھے گا اور آدھی سے کم جماعت سے ملی یعنی چار یا تین رکعت والی میں ایک رکعت جماعت سے پائی یا قعدہ میں شریک ہوا تو قسم ٹوٹ گئی اگرچہ جماعت کا ثواب پائے گا۔[5] (شرح وقایہ)

مسئلہ ۸: عورت سے کہا، اگر تو نماز چھوڑے گی تو تجھ کو طلاق اور نماز قضا ہوگئی مگر پڑھ لی تو طلاق نہ ہوئی کہ عرف میں نماز چھوڑنا اسے کہتے ہیں کہ بالکل نہ پڑھے اگرچہ شرعاً قصداً[6] قضا کردینے کو بھی چھوڑنا کہتے ہیں۔[7] (ردالمحتار)

مسئلہ ۹: قسم کھائی کہ اس مسجد میں نماز نہ پڑھے گا اور مسجد بڑھائی گئی اوس نے اوس حصہ میں نماز پڑھی جواب زیادہ کیا گیا ہے تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر قسم میں یہ کہا فلاں محلّہ کی مسجد یا فلاں شخص کی مسجد میں نماز نہ پڑھیگا اور مسجد میں کچھ اضافہ ہوا اوس نے اس جگہ پڑھی جب بھی ٹوٹ گئی۔[8] (بحر)

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع ...إلخ ، ج ٥ ،ص ٦٨٦.

2 ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، کتاب الأیمان ، باب الیمین فی البیع...إلخ، مطلب:حلف لا یؤم أحدًا، ج ٥ ،ص ٦٨٦.

3 ......"البحرالرائق"، کتاب الأیمان ، باب الیمین فی البیع ...إلخ، ج ٤ ،ص ٦٠٠، ٦٠١.

4 ......"ردالمحتار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع ...إلخ، مطلب:حلف لا یؤم أحدًا، ج٥،ص٦٨٨.

5 ......"شرح الوقایة مع حاشیةعمدة الرعایة"، کتاب الأیمان ، ج ٢ ،ص٢٦٣.

6 ...... جان بوجھ کر۔

7 ......"ردالمحتار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع ...إلخ، مطلب:حلف لا یؤم أحدًا، ج٥،ص٦٨٨.

8 ......"البحرالرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع ...إلخ، ج ٤، ص ٦٠٢.

لباس کے متعلق قسم کا بیان

مسئلہ ۱: قسم کھائی کہ اپنی عورت کے کاتے ہوئے سوت کا کپڑا نہ پہنے گا اور عورت نے سوت کاتا اور وہ بُن کر کپڑا طیار ہوا اگر وہ روئی جس کا سوت بنا ہے قسم کھاتے وقت شوہر کی تھی تو پہننے سے قسم ٹوٹ گئی ورنہ نہیں۔ اور اگر قسم کھائی کہ فلاں کے کاتے ہوئے سوت کا کپڑا نہ پہنے گا اور کچھ اوس کا کاتا ہے اور کچھ دوسرے کا دونوں کو ملا کر کپڑا بُنوایا تو قسم نہ ٹوٹی اور اگر کل سوت اوسی کا کاتا ہوا ہے دوسرے کے کاتے ہوئے ڈورے سے کپڑا سیا گیا ہے تو قسم ٹوٹ گئی۔[1] (بحر، ردالمحتار)

مسئلہ ۲: انگرکھا[2]، اچکن[3]، شیروانی[4] تینوں میں فرق ہے لہٰذا اگر قسم کھائی کہ شیروانی نہ پہنے گا تو انگرکھا پہننے سے قسم نہ ٹوٹی۔ یوہیں قمیص اور کُرتے میں بھی فرق ہے لہٰذا ایک کی قسم کھائی اور دوسرا پہنا تو قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ عربی میں قمیص کُرتے کو کہتے ہیں۔ یوہیں پتلون اور پاجامہ میں بھی فرق ہے اگرچہ انگریزی میں پتلون پاجامہ ہی کو کہتے ہیں۔ یوہیں بوٹ نہ پہننے کی قسم کھائی اور ہندوستانی جوتا پہنا قسم نہ ٹوٹی کہ اس کو بوٹ نہیں کہتے۔

مسئلہ ۳: قسم کھائی کہ کپڑا نہیں پہنے گا یا نہیں خریدے گا تو مراد اتنا کپڑا ہے جس سے ستر چھپا سکیں اور اُس کو پہن کر نماز جائز ہو سکے اس سے کم مثلاً ٹوپی پہننے میں نہیں ٹوٹے گی اور اگر عمامہ باندھا اور وہ اتنا ہے کہ ستر اُس سے چھپ سکے تو ٹوٹ گئی ورنہ نہیں۔ یوہیں ٹاٹ یا دری یا قالین پہن لینے یا خریدنے سے قسم نہ ٹوٹے گی اور پوستین[5] سے ٹوٹ جائیگی۔ اور اگر قسم کھائی کہ کُرتا نہ پہنے گا اور اس صورت میں کُرتے کو تہبند کی طرح باندھ لیا یا چادر کی طرح اوڑھ لیا تو نہیں ٹوٹی اور اگر کہا کہ یہ کُرتا نہیں پہنے گا تو کسی طرح پہنے قسم ٹوٹ جائیگی۔[6] (بحر، ردالمحتار)

مسئلہ ۴: قسم کھائی کہ زیور نہیں پہنے گا تو چاندی سونے کے ہر قسم کے گہنے[7] اور موتیوں یا جواہر کے ہار اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے قسم ٹوٹ جائیگی اور چاندی کی انگوٹھی سے نہیں جبکہ ایک نگ[8] کی ہو اور کئی نگ کی ہو تو اس سے بھی ٹوٹ جائیگی۔

---

1 ......"البحرالرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع ...إلخ، ج٤، ص٦٠٤.
و"ردالمحتار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع ...إلخ، مطلب: فی الفرق بین تعیین ...إلخ، ج٥، ص٦٩١.

2 ......ایک قسم کا لمبا مردانہ لباس جس کے دو حصے ہوتے ہیں چولی اور دامن۔

3 ......ایک قسم کا لباس جو کوٹ کی طرح ہوتا ہے۔

4 ......لمبی پٹی یا کالر دار جدید وضع قطع کا لباس۔

5 ...... چمڑے کا کوٹ۔

6 ......"رد المحتار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع ...إلخ، مطلب: حلف لایلبس حلیا، ج٥، ص٦٩٤.
و"البحرالرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع ...إلخ، ج٤، ص٦٠٦.

7 ......ایک قسم کا زیور۔

8 ......نگینہ، انگوٹھی پر جڑا ہوا پتھر وغیرہ۔

یوہیں اگر اُس پر سونے کا ملمع[1] ہو تو ٹوٹ جائیگی۔[2] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۵: قسم کھائی کہ زمین پر نہیں بیٹھے گا اور زمین پر کوئی چیز بچھا کر بیٹھا مثلاً تختہ یا چمڑا یا بچھونا یا چٹائی تو قسم نہیں ٹوٹی۔ اور اگر بغیر بچھائے ہوئے بیٹھ گیا اگرچہ کپڑا پہنے ہوئے ہے جس کی وجہ سے اس کا بدن زمین سے نہ لگا تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر کپڑے اوتار کر خود اس کپڑے پر بیٹھا تو نہیں ٹوٹی کہ اسے زمین پر بیٹھنا نہ کہیں گے اور اگر گھاس پر بیٹھا تو نہیں ٹوٹی جبکہ زیادہ ہو۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۶: قسم کھائی کہ اس بچھونے پر نہیں سوئے گا اور اس پر دوسرا بچھونا اور بچھا دیا اور اوس پر سویا تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر صرف چادر بچھائی تو ٹوٹ گئی۔ اس چٹائی پر نہ سونے کی قسم کھائی تھی اس پر دوسری چٹائی بچھا کر سویا تو نہیں ٹوٹی اور اگر یوں کہا تھا کہ بچھونے پر نہیں سوئے گا تو اگرچہ اوس پر دوسرا بچھونا بچھا دیا ہو، ٹوٹ جائے گی۔[4] (درمختار، بحر، عالمگیری)

مسئلہ ۷: قسم کھائی کہ اس تخت پر نہیں بیٹھے گا اور اُس پر دوسرا تخت بچھا لیا تو نہیں ٹوٹی اور بچھونا یا بوریا بچھا کر بیٹھا تو ٹوٹ گئی۔ ہاں اگر یوں کہا کہ اس تخت کے تختوں پر نہ بیٹھے گا تو اوس پر بچھا کر بیٹھنے سے نہیں ٹوٹے گی۔[5] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۸: قسم کھائی کہ زمین پر نہیں چلے گا تو جوتے یا موزے پہن کر یا پتھر پر چلنے سے ٹوٹ جائیگی اور بچھونے پر چلنے سے نہیں۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۹: قسم کھائی کہ فلاں کے کپڑے یا بچھونے پر نہیں سوئے گا اور بدن کا زیادہ حصہ اوس پر کر کے سو گیا ٹوٹ گئی۔[7] (درمختار)

---

1 ......سونا چڑھایا ہوا۔

2 ......"الدرالمختار"، كتاب الأيمان، باب اليمين في البيع ...إلخ، ج ٥، ص ٦٩٣، وغیرہ.

3 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الأيمان، باب اليمين في البيع ...إلخ، مطلب: حلف لا يجلس ...إلخ، ج ٥، ص ٦٩٤.

4 ......"الدرالمختار"، كتاب الأيمان، باب اليمين في البيع ...إلخ، ج ٥، ص ٦٩٣.
و"البحرالرائق"، كتاب الأيمان، باب اليمين في البيع ...إلخ، ج ٤، ص ٦٠٦.
و"الفتاوى الهندية"، كتاب الأيمان، الباب العاشر في اليمين في لبس ...إلخ، ج ٢، ص ١٢٧.

5 ......"الدرالمختار"، كتاب الأيمان، باب اليمين في البيع ...إلخ، ج ٥، ص ٦٩٥.
و"الفتاوى الهندية"، كتاب الأيمان، الباب العاشر في اليمين في لبس ...إلخ، ج ٢، ص ١٢٧.

6 ...... "الدرالمختار"، كتاب الأيمان، باب اليمين في البيع ...إلخ، ج ٥، ص ٦٩٥.

7 ......المرجع السابق، ص ٦٩٦.

مارنے کے متعلق قسم کا بیان

مسئلہ ۱: جو فعل ایسا ہے کہ اوس میں مردہ و زندہ دونوں شریک ہیں یعنی دونوں کے ساتھ متعلق ہوسکتا ہے تو اس میں زندگی و موت دونوں حالتوں میں قسم کا اعتبار ہے جیسے نہلانا کہ زندہ کو بھی نہلا سکتے ہیں اور مردہ کو بھی۔ اور جو فعل ایسا ہے کہ زندگی کے ساتھ خاص ہے اوس میں خاص زندگی کی حالت کا اعتبار ہوگا مرنے کے بعد کرنے سے قسم ٹوٹ جائیگی یعنی جبکہ اوس فعل کے کرنے کی قسم کھائی۔ اور اگر نہ کرنے کی قسم کھائی اور مرنے کے بعد وہ فعل کیا تو نہیں ٹوٹے گی۔ جیسے وہ فعل جس سے لذت یا رنج یا خوشی ہوتی ہے کہ ظاہر میں یہ زندگی کے ساتھ خاص ہیں اگرچہ شرعاً مردہ بھی بعض چیزوں سے لذت پاتا ہے اور اوسے بھی رنج و خوشی ہوتی ہے مگر ظاہر بیں نگاہیں[1] اوس کے ادراک[2] سے قاصر ہیں اور قسم کا مدار[3] حقیقت شرعیہ پر نہیں بلکہ عرف پر ہے لہٰذا ایسے افعال[4] میں خاص زندگی کی حالت معتبر ہے۔ اس قاعدہ کے متعلق بعض مثالیں سنو: مثلاً قسم کھائی کہ فلاں کو نہیں نہلائے گا یا نہیں اوٹھائے گا یا کپڑا نہیں پہنائے گا اور مرنے کے بعد اوسے غسل دیا یا اوس کا جنازہ اُٹھایا یا اوسے کفن پہنایا تو قسم ٹوٹ گئی کہ یہ فعل اوس کی زندگی کے ساتھ خاص نہ تھے۔ اور اگر قسم کھائی کہ فلاں کو مارونگا یا اوس سے کلام کرونگا یا اوس کی ملاقات کو جاؤں گا یا اوسے پیار کرونگا اور یہ افعال اُس کے مرنے کے بعد کیے یعنی اُسے مارا یا اُس سے کلام کیا یا اُس کے جنازہ یا قبر پر گیا یا اُسے پیار کیا تو قسم ٹوٹ گئی کہ اب وہ ان افعال کا محل نہ رہا۔[5] (درمختار، ردالمحتار وغیرہما)

مسئلہ ۲: قسم کھائی کہ اپنی عورت کو نہیں مارے گا اور اوس کے بال پکڑ کر کھینچے یا اوس کا گلا گھونٹ دیا یا دانت سے کاٹ لیا یا چٹکی لی اگر یہ افعال غصہ میں ہوئے تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر ہنسی میں ایسا ہوا تو نہیں۔ یوہیں اگر دل لگی میں مرد کا سر عورت کے سر سے لگا اور عورت کا سر ٹوٹ گیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔[6] (عالمگیری، بحر)

مسئلہ ۳: قسم کھائی کہ تجھے اتنا ماروں گا کہ مرجائے۔ ہزاروں گھونسے ماروں گا تو اس سے مراد مبالغہ ہے نہ کہ مار ڈالنا یا ہزاروں گھونسے مارنا۔ اور اگر کہا کہ مارتے مارتے بیہوش کردوں گا یا اتنا ماروں گا کہ رونے لگے یا چلانے لگے یا پیشاب کردے

---

1 ......ظاہر و موجود چیزیں دیکھنے والی آنکھیں۔
2 ......سمجھنا، محسوس کرنا۔
3 ......انحصار۔
4 ...... یعنی کام، معاملات۔
5 ......"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الضرب ... إلخ، مطلب: ترد الحیاۃ ... إلخ، ج٥، ص٦٩٦، وغیرھما.
6 ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتا ب الأیمان، الباب الحادی عشر فی الیمین فی الضرب ... إلخ، ج ٢، ص ١٢٨.
و "البحرالرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الضرب ... إلخ، ج ٤، ص ٦٠٩.

توقسم اوس وقت سچی ہوگی کہ جتنا کہا اوتنا ہی مارے اور اگر کہا کہ تلوار سے ماروں گا یہاں تک کہ مرجائے تو یہ مبالغہ نہیں بلکہ مار ڈالنے سے قسم پوری ہوگی۔[1] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۴: قسم کھائی کہ اوسے تلوار سے ماروں گا اور نیت کچھ نہ ہو اور تلوار پٹ کرکے[2] اوسے ماردی توقسم پوری ہوگئی اور تلوار میان میں تھی ویسے ہی میان سمیت اوسے ماردی تو قسم پوری نہ ہوئی ہاں اگر تلوار نے میان کو کاٹ کر اوس شخص کو زخمی کردیا توقسم پوری ہوگئی۔ اور اگر نیت یہ ہے کہ تلوار کی دھار کی طرف سے مارے گا تو پٹ کرکے مارنے سے قسم پوری نہ ہوئی اور اگر قسم کھائی کہ اوسے کلہاڑی یا تبر[3] سے ماروںگا اور اوس کے بینٹ[4] سے مارا توقسم پوری نہ ہوئی۔[5] (عالمگیری، بحر)

مسئلہ ۵: قسم کھائی کہ سو(۱۰۰) کوڑے ماروں گا اور سو(۱۰۰) کوڑے جمع کرکے ایک مرتبہ میں مارا کہ سب اوس کے بدن پر پڑے توقسم سچی ہوگئی جبکہ اوسے چوٹ بھی لگے اور اگر صرف چھوادیا کہ چوٹ نہ لگی توقسم پوری نہ ہوئی۔[6] (بحر)

مسئلہ ۶: کسی سے کہا اگر تم مجھے ملے اور میں نے تمھیں نہ مارا تو میری عورت کو طلاق ہے اور وہ شخص ایک میل کے فاصلہ سے اسے دکھائی دیا یا وہ چھت پر ہے اور یہ اوس پر چڑھ نہیں سکتا تو طلاق واقع نہ ہوئی۔[7] (عالمگیری)

ادائے دَین وغیرہ کے متعلق قسم کا بیان

مسئلہ ۱: قسم کھائی کہ اوس کا قرض فلاں روز ادا کردوں گا اور کھوٹے روپے[8] یا بڑی گولی کا روپیہ جو دوکاندار نہیں لیتے اوس نے قرض میں دیا توقسم نہیں ٹوٹی اور اگر اوس روز روپیہ لیکر اوس کے مکان پر آیا مگر وہ ملا نہیں تو قاضی کے پاس داخل کر آئے ورنہ قسم ٹوٹ جائیگی۔ اگر یہ روپے اوسے دیتا ہے مگر وہ انکار کرتا ہے، نہیں لیتا تو اگر اوس کے پاس اتنے قریب رکھ دیے کہ لینا چاہے تو ہاتھ بڑھا کر لے سکتا ہے توقسم پوری ہوگئی۔[9] (درمختار، بحر)

---

1 ......"الفتاوی الهندیة"، کتا ب الأیمان ، الباب الحادی عشر فی الیمین فی الضرب... إلخ، ج ۲، ص ۱۲۹.
و"الدرالمختار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع ... إلخ، ج ۵، ص ۷۰۰.

2 ......چوڑی کرکے۔ 3 ......کلہاڑا۔ 4 ......کلہاڑی میں لگا ہوا لکڑی کا دستہ۔

5 ......"الفتاوی الهندیة"، کتا ب الأیمان ، الباب الحادی عشر فی الیمین فی الضرب ... إلخ، ج ۲، ص ۱۲۹.
و"البحرالرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الضرب ... إلخ، ج ٤، ص ٦١٠.

6 ......"البحرالرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الضرب ... إلخ، ج ٤، ص ٦٠٩.

7 ......"الفتاوی الهندیة"، کتا ب الأیمان ، الباب الحادی عشر فی الیمین فی الضرب ... إلخ، ج ۲، ص ۱۳۰.

8 ......کھوٹے روپے۔

9 ......"الدرالمختار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع ... إلخ، ج ۵، ص ۷۰۳.
و"البحرالرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الضرب ... إلخ، ج ٤، ص ٦١٢.

مسئلہ۲: قسم کھائی کہ فلاں روز اوس کے روپے ادا کردونگا اور وقت پورا ہونے سے پہلے اوس نے معاف کردیا یا اوس دن کے آنے سے پہلے ہی اس نے ادا کردیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ یوہیں اگر قسم کھائی کہ یہ روٹی کل کھائیگا اور آج ہی کھالی تو قسم نہیں ٹوٹی۔ اگر قرض خواہ نے قسم کھائی کہ فلاں روز روپیہ وصول کرلوں گا اور اوس دن کے پہلے معاف کردیا یا ہبہ کردیا تو نہیں ٹوٹی اور اگر دن مقرر نہ کیا تھا تو ٹوٹ گئی۔[1] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ۳: قرض خواہ نے قسم کھائی کہ بغیر اپنا حق لیے تجھے نہ چھوڑونگا پھر قرضدار سے اپنے روپے کے بدلے میں کوئی چیز خرید لی اور چلا گیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ یوہیں اگر کسی عورت پر روپے تھے اور قسم کھائی کہ بغیر حق لیے نہ ہٹوں گا اور وہیں رہا یہاں تک کہ اوس روپے کو مہر قرار دیکر عورت سے نکاح کرلیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔[2] (بحر)

مسئلہ۴: قسم کھائی کہ بغیر اپنا لیے تجھ سے جدا نہ ہوں گا تو اگر وہ ایسی جگہ ہے کہ یہ اُسے دیکھ رہا ہے اور اوس کی حفاظت میں ہے تو اگرچہ کچھ فاصلہ ہو مگر جدا ہونا نہ پایا گیا۔ یوہیں اگر مسجد کا ستون درمیان میں حائل[3] ہو یا ایک مسجد کے اندر ہے دوسرا باہر اور مسجد کا دروازہ کھلا ہوا ہے کہ اوسے دیکھتا ہے تو جدا نہ ہوا اور اگر مسجد کی دیوار درمیان میں حائل ہے کہ اُسے نہیں دیکھتا اور ایک مسجد میں ہے اور دوسرا باہر تو جدا ہوگیا اور قسم ٹوٹ گئی۔ اور اگر قرضدار کو مکان میں کرکے باہر سے قفل[4] بند کردیا اور دروازہ پر بیٹھا ہے اور کنجی اس کے پاس ہے تو جدا نہ ہوا۔ اور اگر قرضدار نے اسے پکڑ کر مکان میں بند کردیا اور کنجی قرضدار کے پاس ہے تو قسم ٹوٹ گئی۔[5] (بحر)

مسئلہ۵: قسم کھائی کہ اپنا روپیہ اوس سے وصول کرونگا تو اختیار ہے کہ خود وصول کرے یا اس کا وکیل اور خواہ خود اوسی سے لے یا اوس کے وکیل یا ضامن سے یا اوس سے جس پر اوس نے حوالہ کردیا بہرحال قسم پوری ہوجائے گی۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ۶: قرض خواہ قرضدار کے دروازہ پر آیا اور قسم کھائی کہ بغیر لیے نہ ہٹوں گا اور قرضدار نے آکر اوسے دھکا دیکر ہٹا دیا مگر اوس کے ڈھکیلنے سے ہٹا خود اپنے قدم سے نہ چلا اور جب اُس جگہ سے ہٹا دیا گیا اب اوس کے بعد بغیر لیے چلا گیا تو قسم

1 ......"الدرالمختار"، کتاب الأیمان، باب الیمین في البیع ... إلخ، ج ٥، ص ٧٠٦.

و"الفتاوی الهندیة"، کتا ب الأیمان ، الباب الثاني عشر في الیمین في تقاضي الدراهم، ج ٢، ص ١٣٤.

2 ......"البحرالرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمین في الضرب ... إلخ، ج ٤ ، ص ٦١٣، ٦١٤.

3 ......رکاوٹ، آڑ۔ 4 ......تالا۔

5 ......"البحرالرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمین في الضرب ... إلخ، ج ٤ ، ص ٦١٥.

6 ......"الفتاوی الهندیة"، کتا ب الأیمان ، الباب الثاني عشر في الیمین في تقاضي الدراهم ، ج ٢، ص ١٣٤.

نہیں ٹوٹی کہ وہاں سے خود نہ ہٹا۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ۷: قسم کھائی کہ میں اپنا کُل روپیہ ایک دفعہ لوں گا تھوڑا تھوڑا نہیں لوں گا اور ایک ہی مجلس میں دس دس یا پچیس پچیس گن گن کر اسے دیتا گیا اور یہ لیتا گیا تو قسم نہیں ٹوٹی یعنی گننے میں جو وقفہ ہوا اس کا قسم میں اعتبار نہیں اور اس کو تھوڑا تھوڑا لینا نہ کہیں گے۔ اور اگر تھوڑے تھوڑے روپے لیے تو قسم ٹوٹ جائیگی مگر جب تک کہ کُل روپیہ پر قبضہ نہ کرلے نہیں ٹوٹے گی یعنی جس وقت سب روپے پر قبضہ ہو جائیگا اوس وقت ٹوٹے گی اوس سے پہلے اگرچہ کئی مرتبہ تھوڑے تھوڑے لیے ہیں مگر قسم نہیں ٹوٹی تھی۔[2] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ۸: کسی نے کہا اگر میرے پاس مال ہو تو عورت کو طلاق ہے اور اوس کے پاس مکان اور اسباب ہیں جو تجارت کے لیے نہیں تو طلاق نہ ہوئی۔[3] (درمختار)

مسئلہ۹: قسم کھائی کہ یہ چیز فلاں کو ہبہ کرونگا اور اس نے ہبہ کیا مگر اوس نے قبول نہ کیا تو قسم سچی ہوگئی اور اگر قسم کھائی کہ اوس کے ہاتھ بیچوں گا اور اس نے کہا کہ میں نے یہ چیز تیرے ہاتھ بیچی مگر اوس نے قبول نہ کی تو قسم ٹوٹ گئی۔[4] (درمختار)

مسئلہ۱۰: قسم کھائی کہ خوشبو نہ سونگھے گا اور بلا قصد ناک میں گئی تو قسم نہیں ٹوٹی اور قصداً سونگھی تو ٹوٹ گئی۔[5] (بحر وغیرہ)

مسئلہ۱۱: قسم کھائی کہ فلاں شخص جو حکم دے گا بجالاؤں گا اور جس چیز سے منع کرے گا باز رہوں گا اور اوس نے بی بی کے پاس جانے سے منع کر دیا اور یہ نہیں مانا اگر وہاں کوئی قرینہ ایسا تھا جس سے یہ سمجھا جاتا ہو کہ اس سے منع کرے گا تو اس سے بھی باز آؤں گا جب تو قسم ٹوٹ گئی ورنہ نہیں۔[6] (عالمگیری)

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتا ب الأيمان،الباب الثانی عشر فی اليمين فی تقاضی الدراهم ،ج ٢،ص١٣٤، ١٣٥.

2 ......"الفتاوی الهندية"، كتا ب الأيمان،الباب الثانی عشر فی اليمين فی تقاضی الدراهم ،ج ٢،ص١٣٤، ١٣٥.
و"الدرالمختار"، كتاب الأيمان،باب اليمين فی البيع ...إلخ،ج ٥ ،ص ٧٠٧.

3 ......"الدرالمختار"، كتاب الأيمان،باب اليمين فی البيع...إلخ،ج ٥،ص ٧٠٩.

4 ......المرجع السابق ،ص٧١٤.

5 ......"البحرالرائق"، كتاب الأيمان، باب اليمين فی الضرب ...إلخ ج ٤ ، ص ٦٢٠،وغيره.

6 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الثانی عشر فی اليمين فی تقاضی الدراهم ،ج ٢،ص١٣٩.

حدود کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا یَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ یَلْقَ اَثَامًا ﴿۶۸﴾ یُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَیَخْلُدْ فِیْهٖ مُهَانًا ﴿۶۹﴾ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓىِٕكَ یُبَدِّلُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ﴿۷۰﴾﴾ (1)

اور اللہ (عزوجل) کے بندے وہ کہ خدا کے ساتھ دوسرے معبود کو شریک نہیں کرتے اور اوس جان کو قتل نہیں کرتے جسے خدا نے حرام کیا اور زنا نہیں کرتے اور جو یہ کام کرے وہ سزا پائیگا قیامت کے دن اُس پر عذاب بڑھایا جائے گا اور ہمیشہ ذلت کے ساتھ اوس میں رہے گا مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھا کام کرے تو اللہ (عزوجل) اون کی برائیوں کو نیکیوں کے ساتھ بدل دیگا اور اللہ (عزوجل) بخشنے والا مہربان ہے۔

اور فرماتا ہے:

﴿وَالَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ﴿۵﴾ اِلَّا عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ ﴿۶﴾ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ﴿۷﴾﴾ (2)

جو لوگ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بی بیوں یا باندیوں سے اون پر ملامت نہیں اور جو اس کے سوا کچھ اور چاہے تو وہ حد سے گزرنے والے ہیں۔

اور فرماتا ہے:

﴿وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰۤى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَسَآءَ سَبِیْلًا ﴿۳۲﴾﴾ (3)

زنا کے قریب نہ جاؤ کہ وہ بے حیائی ہے اور بری راہ ہے۔

اور فرماتا ہے:

﴿اَلزَّانِیَةُ وَالزَّانِیْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۪ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَلْیَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآىِٕفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۲﴾﴾ (4)

---

1 ...... پ ۱۹، الفرقان: ۶۸ـ ۷۰.

2 ...... پ ۱۸، المؤمنون ۵ـ ۷.

3 ...... پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۳۲.

4 ...... پ ۱۸، النور: ۲.

عورت زانیہ اور مرد زانی ان میں ہر ایک کو سَو کوڑے مارو اور تمھیں اون پر ترس نہ آئے، اﷲ (عزوجل) کے دین میں اگر تم اﷲ (عزوجل) اور پچھلے دن (قیامت) پر ایمان رکھتے ہو اور چاہیے کہ اون کی سزا کے وقت مسلمانوں کا ایک گروہ حاضر ہو۔

اور فرماتا ہے:

وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْۢ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۳۳ [1]

اپنی باندیوں کو زنا پر مجبور نہ کرو اگر وہ پارسائی چاہیں (اس لیے مجبور کرتے ہو) کہ دُنیا کی زندگی کا کچھ سامان حاصل کرو اور جو اون کو مجبور کرے تو بعد اس کے کہ مجبور کی گئیں، اﷲ (عزوجل) اون کو بخشنے والا مہربان ہے۔

احادیث

حدیث ۱: ابن ماجہ عبداﷲ بن عمر اور نسائی ابو ہریرہ رضی اﷲ تعالیٰ عنہم سے راوی، کہ رسول اﷲ صلی اﷲ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ ''اﷲ (عزوجل) کی حدود میں سے کسی حد کا قائم کرنا چالیس۴۰ رات کی بارش سے بہتر ہے۔'' [2]

حدیث ۲: ابن ماجہ عبادہ بن صامت رضی اﷲ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اﷲ صلی اﷲ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اﷲ (عزوجل) کی حدود کو قریب و بعید سب میں قائم کرو اور اﷲ (عزوجل) کے حکم بجالانے میں ملامت کرنے والے کی ملامت تمھیں نہ روکے۔'' [3]

حدیث ۳: بخاری و مسلم و ابوداود و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ اُم المومنین صدیقہ رضی اﷲ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہ ایک مخزومیہ عورت نے چوری کی تھی، جس کی وجہ سے قریش کو فکر پیدا ہوگئی (کہ اس کو کس طرح حد سے بچایا جائے۔) آپس میں لوگوں نے کہا، کہ اس کے بارے میں کون شخص رسول اﷲ صلی اﷲ تعالیٰ علیہ وسلم سے سفارش کریگا؟ پھر لوگوں نے کہا، سوا اسامہ بن زید رضی اﷲ تعالیٰ عنہما کے جو رسول اﷲ صلی اﷲ تعالیٰ علیہ وسلم کے محبوب ہیں، کوئی شخص سفارش کرنے کی جرأت نہیں کرسکتا، غرض اسامہ نے سفارش کی، اس پر حضور (صلی اﷲ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: کہ تو حد کے بارے میں سفارش کرتا ہے پھر حضور (صلی اﷲ تعالیٰ علیہ وسلم) خطبہ کے لیے کھڑے ہوئے اور اس خطبہ میں یہ فرمایا: کہ ''اگلے لوگوں کو اس بات نے ہلاک کیا کہ اگر اُن میں کوئی شریف چوری

---

1 ...... پ۱۸، النور:۳۳.

2 ...... "سنن ابن ماجه"، كتاب الحدود، باب اقامة الحدود، الحديث: ۲۵۳۷، ج۳، ص۲۱۵.

3 ...... "سنن ابن ماجه"، كتاب الحدود، باب اقامة الحدود، الحديث: ۲۵۴۰، ج۳، ص۲۱۷.

کرتا تو اوسے چھوڑ دیتے اور جب کمزور چوری کرتا تو اوس پر حد قائم کرتے، قسم ہے خدا کی! اگر فاطمہ بنت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (والعیاذ باللہ تعالیٰ) چوری کرتی تو اُس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔''[1]

حدیث ۴: امام احمد و ابوداود عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا: کہ ''جس کی سفارش حد قائم کرنے میں حائل ہوجائے[2]، اوس نے اللہ (عزوجل) کی مخالفت کی اور جو جان کر باطل کے بارے میں جھگڑے، وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی ناراضی میں ہے جب تک اُس سے جدا نہ ہوجائے اور جو شخص مومن کے متعلق ایسی چیز کہے جو اوس میں نہ ہو، اللہ تعالیٰ اوسے ردغۃ الخبال میں اوس وقت تک رکھے گا جب تک اوس کے گناہ کی سزا پوری نہ ہولے۔ ردغۃ الخبال جہنم میں ایک جگہ ہے جہاں جہنمیوں کا خون اور پیپ جمع ہوگا۔''[3]

حدیث ۵: ابوداود و نسائی بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ ''حد کو آپس میں تم معاف کر سکتے ہو (یعنی جب تک اس کا مقدمہ میرے پاس پیش نہ ہو، تمھیں درگزر کرنے کا اختیار ہے) اور میری خدمت میں پہنچنے کے بعد واجب ہوجائے گی (یعنی اب ضرور قائم ہوگی)۔''[4]

حدیث ۶: ابوداود ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''(اے ائمہ)! عزت داروں کی لغزشیں دفع کردو[5] مگر حدود کہ ان کو دفع نہیں کر سکتے۔''[6]

حدیث ۷: بخاری و مسلم ابوہریرہ و زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، کہ دو شخصوں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں مقدمہ پیش کیا۔ ایک نے کہا، ہمارے درمیان کتاب اللہ کے موافق فیصلہ فرمائیے، دوسرے نے بھی کہا ہاں یارسول اللہ! (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کتاب اللہ کے موافق فیصلہ کیجئے اور مجھے عرض کرنے کی اجازت دیجیے۔ ارشاد فرمایا: ''عرض کرو۔'' اوس نے کہا میرا لڑکا اس کے یہاں مزدور تھا اوس نے اس کی عورت سے زنا کیا لوگوں نے مجھے خبر دی کہ میرے لڑکے پر رجم ہے، میں نے سو بکریاں اور ایک کنیز اپنے لڑکے کے فدیہ میں دی پھر جب میں نے اہلِ علم سے سوال کیا تو اونھوں نے خبر دی کہ میرے لڑکے پر سو کوڑے مارے جائیں گے اور ایک سال کے لیے جلاوطن کیا جائیگا اور اس کی عورت پر رجم ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قسم ہے اوس کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! میں تم دونوں میں کتاب

---

1 ...... "صحیح البخاري"، کتاب أحادیث الأنبیاء، باب (٥٦)، الحدیث: ٣٤٧٥، ج٢، ص٤٦٨.
2 ...... یعنی رکاوٹ بن جائے۔
3 ...... "سنن أبي داود"، کتاب الأقضیة، باب فیمن یعین علی خصومة ... إلخ، الحدیث: ٣٥٩٧، ج٣، ص٤٢٧.
4 ...... "سنن أبي داود"، کتاب الحدود، باب العفو عن الحدود ... إلخ، الحدیث: ٤٣٧٦، ج٤، ص١٧٨.
5 ...... یعنی معاف کردو۔
6 ...... "سنن أبي داود"، کتاب الحدود، باب فی الحد یشفع فیه، الحدیث: ٤٣٧٥، ج٤، ص١٧٨.

اللہ سے فیصلہ کروں گا۔ بکریاں اور کنیز واپس کی جائیں اور تیرے لڑکے کو سَو۱ کوڑے مارے جائیں گے اور ایک سال کو شہر بدر کیا جائے۔'' (اسکے بعد انیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مخاطب ہو کر فرمایا:) ''اے انیس! صبح کو تم اسکی عورت کے پاس جاؤ، وہ اقرار کرے تو رجم کردو۔'' عورت نے اقرار کیا اور اوس کو رجم کیا۔ [1]

حدیث ۸: صحیح بخاری شریف میں زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حکم فرماتے سنا: کہ ''جو شخص زنا کرے اور محصن نہ ہو، اوسے سَو۱ کوڑے مارے جائیں اور ایک برس کے لیے شہر بدر کردیا جائے۔'' [2]

حدیث ۹: بخاری و مسلم راوی، کہ امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اور اون پر کتاب نازل فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے جو کتاب نازل فرمائی اوس میں آیت رجم بھی ہے، خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رجم کیا اور حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے بعد ہم نے رجم کیا اور رجم کتاب اللہ میں ہے اور یہ حق ہے، رجم اوس پر ہے جو زنا کرے اور محصن ہو، خواہ وہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ گواہوں سے زنا ثابت ہو یا حمل ہو یا اقرار ہو۔'' [3]

حدیث ۱۰: بخاری و مسلم وغیرہما راوی، کہ یہودیوں میں سے ایک مرد و عورت نے زنا کیا تھا۔ یہ لوگ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی خدمت میں مقدمہ لائے (شاید اس خیال سے کہ ممکن ہے کوئی معمولی اور ہلکی سزا حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تجویز فرمائیں تو قیامت کے دن کہنے کو ہوجائیگا کہ یہ فیصلہ تیرے ایک نبی نے کیا تھا، ہم اس میں بے قصور ہیں۔) حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: کہ ''توراۃ میں رجم کے متعلق کیا ہے؟'' یہودیوں نے کہا، ہم زانیوں کو فضیحت [4] اور رُسوا کرتے ہیں اور کوڑے مارتے ہیں (یعنی توریت میں رجم کا حکم نہیں ہے) عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تم جھوٹے ہو توریت میں بلاشبہ رجم ہے۔ توریت لاؤ۔ یہودی توریت لائے اور کھول کر ایک شخص پڑھنے لگا اوس نے آیتِ رجم پر ہاتھ رکھ کر ماقبل و مابعد کو پڑھنا شروع کیا (آیتِ رجم کو چھپالیا اور اسکو نہیں پڑھا) عبداللہ بن سلام نے فرمایا: اپنا ہاتھ اوٹھا۔ اوس نے ہاتھ اوٹھایا تو آیتِ رجم اوس کے نیچے چمک رہی تھی۔ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے زانی و زانیہ کے متعلق حکم فرمایا، وہ دونوں رجم کیے گئے اور یہودیوں سے دریافت فرمایا: کہ ''جب تمھارے یہاں رجم موجود ہے تو کیوں تم نے اسے چھوڑ دیا ہے؟'' یہودیوں نے

---

1 ...... "صحیح مسلم" کتاب الحدود، باب من اعترف ... الخ، الحدیث ۲۵ـ(۱۶۹۷)، ص ۹۳۴.

2 ...... "صحیح البخاري"، کتاب المحاربین ... الخ، باب البکران یجلدان ... إلخ، الحدیث: ۶۸۳۱، ج ۴، ص ۳۴۷.

3 ...... "صحیح البخاري"، کتاب المحاربین ... الخ، باب رجم الحبلی من الزنا ... إلخ، الحدیث: ۶۸۳۰، ج ۴، ص ۳۴۳، ۳۴۵.

4 ...... ذلیل و رسوا۔

کہا، وجہ یہ ہے کہ ہمارے یہاں جب کوئی شریف و مالدار زنا کرتا تو اوسے چھوڑ دیا کرتے تھے اور کوئی غریب ایسا کرتا تو اوسے رجم کرتے۔ پھر ہم نے مشورہ کیا کہ کوئی ایسی سزا تجویز کرنی چاہیے، جو امیر و غریب سب پر جاری کی جائے، لہٰذا ہم نے یہ سزا تجویز کی کہ اوس کا مونھ کالا کریں اور گدھے پر اُلٹا سوار کر کے شہر میں تشہیر کریں۔ (1)

اب ہم چاہتے ہیں کہ زنا کی مذمت و قباحت میں جو احادیث وارد ہوئیں، اون میں سے بعض ذکر کریں۔

حدیث ۱۱: بخاری و مسلم و ابوداود و نسائی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''زنا کرنے والا جس وقت زنا کرتا ہے مومن نہیں رہتا اور چور جس وقت چوری کرتا ہے مومن نہیں رہتا اور شرابی جس وقت شراب پیتا ہے مومن نہیں رہتا۔'' اور نسائی کی روایت میں یہ بھی ہے، کہ ''جب ان افعال کو کرتا ہے تو اسلام کا پٹا اپنی گردن سے نکال دیتا ہے پھر اگر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اوس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔'' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: کہ اوس شخص سے نورِ ایمان جدا ہو جاتا ہے۔ (2)

حدیث ۱۲: ابوداود و ترمذی و بیہقی و حاکم اونھیں سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''جب مرد زنا کرتا ہے تو اوس سے ایمان نکل کر سر پر مثل سائبان کے ہو جاتا ہے، جب اس فعل سے جدا ہوتا ہے تو اوس کی طرف ایمان لوٹ آتا ہے۔'' (3)

حدیث ۱۳: امام احمد عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: کہ ''جس قوم میں زنا ظاہر ہوگا، وہ قحط میں گرفتار ہوگی اور جس قوم میں رشوت کا ظہور ہوگا، وہ رعب میں گرفتار ہوگی۔'' (4)

حدیث ۱۴: صحیح بخاری کی ایک طویل حدیث سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: کہ ''رات میں نے دیکھا کہ دو شخص میرے پاس آئے اور مجھے زمین مقدس کی طرف لے گئے (اس حدیث میں چند مشاہدات بیان فرمائے اون میں ایک یہ بات بھی ہے) ہم ایک سوراخ کے پاس پہنچے جو تنور کی طرح اوپر تنگ ہے اور نیچے کشادہ، اوس میں آگ جل رہی ہے اور اوس آگ میں کچھ مرد اور عورتیں برہنہ ہیں جب آگ کا شعلہ بلند ہوتا ہے تو وہ لوگ اوپر آجاتے ہیں اور جب شعلے کم ہو جاتے ہیں تو شعلے کے ساتھ وہ بھی اندر چلے جاتے ہیں (یہ کون لوگ ہیں ان کے متعلق

---

1 ...... "صحيح البخاری"، کتاب المحاربين ... الخ، باب أحكام أهل الذمة ... الخ، الحديث ٦٨٤١، ج٤، ص٣٤٩.
و"صحيح مسلم"، كتاب الحدود، باب رجم اليهود ... الخ، الحديث (١٦٩٩) و(١٧٠٠)، ص٩٣٤، ٩٣٥، وغيرهما.

2 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الإيمان، باب بيان نقصان الإيمان بالمعاصي ... إلخ، الحديث: ٢٠٢، ص٦٩٠.
و"سنن النسائي"، كتاب قطع السارق، باب تعظيم السرقة، الحديث: ٤٨٧٦، ص٢٤٠٣.

3 ...... "سنن أبي داود"، كتاب السنة، باب الدليل على زيادة الايمان و نقصانه، الحديث: ٤٦٩٠، ص١٥٦٧.

4 ...... "مشكوة المصابيح"، كتاب الحدود، الفصل الثالث، الحديث ٣٥٨٢، ج١، ص٦٥٦.

بیان فرمایا) یہ زانی مرد اور عورتیں ہیں۔[1]

حدیث ۱۵: حاکم ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس بستی میں زنا اور سود ظاہر ہو جائے تو اونھوں نے اپنے لیے اللہ (عزوجل) کے عذاب کو حلال کرلیا۔''[2]

حدیث ۱۶: ابوداود و نسائی و ابن حبان ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، اونھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو فرماتے سنا: کہ ''جو عورت کسی قوم میں اوس کو داخل کردے جو اوس قوم سے نہ ہو (یعنی زنا کرایا اور اوس سے اولاد ہوئی) تو اوسے اللہ (عزوجل) کی رحمت کا حصہ نہیں اور اوسے جنت میں داخل نہ فرمائے گا۔''[3]

حدیث ۱۷: مسلم و نسائی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین شخصوں سے اللہ تعالٰی نہ کلام فرمائیگا اور نہ اونھیں پاک کریگا اور نہ اون کی طرف نظرِ رحمت فرمائے گا اور اون کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ ① بوڑھا زنا کرنے والا اور ② جھوٹ بولنے والا بادشاہ اور ③ فقیر متکبر۔''[4]

حدیث ۱۸: بزار بریدہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: کہ ''ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں بوڑھے زانی پر لعنت کرتی ہیں اور زانیوں کی شرمگاہ کی بدبو جہنم والوں کو ایذا دیگی۔''[5]

حدیث ۱۹: بخاری و مسلم و ترمذی و نسائی ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے سوال کیا، کہ کونسا گناہ سب میں بڑا ہے؟ فرمایا: ''یہ کہ تو اللہ (عزوجل) کے ساتھ کسی کو شریک کرے، حالانکہ تجھے اوس نے پیدا کیا۔'' میں نے عرض کی، بیشک یہ بہت بڑا ہے پھر اس کے بعد کونسا گناہ؟ فرمایا: ''یہ کہ تو اپنی اولاد کو اس لیے قتل کرڈالے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گی۔'' میں نے عرض کی پھر کونسا؟ فرمایا: ''یہ کہ تو اپنے پڑوسی کی عورت سے زنا کرے۔''[6]

حدیث ۲۰: امام احمد و طبرانی مقداد بن اسود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے صحابہ سے ارشاد فرمایا: ''زنا کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟'' لوگوں نے عرض کی، وہ حرام ہے اللہ (عزوجل) و رسول (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے اوسے

1...... "صحيح البخاري"، كتاب الجنائز، باب (٩٣)، الحديث: ١٣٨٦، ج١، ص٤٦٨. و ٧٠٤٧، ج٤، ص٤٢٥.

2...... "المستدرك" للحاكم، كتاب البيوع، باب اذا اظهر الزنا والربا في قرية، الحديث: ٢٣٠٨، ج٢، ص٣٣٩.

3...... "سنن أبي داود"، كتاب الطلاق، باب التغليظ في الانتفاء، الحديث: ٢٢٦٣، ج٢، ص٤٠٦.

4...... "صحيح مسلم"، كتاب الإيمان، باب بيان غلظ تحريم إسبال الإزار ... إلخ، الحديث: ١٧٢-(١٠٧)، ص٦٨.

5...... "مجمع الزوائد"، كتاب الحدود، باب زم الزنا، الحديث: ١٠٥٤١، ج٦، ص٣٨٩.

6...... "صحيح مسلم"، كتاب الإيمان، باب كون الشرك اقبح الذنوب ...الخ، الحديث: ١٤١-(٨٦)، ص٥٩.

حرام کیا، وہ قیامت تک حرام رہے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''دس (۱۰) عورتوں کے ساتھ زنا کرنا اپنے پڑوسی کی عورت کے ساتھ زنا کرنے سے آسان ہے۔''[1]

حدیث ۲۱: حاکم و بیہقی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے جوانانِ قریش! اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو، زنا نہ کرو، جو شرمگاہوں کی حفاظت کرے گا اوس کے لیے جنت ہے۔''[2]

حدیث ۲۲: ابن حبان اپنی صحیح میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عورت جب پانچوں نمازیں پڑھے اور پارسائی کرے اور شوہر کی اطاعت کرے تو جنت کے جس دروازہ سے چاہے داخل ہو۔''[3]

حدیث ۲۳: بخاری و ترمذی سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''جو شخص اوس چیز کا جو جبڑوں کے درمیان ہے (زبان) اور اوس چیز کا جو دونوں پاؤں کے درمیان ہے (شرمگاہ) ضامن ہو، (کہ ان سے خلاف شرع بات نہ کرے) میں اوس کے لیے جنت کا ضامن ہوں۔''[4]

حدیث ۲۴: امام احمد و ابن ابی الدنیا و ابن حبان و حاکم عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''میرے لیے چھ۶ چیز کے ضامن ہو جاؤ، میں تمھارے لیے جنت کا ضامن ہوں۔ ① بات بولو تو سچ بولو۔ ② وعدہ کرو تو پورا کرو۔ ③ تمھارے پاس امانت رکھی جائے تو ادا کرو اور ④ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو اور ⑤ اپنی نگاہوں کو پست کرو اور ⑥ اپنے ہاتھوں کو روکو۔''[5]

حدیث ۲۵: ترمذی و ابن ماجہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کو قومِ لوط[6] کا عمل کرتے پاؤ تو فاعل اور مفعول بہ[7] دونوں کو قتل کر ڈالو۔''[8]

حدیث ۲۶: ترمذی و ابن ماجہ و حاکم جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنی

---

1 ...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، بقية حديث المقداد بن الأسود، الحديث: ٢٣٩١٥، ج٩، ص٢٢٦.

2 ...... "شعب الإيمان" للبيهقي، باب في تحريم الفروج، الحديث: ٥٤٢٥، ج٤، ص٣٦٥.

3 ......

4 ...... "صحيح البخاري"، كتاب الرقاق، باب حفظ اللسان، الحديث: ٦٤٧٤، ج٤، ص٢٤٠.

5 ...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، حديث عبادة بن الصامت، الحديث: ٢٢٨٢١، ج٨، ص٤١٢.

6 ...... حضرت لوط علیہ السلام کی قوم لڑکوں کیساتھ بدفعلی کرنے میں مبتلا تھی اور اسی وجہ سے اس قوم پر عذاب کا نزول ہوا۔

7 ...... فاعل اور مفعول بہ:۔ یعنی فاعل سے مراد بدفعلی کرنے والا اور مفعول سے مراد وہ لڑکا جس سے بدفعلی کی گئی ہو۔

8 ...... "جامع الترمذي"، كتاب الحدود، باب ماجاء في حد اللوطي، الحديث: ١٤٦١، ج٣، ص١٣٧.

اُمت پر سب سے زیادہ جس چیز کا مجھے خوف ہے، وہ عملِ قومِ لوط ہے۔"[1]

حدیث ۲۷: رزین ابن عباس و ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "ملعون ہے وہ جو قومِ لوط کا عمل کرے۔" اور ایک روایت میں ہے، کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دونوں کو جلا دیا اور ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن پر دیوار ڈھا دی۔[2]

حدیث ۲۸: ترمذی و نسائی و ابن حبان ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ اُس مرد کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرمائے گا، جو مرد کے ساتھ جماع کرے یا عورت کے پیچھے کے مقام میں جماع کرے۔"[3]

حدیث ۲۹: ابو یعلیٰ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: "حیا کرو کہ اللہ تعالیٰ حق بات بیان کرنے سے باز نہ رہے گا اور عورتوں کے پیچھے کے مقام میں جماع نہ کرو۔"[4]

حدیث ۳۰: امام احمد و ابو داود ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: "جو شخص عورت کے پیچھے میں جماع کرے، وہ ملعون ہے۔"[5]

احکام فقہیّہ

حد ایک قسم کی سزا ہے جس کی مقدار شریعت کی جانب سے مقرر ہے کہ اوس میں کمی بیشی نہیں ہوسکتی اس سے مقصود لوگوں کو ایسے کام سے باز رکھنا ہے جس کی یہ سزا ہے اور جس پر حد قائم کی گئی وہ جب تک توبہ نہ کرے محض حد قائم کرنے سے پاک نہ ہوگا۔[6]

مسئلہ ۱: جب حاکم کے پاس ایسا مقدمہ پہنچ جائے اور ثبوت گزر جائے تو سفارش جائز نہیں اور اگر کوئی سفارش کرے

---

1 ...... "جامع الترمذي"، كتاب الحدود، باب ماجاء في حد اللوطي، الحديث: ١٤٦٢، ج٣، ص١٣٨.

2 ......"مشكاة المصابيح"، كتاب الحدود، الفصل الثالث، الحديث: ٣٥٨٣، ٣٥٨٤، ج٢، ص ٣١٤ ـ ٣١٥.

3 ...... "جامع الترمذي"، كتاب الرضاع، باب ماجاء في كراهية اتيان النساء في أدبارهن، الحديث: ١١٦٧، ج٢، ص٣٨٧.

4 ...... "الترغيب و الترهيب"، كتاب الحدود... إلخ، الترهيب من اللواط... إلخ، الحديث: ١٤، ج٣، ص١٩٨.

5 ...... "سنن أبي داود"، كتاب النكاح، باب في جامع النكاح، الحديث: ٢١٦٢، ج٢، ص٣٦٢.

6 ...... "الدر المختار" و"رد المحتار"، كتاب الحدود ج ٦، ص ٥.

بھی تو حاکم کو چھوڑنا جائز نہیں اور اگر حاکم کے پاس پیش ہونے سے پہلے توبہ کرلے تو حد ساقط ہوجائیگی۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲: حد قائم کرنا بادشاہ اسلام یا اوسکے نائب کا کام ہے یعنی باپ اپنے بیٹے پر یا آقا اپنے غلام پر نہیں قائم کرسکتا۔ اور شرط یہ ہے کہ جس پر قائم ہو اوس کی عقل درست ہو اور بدن سلامت ہو لہٰذا پاگل اور نشہ والے اور مریض اور ضعیف الخلقۃ[2] پر قائم نہ کرینگے بلکہ پاگل اور نشہ والا جب ہوش میں آئے اور بیمار جب تندرست ہوجائے اوس وقت حد قائم کرینگے۔[3] (عالمگیری)

حد کی چند صورتیں ہیں، اون میں سے ایک حد زنا ہے۔ وہ زنا جس میں حد واجب ہوتی ہے یہ ہے کہ مرد کا عورت مشتہاۃ[4] کے آگے کے مقام میں بطور حرام بقدر حشفہ[5] دخول کرنا اور وہ عورت نہ اس کی زوجہ ہو نہ باندی نہ ان دونوں کا شبہہ ہو نہ شبہہ اشتباہ ہو اور وہ وطی کرنے والا مکلّف ہو اور گونگا نہ ہو اور مجبور نہ کیا گیا ہو۔[6] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۳: حشفہ سے کم دخول میں حد واجب نہیں۔ اور جس کا حشفہ کٹا ہو تو مقدار حشفہ کے دخول سے حد واجب ہوگی۔ مجنون و نابالغ نے وطی کی تو حد واجب نہیں اگرچہ نابالغ سمجھ وال ہو۔ یوہیں اگر گونگا ہو یا مجبور کیا گیا ہو یا اتنی چھوٹی لڑکی کے ساتھ کیا جو مشتہاۃ نہ ہو۔[7] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴: جس عورت سے بغیر گواہوں کے نکاح کیا یا لونڈی سے بغیر مولیٰ کی اجازت کے نکاح کیا یا غلام نے بغیر اذن مولیٰ نکاح کیا اور ان صورتوں میں وطی ہوئی تو حد نہیں۔ یوہیں کسی نے اپنے لڑکے کی باندی یا غلام کی باندی سے جماع کیا تو حد نہیں کہ ان سب میں شبہہ نکاح یا شبہہ ملک ہے اور جس عورت کو تین طلاقیں دیں عدت کے اندر اوس سے وطی کی یا لڑکے نے باپ کی باندی سے وطی کی اگر اوس کا یہ گمان تھا کہ وطی حلال ہے تو حد نہیں، ورنہ ہے۔[8] (عالمگیری، ردالمحتار)

---

1 ...... "الدر المختار" و"رد المحتار"، کتاب الحدود، مطلب التوبة تسقط الحد قبل ثبوته، ج ٦، ص ٦.

2 ...... یعنی پیدائشی کمزور۔

3 ...... "الفتاوى الهندية" کتاب الحدود، الباب الاول فی تفسیره، ج ٢، ص ١٤٣.

4 ...... قابلِ شہوت۔ 5 ...... سرِ ذکر کے برابر۔

6 ...... "الدر المختار"، کتاب الحدود، ج ٦، ص ٧.

و"الفتاوى الهندية" کتاب الحدود، الباب الثانی فی الزنا، ج ٢، ص ١٤٣.

7 ...... "رد المحتار"، کتاب الایمان مطلب الزنی شرعا ...الخ، ج ٦، ص ٨.

8 ...... "الفتاوى الهندية" کتاب الحدود، الباب الثانی فی الزنا، ج ٢، ص ١٤٣.

و"رد المحتار" المرجع السابق، ص ٩.

مسئلہ ۵: حاکم کے نزدیک زنا اوس وقت ثابت ہوگا جب چار مرد ایک مجلس میں لفظ زنا کے ساتھ شہادت ادا کریں یعنی یہ کہیں کہ اس نے زنا کیا ہے اگر وطی یا جماع کا لفظ کہیں گے تو زنا ثابت نہ ہوگا۔[1] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۶: اگر چاروں گواہ یکے بعد دیگرے آکر مجلس قضا میں بیٹھے اور ایک ایک نے اوٹھ اوٹھ کر قاضی کے سامنے شہادت دی تو گواہی قبول کرلی جائے گی۔ اور اگر دارالقضا[2] کے باہر سب مجتمع[3] تھے اور وہاں سے ایک ایک نے آکر گواہی دی تو گواہی مقبول نہ ہوگی اور ان گواہوں پر تہمت کی حد لگائی جائے گی۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۷: دو گواہوں نے یہ گواہی دی کہ اس نے زنا کیا ہے اور دو یہ کہتے ہیں کہ اس نے زنا کا اقرار کیا تو نہ اوس پر حد ہے نہ گواہوں پر، اور اگر تین نے شہادت دی کہ زنا کیا ہے اور ایک نے یہ کہ اوس نے زنا کا اقرار کیا ہے تو اون تینوں پر حد قائم کی جائے گی۔[5] (بحر)

مسئلہ ۸: اگر چار عورتوں نے شہادت دی تو نہ اوس پر حد ہے، نہ ان پر۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۹: جب گواہ گواہی دے لیں تو قاضی اون سے دریافت کریگا کہ زنا کس کو کہتے ہیں۔ جب گواہ اس کو بتالیں گے اور یہ کہیں کہ ہم نے دیکھا کہ اوس کے ساتھ وطی کی جیسے سرمہ دانی میں سلائی ہوتی ہے تو اون سے دریافت کریگا کہ کس طرح زنا کیا یعنی اکراہ و مجبوری میں تو نہ ہوا۔ جب یہ بھی بتالیں گے تو پوچھے گا کہ کب کیا کہ زمانہ دراز گزر کر تمادی[7] تو نہ ہوئی۔ پھر پوچھے گا کس عورت کے ساتھ کیا کہ ممکن ہے وہ عورت ایسی ہو جس سے وطی پر حد نہیں۔ پھر پوچھے گا کہ کہاں زنا کیا کہ شاید دارالحرب میں ہوا ہو تو حد نہ ہوگی۔ جب گواہ ان سب سوالوں کا جواب دے لیں گے تو اب اگر ان گواہوں کا عادل ہونا قاضی کو معلوم ہے تو خیر ورنہ ان کی عدالت کی[8] تفتیش کریگا یعنی پوشیدہ وعلانیہ اس کو دریافت کرے گا۔ پوشیدہ یوں کہ ان کے نام اور پورے پتے لکھ کر وہاں کے لوگوں سے دریافت کرے گا اگر وہاں کے معتبر لوگ اس امر کو لکھ دیں کہ یہ عادل ہے اسکی گواہی

---

1. ......"الدر المختار"، كتاب الحدود ج ٦ ، ص ١١ ،وغيره.
2. ...... یعنی عدالت، قاضی کی کچہری۔
3. ......اکٹھے۔
4. ......"رد المحتار"، المرجع السابق ،ص ١١.
5. ......"البحر الرائق" ، كتاب الحدود ، ج ٥ ،ص٩.
6. ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الحدود ، الباب الثانی فی الزنا، ج ٢، ص ١٤٣.
7. ......اتنے زیادہ وقت کا گزر جانا جس کے بعد سزا نافذ نہیں کی جاتی یا دعوی سنا نہیں جاتا۔
8. ......یعنی عادل وقابل شہادت ہونے کی۔

قابل قبول ہے اسکے بعد جس نے ایسا لکھا ہے قاضی اوسے بلا کر گواہ کے سامنے دریافت کرے گا کیا جس شخص کی نسبت تم نے ایسا لکھا یا بیان کیا ہے وہ یہی ہے جب وہ تصدیق کرلے گا تو اب گواہ کی عدالت ثابت ہوگئی۔ اب اوس کے بعد اُس شخص سے جس کی نسبت زنا کی شہادت گزری قاضی یہ دریافت کریگا کہ تو محصن ہے یا نہیں (احصان کے معنی یہاں پر یہ ہیں کہ آزاد عاقل بالغ ہو جس نے نکاح صحیح کے ساتھ وطی کی ہو)۔ اگر وہ اپنے محصن ہونے کا اقرار کرے یا اس نے تو انکار کیا مگر گواہوں سے اوس کا محصن ہونا ثابت ہوا تو احصان کے معنے دریافت کرینگے یعنی اگر خود اوس نے محصن ہونے کا اقرار کیا ہے تو اوس سے احصان کے معنی پوچھیں گے اور گواہوں سے احصان ثابت ہوا تو گواہوں سے دریافت کرینگے۔ اگر اس کے صحیح معنے بتا دیے تو رجم کا حکم دیا جائیگا اور اگر اوس نے کہا میں محصن نہیں ہوں اور گواہوں سے بھی اوس کا احصان ثابت نہ ہوا تو سو ۱۰۰ دُرے مارنے کا قاضی حکم دیگا۔[1] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۱۰: گواہوں سے قاضی نے جب زنا کی حقیقت دریافت کی تو اونھوں نے جواب دیا کہ ہم نے جو بیان کیا ہے اب اس سے زیادہ بیان نہ کرینگے یا بعض نے حقیقت بیان کی اور بعض نے نہیں تو ان دونوں صورتوں میں حد نہیں نہ اوس پر نہ گواہوں پر۔ یوہیں جب اون سے پوچھا کہ کس عورت سے زنا کیا تو کہنے لگے ہم اوسے نہیں پہچانتے یا پہلے تو یہ کہا کہ ہم نہیں پہچانتے، بعد میں کہا کہ فلاں عورت کے ساتھ، جب بھی حد نہیں۔[2] (بحر)

مسئلہ ۱۱: دوسرا طریقہ اس کے ثبوت کا اقرار ہے کہ قاضی کے سامنے چار بار چار مجلسوں میں ہوش کی حالت میں صاف اور صریح لفظ میں زنا کا اقرار کرے اور تین مرتبہ تک ہر بار قاضی اُس کے اقرار کو رد کردے جب چوتھی بار اوس نے اقرار کیا اب وہی پانچ سوال قاضی اس سے بھی کریگا یعنی زنا کس کو کہتے ہیں اور کس کے ساتھ کیا اور کب کیا اور کہاں کیا اور کس طرح کیا اگر سب سوالوں کا جواب ٹھیک طور پر دیدے تو حد قائم کریں گے۔ اور اگر قاضی کے سوا کسی اور کے سامنے اقرار کیا یا نشہ کی حالت میں کیا یا جس عورت کے ساتھ بتاتا ہے وہ عورت انکار کرتی ہے یا عورت جس مرد کو بتاتی ہے وہ مرد انکار کرتا ہے یا وہ عورت گونگی یا مرد گونگا ہے یا وہ عورت کہتی ہے میرا اس کے ساتھ نکاح ہوا ہے یعنی جس وقت زنا کرنا بتاتا ہے اوس وقت میں اس کی زوجہ تھی یا مرد کا عضو تناسل بالکل کٹا ہے یا عورت کا سوراخ بند ہے۔ غرض جس کے ساتھ زنا کا اقرار ہے وہ منکر ہے یا خود اقرار کرنے والے میں صلاحیت نہ ہو یا جس کے ساتھ بتاتا ہے اوس سے زنا میں حد نہ ہو تو ان

---

1 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الحدود، الباب الثانی فی الزنا، ج ۲، ص ۱۴۳، وغیرہ.

2 ...... "البحر الرائق"، کتاب الحدود، ج ۵، ص ۹.

سب صورتوں میں حد نہیں۔[1] (درمختار، عالمگیری وغیرہما)

مسئلہ ۱۲: زنا کے بعد اگر ان دونوں کا باہم نکاح ہوا تو یہ نکاح حد کو دفع نہ کریگا۔ یوہیں اگر عورت کنیز تھی اور زنا کے بعد اوسے خرید لیا تو اس سے حد جاتی نہ رہے گی۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۱۳: اگر ایک ہی مجلس میں چار بار اقرار کیا تو یہ ایک اقرار قرار دیا جائیگا اور اگر چار دنوں میں یا چار مہینوں میں چار اقرار ہوئے تو حد ہے جبکہ اور شرائط بھی پائے جائیں۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴: بہتر یہ ہے کہ قاضی اوسے یہ تلقین کرے کہ شاید تو نے بوسہ لیا ہوگا یا چھوا ہوگا یا شبہہ کے ساتھ وطی کی ہوگی یا تو نے اوس سے نکاح کیا ہوگا۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵: اقرار کرنے والے سے جب پوچھا گیا کہ تو نے کس عورت سے زنا کیا ہے تو اوس نے کہا میں پہچانتا نہیں یا جس عورت کا نام لیتا ہے وہ اس وقت یہاں موجود نہیں کہ اوس سے دریافت کیا جائے تو ایسے اقرار پر بھی حد قائم کرینگے۔[5] (بحر)

مسئلہ ۱۶: قاضی کو اگر ذاتی علم ہے کہ اس نے زنا کیا ہے تو اس کی بنا پر حد نہیں قائم کرسکتا جب تک چار مردوں کی گواہیاں نہ گزریں یا زانی چار بار اقرار نہ کرلے۔ اور اگر کہیں دوسری جگہ اوس نے اقرار کیے اور اس اقرار کی شہادت قاضی کے پاس گزری تو اس کی بنا پر حد نہیں۔[6] (بحر)

مسئلہ ۱۷: جب اقرار کرلے گا تو قاضی دریافت کریگا کہ وہ محصن ہے یا نہیں اگر وہ محصن ہونے کا بھی اقرار کرے تو احصان کے معنے پوچھے اگر بیان کردے تو رجم ہے اور اگر محصن ہونے سے انکار کیا اور گواہوں سے اوس کا محصن ہونا ثابت ہے جب بھی رجم ہے ورنہ دُرے مارنا۔[7] (عالمگیری)

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الحدو د ، الباب الثانی فی الزنا، ج ۲، ص ۱٤۳.
و"الدرمختار"، كتاب الحدود، ج٦، ص ١٥، وغيرهما.

2 ......"الدر المختار"، كتاب الحدو د ، ج٦ ص ١٦.

3 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الحدو د ، الباب الثانی فی الزنا، ج ۲، ص ۱٤٤.

4 ......المرجع السابق.

5 ......"ا لبحر الرائق"، كتاب الحدود ، ج ٥ ، ص ١٢.

6 ......"ا لبحر الرائق"، كتاب الحدود ، ج ٥ ، ص ١٢.

7 ......"الفتا وى الهندية"، كتاب الحدود، الباب الثانی فی الزنا ، ج ۲ ص ۱٤۳.

مسئلہ ۱۸: اقرار کر چکنے کے بعد اب انکار کرتا ہے حد قائم کرنے سے پہلے یا درمیان حد میں یا اثنائے حد میں بھاگنے لگا یا کہتا ہے کہ میں نے اقرار ہی نہ کیا تھا تو اُسے چھوڑ دینگے حد قائم نہ کرینگے اور اگر شہادت سے زنا ثابت ہوا ہو تو رجوع یا انکار یا بھاگنے سے حد موقوف نہ کریں گے۔ اور اگر اپنے محصن ہونے کا اقرار کیا تھا پھر اس سے رجوع[1] کر گیا تو رجم نہ کرینگے۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۱۹: گواہوں سے زنا ثابت ہوا اور حد قائم کی جارہی تھی اثنائے حد میں بھاگ گیا تو اوسے دوڑ کر پکڑیں اگر فوراً مل جائے تو بقیہ حد قائم کریں اور چند روز کے بعد ملا تو حد ساقط ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰: رجم کی صورت یہ ہے کہ اوسے میدان میں لیجا کر اس قدر پتھر ماریں کہ مرجائے اور رجم کے لیے لوگ نماز کی طرح صفیں باندھ کر کھڑے ہوں جب ایک صف مار چکے تو یہ ہٹ جائے اب اور لوگ ماریں۔ اگر رجم میں ہر شخص یہ قصد کرے[4] کہ ایسا ماروں کہ مرجائے تو اس میں بھی حرج نہیں۔ ہاں اگر یہ اوس کا ذی رحم محرم ہے تو ایسا قصد کرنے کی اجازت نہیں اور اگر ایسے شخص کو جس پر رجم کا حکم ہو چکا ہے کسی نے قتل کر ڈالا یا اوس کی آنکھ پھوڑ دی تو اس پر نہ قصاص ہے نہ دیت مگر سزا دینگے کہ اس نے کیوں پیش قدمی کی۔ ہاں اگر حکمِ رجم سے پہلے ایسا کیا تو قصاص یا دیت واجب ہوگی۔[5] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۲۱: اگر زنا گواہوں سے ثابت ہوا ہے تو رجم میں یہ شرط ہے کہ پہلے گواہ ماریں اگر گواہ رجم کرنے سے کسی وجہ سے مجبور ہیں مثلاً سخت بیمار ہیں یا اون کے ہاتھ نہ ہوں تو ان کے سامنے قاضی پہلے پتھر مارے اور اگر گواہ مارنے سے انکار کریں یا وہ سب کہیں چلے گئے یا مر گئے یا اون میں سے ایک نے انکار کیا یا چلا گیا یا مر گیا یا گواہی کے بعد ان کے ہاتھ کسی وجہ سے کاٹے گئے تو ان سب صورتوں میں رجم ساقط ہو گیا۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۲۲: سب گواہوں میں یا اون میں سے ایک میں کوئی ایسی بات پیدا ہوگئی جس کی وجہ سے وہ اب اس قابل نہیں کہ گواہی قبول کی جائے مثلاً فاسق ہو گیا یا اندھا یا گونگا ہو گیا یا اوس پر تہمت زنا کی حد ماری گئی اگر چہ یہ عیوب حکم رجم کے بعد

---

1. ......یعنی اقرار کے بعد مکر گیا۔
2. ......"الد ر المختار"، كتاب الحدود، ج٦، ص١٦.
3. ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الحدو د، الباب الثاني فى الزنا، ج٢، ص ١٤٤.
4. ...... ارادہ کرے۔
5. ......"الدر المختار"، كتاب الحدود، ج٦، ص ١٧.
و"الفتاوى الهندية"، كتاب الحدو د، الباب الثاني فى الزنا، ج٢، ص ١٤٥.
6. ......"الدر المختار"، كتاب الحدود، ج٦، ص ١٧.

پائے گئے تو رجم ساقط ہو جائیگا۔ یوہیں اگر زانی غیر محصن [1] ہو تو کوڑے مارنا بھی ساقط ہے اور گواہ مرگیا یا غائب ہوگیا تو دُرّے مارنے کی حد ساقط نہ ہوگی۔ [2] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۲۳: گواہوں کے بعد بادشاہ پتھر ماریگا پھر اور لوگ اور اگر زنا کا ثبوت زانی کے اقرار سے ہوا ہو تو پہلے بادشاہ شروع کرے اوس کے بعد اور لوگ۔ [3] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۲۴: اگر قاضی عادل فقیہ نے رجم کا حکم دیا ہے تو اس کی ضرورت نہیں کہ جو لوگ حکم دینے کے وقت موجود تھے وہی رجم کریں بلکہ اگرچہ ان کے سامنے شہادت نہ گزری ہو رجم کر سکتے ہیں اور اگر قاضی اس صفت کا نہ ہو تو جب تک شہادت سامنے نہ گزری ہو یا فیصلہ کی تفتیش کر کے موافقِ شرع نہ پالے اوس وقت تک رجم جائز نہیں۔ [4] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۵: جس کو رجم کیا گیا، اوسے غسل و کفن دینا اور اوس کی نماز پڑھنا ضروری ہے۔ [5] (تنویر)

مسئلہ ۲۶: اگر وہ شخص جس کا زنا ثابت ہوا محصن نہ ہو تو اوسے دُرّے مارے جائیں، اگر آزاد ہے تو سو ۱۰۰ دُرّے اور غلام یا باندی ہے تو پچاس (۵۰) اور دُرّہ اس قسم کا ہو جس کے کنارہ پر گرہ نہ ہو نہ اُس کا کنارہ سخت ہو اگر ایسا ہو تو اوس کو کوٹ کر ملائم کرلیں اور متوسط طور پر ماریں، نہ آہستہ نہ بہت زور سے۔ نہ دُرّے کو سر سے اُونچا اٹھا کر مارے نہ بدن پر پڑنے کے بعد اوسے کھینچے بلکہ اُوپر کو اوٹھا لے اور بدن پر ایک ہی جگہ نہ مارے، بلکہ مختلف جگہوں پر مگر چہرہ اور سر اور شرمگاہ پر نہ مارے۔ [6] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۷: دُرّہ مارنے کے وقت مرد کے کپڑے اوتار لیے جائیں مگر تہبند یا پاجامہ نہ اوتاریں کہ ستر ضرور ہے اور عورت کے کپڑے نہ اوتارے جائیں ہاں پوستین [7] یا روئی بھرا ہوا کپڑا پہنے ہو تو اسے اوتر والیں مگر جبکہ اوس کے نیچے کوئی دوسرا کپڑا نہ ہو تو اسے بھی نہ اوتروائیں اور مرد کو کھڑا کر کے اور عورت کو بٹھا کر دُرّے ماریں۔ زمین پر لٹا کر نہ ماریں اور اگر مرد کھڑا نہ ہو تو اوسے ستون سے باندھ کر یا پکڑ کر کوڑے ماریں۔ اور عورت کے لیے اگر گڑھا کھودا جائے تو جائز ہے یعنی جبکہ زنا گواہوں

---

1 ...... غیر شادی شدہ، جس سے نکاح صحیح کے ساتھ وطی نہ کی ہو۔

2 ...... " الدر المختار"، كتاب الحدود، ج ٦، ص ١٧.

3 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الحدود، الباب الثاني في الزنا، ج٢، ص ١٤٦، وغيره.

4 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الحدود، الباب الثاني في الزنا، ج٢، ص ١٤٦.
و"رد المحتار"، كتاب الحدود، مطلب الزنى شرعا ...الخ، ج٦، ص ١٩.

5 ......" تنوير الابصار"، كتاب الحدود، ج ٦، ص ٢٠.

6 ......" الدر المختار" و"رد المحتار"، كتاب الحدود، مطلب الزنى شرعا ...الخ، ج ٦، ص ٢٠.

7 ...... چمڑے کا کوٹ۔

سے ثابت ہوا ہو اور مرد کے لیے نہ کھودیں۔[1] (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۸: اگر ایک دن پچاس کوڑے مارے دوسرے دن پھر پچاس مارے تو کافی ہیں اور اگر ہر روز ایک ایک یا دو دو کوڑے مارے اور یوں مقدار پوری کی تو کافی نہیں۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۹: ایسا نہیں ہوسکتا کہ کوڑے بھی ماریں اور رجم بھی کریں اور یہ بھی نہیں کہ کوڑے مار کر کچھ دنوں کے لیے شہر بدر کردیں۔ ہاں اگر حاکم کے نزدیک شہر بدر کرنے میں کوئی مصلحت ہو تو کرسکتا ہے مگر یہ حد کے اندر داخل نہیں بلکہ امام کی جانب سے ایک علیحدہ سزا ہے۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۰: زانی اگر مریض ہے تو رجم کردینگے مگر کوڑے نہ مارینگے جب تک اچھا نہ ہوجائے ہاں اگر ایسا بیمار ہو کہ اچھے ہونے کی امید نہ ہو تو بیماری ہی کی حالت میں کوڑے ماریں مگر بہت آہستہ یا کوئی ایسی لکڑی جس میں سو (۱۰۰) شاخیں ہوں اوس سے ماریں کہ سب شاخیں اوس کے بدن پر پڑیں۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۱: عورت کو حمل ہو تو جب تک بچہ پیدا نہ ہولے حد قائم نہ کریں اور بچہ پیدا ہونے کے بعد اگر رجم کرنا ہے تو فوراً کردیں، ہاں اگر بچہ کی تربیت کرنیوالا کوئی نہ ہو تو دو۲ برس بچہ کی عمر ہونے کے بعد رجم کریں اور اگر کوڑے مارنے کا حکم ہو تو نفاس کے بعد مارے جائیں۔ عورت کو حد کا حکم ہوا اور اوس نے اپنا حاملہ ہونا بیان کیا تو عورتیں اس کا معاینہ کریں اگر یہ کہہ دیں کہ حمل ہے تو دو۲ برس تک قید میں رکھی جائے اگر اس درمیان میں بچہ پیدا ہوگیا تو وہی کریں جو اوپر مذکور ہوا اور بچہ پیدا نہ ہوا تو اب حد قائم کردیں۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۲: محصن ہونے کی سات شرطیں ہیں: ① آزاد ہونا۔ ② عاقل ہونا۔ ③ بالغ ہونا۔ ④ مسلمان ہونا۔ ⑤ نکاح صحیح ہونا۔ ⑥ نکاحِ صحیح کے ساتھ وطی ہونا۔ ⑦ میاں بی بی دونوں کا وقتِ وطی میں صفات مذکورہ کے ساتھ متصف ہونا۔ لہٰذا اگر باندی سے نکاح کیا ہے یا آزاد عورت نے غلام سے نکاح کیا تو محصن ومحصنہ نہیں، ہاں اگر اوس کے آزاد ہونے کے

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الحدو د ،الباب الثانی فی الزنا،ج۲،ص ۱٤٦.
و" الدر المختار" و"رد المحتار"، كتاب الحدود ،مطلب الزنی شرعا ...الخ ،ج ٦، ص ۲۱.

2 ......" الدر المختار" و"رد المحتار"، كتاب الحدود ،مطلب الزنی شرعا ...الخ ،ج ٦، ص ۲۱.

3 ......" الدر المختار" و"رد المحتار"، كتاب الحدود ،مطلب فی الكلام علی السياسة ،ج ٦، ص ۲۲.

4 ......المرجع السابق ،ص ۲٤.

5 ......المرجع السابق .

بعد وطی واقع ہوئی تو اب محصن ہو گئے۔[1] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۳۳: مرد کے زنا پر چار گواہ گزرے اور وہ کہتا ہے کہ میں محصن نہیں حالانکہ اس کی عورت کے اس کے نکاح میں بچہ پیدا ہو چکا ہے تو رجم کیا جائے گا اور بی بی ہے مگر بچہ پیدا نہیں ہوا ہے تو جب تک گواہوں سے محصن ہونا ثابت نہ ہولے رجم نہ کرینگے۔[2] (بحر)

مسئلہ ۳۴: مرتد ہونے سے احصان جاتا رہتا ہے پھر اس کے بعد اسلام لایا تو جب تک دخول نہ ہو محصن نہ ہوگا۔ اور پاگل اور بوہرا ہونے سے بھی احصان جاتا رہتا ہے مگر ان دونوں میں اچھے ہونے کے بعد احصان لوٹ آئے گا اگرچہ افاقہ کی حالت میں وطی نہ کی ہو۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۵: محصن ہونے کا ثبوت دو مرد یا ایک مرد دو عورتوں کی گواہی سے ہو جائیگا۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۶: محصن رہنے کے لیے نکاح کا باقی رہنا ضرور نہیں، لہٰذا نکاح کے بعد وطی کر کے طلاق دیدی تو محصن ہی ہے، اگرچہ عمر بھر مجرد[5] رہے۔[6] (درمختار)

کہاں حد واجب ہے اور کہاں نہیں

ترمذی ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے راوی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''جہاں تک ہو سکے مسلمانوں سے حدود دفع کرو (یعنی اگر حدود کے ثبوت میں کوئی شبہہ ہو تو قائم نہ کرو، اگر کوئی راہ نکل سکتی ہو تو اوسے چھوڑ دو) کہ امام معاف کرنے میں خطا کرے، یہ اوس سے بہتر ہے کہ سزا دینے میں غلطی کرے۔''[7] نیز ترمذی وائل بن حجر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے زمانے میں ایک عورت سے جبراً زنا کیا گیا۔ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے اوس عورت پر حد نہ لگائی اور اوس مرد پر حد قائم کی جس نے اوس کے ساتھ کیا تھا۔[8]

1. ...... "الدر المختار"، كتاب الحدود، ج٦، ص٢٥.
2. ......"البحر الرائق"، كتاب الحدود، باب الشهادة على الزنا ...الخ، ج ٥، ص ٤١.
3. ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الحدود، الباب الثالث في كيفية الحد، ج ٢، ص١٤٥.
4. ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الحدود، الباب الثالث في كيفية الحد، ج ٢، ص١٤٥.
5. ...... یعنی شادی کے بغیر۔
6. ......"الدر المختار"، كتاب الحدود، ج ٦، ص ٢٨.
7. ......"سنن الترمذی"، كتاب الحدود، باب ماجاء في درء الحدود، الحديث ١٤٢٩، ج٣، ص ١١٥.
8. ......"سنن الترمذی"، كتاب الحدود، باب ماجاء في المرأة اذا استكرهت على الزنا، الحديث ١٤٥٨، ج٣، ص ١٣٥.

مسئلہ ۱: یہ ہم اوپر بیان کر آئے کہ شبہہ سے حد ساقط ہو جاتی ہے۔ وطی حرام کی نسبت یہ کہتا ہے کہ میں نے اسے حلال گمان کیا تھا تو حد ساقط ہو جائیگی اور اگر اوس نے ایسا ظاہر نہ کیا تو حد قائم کی جائیگی اور اوس کا اعتبار صرف اوس شخص کی نسبت کیا جاسکتا ہے جس کو ایسا شبہہ ہوسکتا ہے اور جس کو نہیں ہوسکتا وہ اگر دعویٰ کرے تو مسموع نہ ہوگا اور اس میں گمان کا پایا جانا ضرور ہے فقط وہم کافی نہیں۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۲: اکراہ[2] کا دعویٰ کیا تو محض دعویٰ سے حد ساقط نہ ہوگی جب تک گواہوں سے یہ ثابت نہ کرلے کہ اکراہ پایا گیا۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۳: جس عورت سے وطی کی گئی اُس میں ملک کا شبہہ ہو تو حد قائم نہ ہوگی اگرچہ اوس کو حرام ہونے کا گمان ہو، جیسے ① اپنی اولاد کی باندی۔ ② جس عورت کو الفاظ کنایہ سے طلاق دی اور وہ عدت میں ہو، اگرچہ تین طلاق کی نیت کی ہو۔ ③ بائع[4] کا بیچی ہوئی لونڈی سے وطی کرنا جبکہ مشتری[5] نے لونڈی پر قبضہ نہ کیا ہو بلکہ بیع اگر فاسد ہو تو قبضہ کے بعد بھی۔ ④ شوہر نے نکاح میں لونڈی کا مہر مقرر کیا اور ابھی وہ لونڈی عورت کو نہ دی تھی کہ اوس لونڈی سے وطی کی۔ ⑤ لونڈی میں چند شخص شریک ہیں، اون میں سے کسی نے اوس سے وطی کی۔ ⑥ اپنے مکاتب کی کنیز سے وطی کی۔ ⑦ غلام ماذون جو خود اور اوس کا تمام مال دین میں مستغرق ہے، اُس کی لونڈی سے وطی کی۔ ⑧ غنیمت میں جو عورتیں حاصل ہوئیں تقسیم سے پہلے اون میں سے کسی سے وطی کی۔ ⑨ بائع کا اوس لونڈی سے وطی کرنا جس میں مشتری کو خیار[6] تھا۔ ⑩ یا اپنی لونڈی سے استبرا سے قبل وطی کی۔ ⑪ یا اوس لونڈی سے وطی کی جو اس کی رضاعی بہن ہے۔ ⑫ یا اوس کی بہن اس کے تصرف[7] میں ہے۔ ⑬ یا اپنی اوس لونڈی سے وطی کی جو مجوسیہ ہے۔ ⑭ یا اپنی زوجہ سے وطی کی جو مرتدہ ہوگئی ہے یا اور کسی وجہ سے حرام ہوگئی، مثلاً اس کے بیٹے سے اوس کا تعلق ہوگیا یا اوس کی ماں یا بیٹی سے اس نے جماع کیا۔[8] (درمختار، ردالمحتار)

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الحدود، الباب الرابع فی الوطاء الذی یوجب الحد ...الخ، ج ۲، ص ۱۴۷.

2 ......اس سے مراد اکراہ شرعی ہے یعنی کوئی شخص کسی کو صحیح دھمکی دے کہ اگر تو نے طلاق نہ دی تو میں تجھے مار ڈالوں گا یا ہاتھ پاؤں توڑ دوں گا یا ناک ، کان وغیرہ کوئی عضو کاٹ ڈالوں گا یا سخت مار ماروں گا اور یہ سمجھتا ہو کہ یہ کہنے والا جو کچھ کہتا ہے کر گزرے گا۔

3 ......"الدر المختار"، كتاب الحدود، باب الوطاء الذی یوجب الحد ...الخ، ج ۶، ص ۲۹.

4 ...... بیچنے والا۔

5 ...... خریدار۔

6 ......اختیار۔

7 ......قبضہ، ملک۔

8 ......"الدرالمختار" و"رد المحتار"، كتاب الحدود، باب الوطء الذی یوجب الحد ...الخ، مطلب فی بیان شبهة المحل، ج ۶، ص ۳۰ ـ ۳۲.

مسئلہ۴: شبہہ جب محل میں ہو تو حد نہیں ہے اگرچہ وہ جانتا ہے کہ یہ وطی حرام ہے بلکہ اگرچہ اس کو حرام بتاتا ہو۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ۵: شبہہ فعل اس کو شبہہ اشتباہ کہتے ہیں کہ محل تو مشتبہ نہیں، مگر اس نے اوس وطی کو حلال گمان کرلیا تو جب ایسا دعویٰ کریگا تو دونوں میں کسی پر حد قائم نہ ہوگی اگرچہ دوسرے کو اشتباہ نہ ہو، مثلاً ① ماں باپ کی لونڈی سے وطی کی یا ② عورت کو صریح لفظوں میں تین طلاقیں دیں اور زمانۂ عدت میں اوس سے وطی کی خواہ ایک لفظ سے تین طلاقیں دیں یا تین لفظوں سے۔ ایک مجلس میں یا متعدد مجلسوں میں۔ ③ یا اپنی عورت کی باندی یا ④ مولیٰ کی باندی سے وطی کی یا ⑤ مرتہن[2] نے اُس لونڈی سے وطی کی جو اس کے پاس گروی ہے یا ⑥ دوسرے کی لونڈی اس لیے عاریۃً لایا تھا کہ اوس کو گروی رکھے گا اور اوس سے وطی کی یا ⑦ عورت کو مال کے بدلے میں طلاق دی یا مال کے عوض خلع کیا، اُس سے عدت میں وطی کی یا ⑧ ام ولد کو آزاد کردیا اور زمانۂ عدت میں اوس سے وطی کی، ان سب میں حد نہیں جبکہ دعویٰ کرے کہ میرے گمان میں وطی حلال تھی اور اگر اس قسم کی وطی ہوئی اور وہ کہتا ہے کہ میں حرام جانتا تھا اور دوسرا موجود نہیں کہ اوس کا گمان معلوم ہوسکے تو جو موجود ہے، اوس پر حد قائم کی جائے گی۔[3] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ۶: بھائی یا بہن یا چچا کی لونڈی یا خدمت کے لیے کسی کی لونڈی عاریۃً لایا تھا یا نوکر رکھ کر لایا تھا یا اس کے پاس امانۃً تھی اوس سے وطی کی تو حد ہے اگرچہ حلال ہونے کا دعویٰ کرتا ہو۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ۷: نکاح کے بعد پہلی شب میں جو عورت رخصت کر کے اس کے یہاں لائی گئی اور عورتوں نے بیان کیا کہ یہ تیری بی بی ہے اس نے وطی کی بعد کو معلوم ہوا کہ بی بی نہ تھی تو حد نہیں۔[5] (درمختار) یعنی جبکہ پیشتر سے[6] یہ اوس عورت کو نہ

---

1. ...... "رد المحتار"، كتاب الحدود، مطلب الزنى شرعا ...الخ، ج ٦، ص ٩.
2. ...... جس کے پاس کوئی چیز گروی رکھی ہو۔
3. ...... "الدرالمختار" كتاب الحدود، باب الوطء الذي يوجب الحد ...الخ، ج٦، ص ٣٣_٣٥.
و" الفتاوى الهندية"، كتاب الحدو د، الباب الرابع في الوطاء الذي يوجب الحد ...الخ، ج ٢، ص ١٤٨.
4. ...... المرجع السابق.
5. ...... "الدر المختار"، كتاب الحدود، ج ٦، ص ٤١.
6. ...... پہلے سے۔

پہچانتا ہو جس کے ساتھ نکاح ہوا ہے اور اگر پہچانتا ہے اور دوسری عورت اس کے پاس لائی گئی تو اون عورتوں کا قول کس طرح اعتبار کریگا۔ یوہیں اگر عورتیں نہ کہیں مگر سُسرال والوں نے جس عورت کو اوس کے یہاں بھیج دیا ہے اُس میں بیشک یہی گمان ہوگا کہ اسی کے ساتھ نکاح ہوا ہے جبکہ پیشتر سے دیکھا نہ ہو اور بعض واقعے ایسے ہوئے بھی ہیں کہ ایک گھر میں دو براتیں آئیں اور رخصت کے وقت دونوں بہنیں بدل گئیں اوس کی اوس کے یہاں اوسکی اس کے یہاں آ گئی لہٰذا یہ اشتباہ ضرور معتبر ہوگا واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۸: شبہہ عقد یعنی جس عورت سے نکاح نہیں ہوسکتا اوس سے نکاح کر کے وطی کی مثلاً دوسرے کی عورت سے نکاح کیا یا دوسرے کی عورت ابھی عدّت میں تھی اوس سے نکاح کیا تو اگرچہ یہ نکاح نکاح نہیں مگر حد ساقط ہوگئی، مگر اسے سزا دیجائیگی۔ یوہیں اگر اوس عورت کے ساتھ نکاح تو ہوسکتا ہے مگر جس طرح نکاح کیا وہ صحیح نہ ہوا مثلاً بغیر گواہوں کے نکاح کیا کہ یہ نکاح صحیح نہیں مگر ایسے نکاح کے بعد وطی کی تو حد ساقط ہوگئی۔[1] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۹: اندھیری رات میں اپنے بستر پر کسی عورت کو پایا اور اوسے زوجہ گمان کر کے وطی کی حالانکہ وہ کوئی دوسری عورت تھی تو حد نہیں۔ یوہیں اگر وہ شخص اندھا ہے اور اپنے بستر پر دوسری کو پایا اور زوجہ گمان کر کے وطی کی اگرچہ دن کا وقت ہے تو حد نہیں۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰: عاقل بالغ نے پاگل عورت سے وطی کی یا اتنی چھوٹی لڑکی سے وطی کی، جس کی مثل سے جماع کیا جاتا ہو یا عورت سو رہی تھی اوس سے وطی کی تو صرف مرد پر حد قائم ہوگی، عورت پر نہیں۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱: مرد نے چوپایہ سے وطی کی یا عورت نے بندر سے کرائی تو دونوں کو سزا دینگے اور اوس جانور کو ذبح کر کے جلا دیں، اوس سے نفع اوٹھانا مکروہ ہے۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۲: اغلام یعنی پیچھے کے مقام میں وطی کی تو اس کی سزا یہ ہے کہ اوس کے اوپر دیوار گرا دیں یا اونچی جگہ سے اوسے

---

1 ......"الدر المختار"، کتاب الحدود، ج ٦، ص ٣٦۔٣٨، وغيره.

2 ......"رد المحتار"، کتاب الحدود، باب الوطء الذی یوجب الحد ...الخ، مطلب اذا استحل المحرم ...الخ، ج ٦، ص ٤٠.

3 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الحدود، الباب الرابع فی الوطاء ...الخ ج ٢، ص ١٤٩.

4 ......"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الحدود، باب الوطء الذی یوجب الحد ...الخ، مطلب فی وطء البهيمة، ج ٦، ص ٤١.

اوندھا کر کے گرائیں اور اوس پر پتھر برسائیں یا اوسے قید میں رکھیں یہاں تک کہ مرجائے یا توبہ کرے یا چند بار ایسا کیا ہو تو بادشاہ اسلام اوسے قتل کرڈالے۔ الغرض یہ فعل نہایت خبیث ہے بلکہ زنا سے بھی بدتر ہے، اسی وجہ سے اس میں حد نہیں کہ بعضوں کے نزدیک حد قائم کرنے سے اوس گناہ سے پاک ہوجاتا ہے اور یہ اتنا برا ہے کہ جب تک توبہ خالصہ نہ ہو، اس میں پاکی نہ ہوگی اور اغلام کو حلال جاننے والا کافر ہے، یہی مذہب جمہور ہے۔[1] (درمختار، بحروغیرہما)

مسئلہ ۱۳: کسی کی لونڈی غصب کرلی اور اوس سے وطی کی پھر اوس کی قیمت کا تاوان دیا تو حد نہیں اور اگر زنا کے بعد غصب کی اور تاوان دیا تو حد ہے۔ یوہیں اگر زنا کے بعد عورت سے نکاح کرلیا تو حد ساقط نہ ہوگی۔[2] (درمختار، عالمگیری)

زنا کی گواہی دے کر رجوع کرنا

مسئلہ ۱: جو امر موجب حد ہے وہ بہت پہلے پایا گیا اور گواہی اب دیتا ہے تو اگر یہ تاخیر کسی عذر کے سبب ہے مثلاً بیمار تھا یا وہاں سے کچہری دور تھی یا اوس کو خوف تھا یا راستہ اندیشہ ناک[3] تھا تو یہ تاخیر مضر[4] نہیں یعنی گواہی قبول کرلی جائے گی اور اگر بلا عذر تاخیر کی تو گواہی مقبول نہ ہوگی مگر حد قذف میں اگرچہ بلا عذر تاخیر ہو گواہی مقبول ہے اور چوری کی گواہی دی اور تمادی[5] ہوچکی ہے تو حد نہیں مگر چور سے تاوان دلوائیں گے۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۲: اگر وہ مجرم خود اقرار کرے تو اگرچہ تمادی ہوگئی ہو حد قائم ہوگی مگر شراب پینے کا اقرار کرے اور تمادی ہو تو حد نہیں۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۳: شراب پینے کے بعد اتنا زمانہ گزرا کہ مونھ سے بُو اُڑ گئی تو تمادی ہوگئی اور اس کے علاوہ اوروں میں تمادی جب ہوگی کہ ایک مہینہ کا زمانہ گزر جائے۔[8] (تنویر)

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الحدود، باب الوطء الذي يوجب الحد ...الخ، ج٦، ص٤٥.

و"البحرالرائق"، كتاب الحدود، باب الوطء الذي يوجب الحد ...الخ، ج٥، ص٢٧، ٢٨، وغيرهما.

2 ...... "الدرالمختار"، كتاب الحدود، باب الوطء الذي يوجب الحد ...الخ، ج٦، ص٤٨.

3 ...... خطرناک۔ 4 ...... نقصان دہ۔

5 ...... اتنے زیادہ وقت کا گزر جانا جس کے بعد سزا نافذ نہیں ہوتی یا دعویٰ سنا نہیں جاتا۔

6 ...... "الدرالمختار"، كتاب الحدود، باب الشهادة على الزنى والرجوع عنها، ج٦، ص٥٠.

7 ...... المرجع السابق.

8 ...... "تنوير الأبصار"، كتاب الحدود، اب الشهادة على الزنى والرجوع عنها، ج٦، ص٥١.

مسئلہ ۴: تمادی عارض ہونے کے بعد چار گواہوں نے زنا کی شہادت دی تو نہ زانی پر حد ہے، نہ گواہوں پر۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۵: گواہی دی کہ اس نے فلاں عورت کے ساتھ زنا کیا ہے اور وہ عورت کہیں چلی گئی ہے تو مرد پر حد قائم کرینگے۔ یوہیں اگر زانی خود اقرار کرتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ مجھے معلوم نہیں وہ کون عورت تھی تو حد قائم کی جائے گی۔ اور اگر گواہوں نے کہا معلوم نہیں وہ کون عورت تھی تو نہیں۔ اور اگر گواہوں نے بیان کیا کہ اس نے چوری کی مگر جس کی چوری کی وہ غائب ہے تو حد نہیں۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۶: چار گواہوں نے شہادت دی کہ فلاں عورت کے ساتھ اس نے زنا کیا ہے مگر دو نے ایک شہر کا نام لیا کہ فلاں شہر میں اور دو نے دوسرے شہر کا نام لیا۔ یا دو کہتے ہیں کہ اس نے جبراً زنا کیا ہے اور دو کہتے کہ عورت راضی تھی۔ یا دو نے کہا کہ فلاں مکان میں اور دو نے دوسرا مکان بتایا۔ یا دو نے کہا مکان کے نیچے والے درجہ میں زنا کیا اور دو کہتے ہیں بالا خانہ پر۔ یا دو نے کہا جمعہ کے دن زنا کیا اور دو ہفتہ کا دن بتاتے ہیں۔ یا دو نے صبح کا وقت بتایا اور دو نے شام کا۔ یا دو ایک عورت کو کہتے اور دو دوسری عورت کے ساتھ زنا ہونا بیان کرتے ہیں۔ یا چاروں ایک شہر کا نام لیتے ہیں اور چار دوسرے دوسرے شہر میں زنا ہونا کہتے ہیں اور جو دن تاریخ وقت اون چاروں نے بیان کیا وہی دوسرے چار بھی بیان کرتے ہیں تو ان سب صورتوں میں حد نہیں، نہ ان پر نہ گواہوں پر۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۷: مرد وعورت کے کپڑوں میں گواہوں نے اختلاف کیا کوئی کہتا ہے فلاں کپڑا پہنے ہوئے تھا اور کوئی دوسرے کپڑے کا نام لیتا ہے۔ یا کپڑوں کے رنگ میں اختلاف کیا۔ یا عورت کو کوئی دبلی بتاتا ہے کوئی موٹی یا کوئی لمبی کہتا ہے اور کوئی ٹھگنی[4] تو اس اختلاف کا اعتبار نہیں یعنی حد قائم ہوگی۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۸: چار گواہوں نے شہادت دی کہ اس نے فلاں دن تاریخ وقت میں فلاں شہر میں فلاں عورت سے زنا کیا اور چار کہتے ہیں کہ اوسی دن تاریخ وقت میں اس نے فلاں شخص کو (دوسرے شہر کا نام لیکر) فلاں شہر میں قتل کیا تو نہ زنا کی حد قائم ہوگی

---

1 ...... "ردالمحتار"، کتاب الحدود، باب الشهادة على الزنى ... الخ، ج٦، ص٥١.

2 ......"الدرالمختار"، کتاب الحدود، باب الشهادة على الزنى والرجوع عنها، ج٦، ص٥١.

3 ......"الفتاوى الهندية"، کتاب الحدود، الباب الخامس في الشهادة على الزنا والرجوع عنها، ج٢، ص١٥٢، ١٥٣.

4 ......بہت چھوٹے قد والی۔

5 ......"الفتاوى الهندية"، کتاب الحدود، الباب الخامس في الشهادة على الزنا والرجوع عنها، ج٢، ص١٥٣.

نہ قصاص۔ یہ اوس وقت ہے کہ دونوں شہادتیں ایک ساتھ گزریں اور اگر ایک شہادت گزری اور حاکم نے اوس کے مطابق حکم کر دیا، اب دوسری گزری تو دوسری باطل ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۹: چار گواہوں نے زنا کی شہادت دی تھی اور ان میں ایک شخص غلام یا اندھا یا نابالغ یا مجنون ہے یا اوس پر تہمت زنا کی حد قائم ہوئی ہے یا کافر ہے تو اوس شخص پر حد نہیں مگر گواہوں پر تہمت زنا کی حد قائم ہوگی۔ اور اگر ان کی شہادت کے بنا پر حد قائم کی گئی بعد کو معلوم ہوا کہ ان میں کوئی غلام یا محدود فی القذف وغیرہ ہے جب بھی گواہوں پر حد قائم کی جائے گی اور اوس شخص پر جو کوڑے مارنے سے چوٹ آئی بلکہ مر بھی گیا اس کا کچھ معاوضہ نہیں اور اگر رجم کیا بعد کو معلوم ہوا کہ گواہوں میں کوئی شخص ناقابل شہادت تھا تو بیت المال سے دیت دینگے۔[2] (درمختار، بحر)

مسئلہ ۱۰: رجم کے بعد ایک گواہ نے رجوع کی تو صرف اسی پر حدِ قذف جاری کرینگے اور اسے چوتھائی دیت دینی ہوگی اور رجم سے پہلے رجوع کی تو سب پر حدِ قذف قائم ہوگی اور اگر پانچ گواہ تھے اور رجم کے بعد ایک نے رجوع کی تو اس پر کچھ نہیں اور اون چار باقیوں میں ایک نے اور رجوع کی تو ان دونوں پر حدِ قذف ہے اور چوتھائی دیت دونوں ملکر دیں اگر پھر ایک نے رجوع کی تو اس اکیلے پر پوری چوتھائی دیت ہے اور اگر سب رجوع کر جائیں تو دیت کے پانچ حصے کریں، ہر ایک ایک حصہ دے۔[3] (بحر)

مسئلہ ۱۱: جس شخص نے گواہوں کا تزکیہ کیا[4] وہ اگر رجوع کر جائے یعنی کہے میں نے قصداً جھوٹ بولا تھا واقع میں گواہ قابل شہادت نہ تھے تو مرجوم[5] کی دیت اوسے دینی پڑے گی اور اگر وہ اپنے قول پر اڑا ہے یعنی کہتا ہے کہ گواہ قابل شہادت ہیں مگر واقع میں قابل شہادت نہیں تو بیت المال سے دیت دیجائے گی اور گواہوں پر نہ دیت ہے نہ حد قذف۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۱۲: گواہوں کا تزکیہ ہوا[7] اور رجم کر دیا گیا بعد کو معلوم ہوا کہ قابل شہادت نہ تھے تو بیت المال سے دیت دی

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الحدود، الباب الخامس فى الشهادة على الزنا والرجوع عنها، ج۲، ص۱۵۳.

2 ...... "الدرالمختار"، كتاب الحدود، باب الشهادة على الزنى ... الخ، ج۶، ص۵۲، ۵۳.

و "البحرالرائق" كتاب الحدود، باب الشهادة على الزنى ... الخ، ج۵، ص۳۷، ۳۸.

3 ...... "البحرالرائق" كتاب الحدود، باب الشهادة على الزنى ... الخ، ج۵، ص۳۸، ۳۹.

4 ...... عادل ومعتبر ہونے کی تحقیق کی۔

5 ...... جسے رجم کیا گیا ہو۔

6 ...... "الدرالمختار"، كتاب الحدود، باب الشهادة على الزنى ... الخ، ج۶، ص۵۵.

7 ...... بہار شریعت کے تمام نسخوں میں یہاں عبارت ایسے ہی مذکور ہے، غالباً یہاں کتابت کی غلطی ہے کیونکہ "درمختار" میں اس مقام پر "لم يزك الشهود" یعنی "گواہوں کا تزکیہ نہ ہوا" مذکور ہے۔... عِلْمِیه

جائے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۱۳: گواہوں نے بیان کیا کہ ہم نے قصداً اوس طرف نظر کی تھی تو اس کی وجہ سے فاسق نہ ہونگے اور گواہی مقبول ہے کہ اگرچہ دوسرے کی شرمگاہ کی طرف دیکھنا حرام ہے مگر بضرورت جائز ہے، لہٰذا بغرض ادائے شہادت جائز ہے جیسے دائی اور ختنہ کرنے والے اور عمل دینے والے[2] اور طبیب کو بوقت ضرورت اجازت ہے اور اگر گواہوں نے بیان کیا کہ ہم نے مزہ لینے کے لیے نظر کی تھی تو فاسق ہوگئے اور گواہی قابل قبول نہیں۔[3] (درمختار، بحر)

مسئلہ ۱۴: مرد اپنے محصن ہونے سے انکار کرے تو دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت سے احصان ثابت ہوگا یا اوس کے بچہ پیدا ہو چکا ہے جب بھی محصن ہے اور اگر خلوت ہو چکی ہے اور مرد کہتا ہے کہ میں نے زوجہ سے وطی کی ہے مگر عورت انکار کرتی ہے تو مرد محصن ہے اور عورت نہیں۔[4] (درمختار)

شراب پینے کی حد کا بیان

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَيْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝۹۰ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَ الْمَيْسِرِ وَ يَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ عَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ۝۹۱ وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ احْذَرُوْا ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝۹۲﴾[5]

اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت اور تیروں سے فال نکالنا یہ سب ناپاکی ہیں، شیطان کے کاموں سے ہیں، ان سے بچو تاکہ فلاح پاؤ۔ شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوے کی وجہ سے تمھارے اندر عداوت اور بغض ڈالدے اور تم کو اللہ

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الحدود، باب الشهادة على الزنا والرجوع عنها، ج٦، ص٥٦.

2 ...... یعنی حقنہ کرنے والے۔

3 ...... "الدرالمختار"، كتاب الحدود، باب الشهادة على الزنى ... الخ، ج٦، ص٥٦، ٥٧.

و"البحرالرائق"، كتاب الحدود، باب الشهادة على الزنى ... الخ، ج٥، ص٤٠، ٤١.

4 ...... "الدرالمختار"، كتاب الحدود، باب الشهادة على الزنى ... الخ، ج٦، ص٥٧.

5 ...... پ٧، المائدة: ٩٠-٩٢.

(عزوجل) کی یاد اور نماز سے روک دے تو کیا تم ہو باز آنے والے اور اطاعت کرو اللہ (عزوجل) کی اور رسول کی اطاعت کرو اور پرہیز کرو اور اگر تم اعراض کرو گے تو جان لو کہ ہمارے رسول پر صرف صاف طور پہنچا دینا ہے۔

شراب پینا حرام ہے اور اس کی وجہ سے بہت سے گناہ پیدا ہوتے ہیں، لہٰذا اگر اس کو معاصی[1] اور بے حیائیوں کی اصل کہا جائے تو بجا ہے۔ احادیث میں اس کے پینے پر نہایت سخت وعیدیں آئی ہیں، چند احادیث ذکر کی جاتی ہیں۔

احادیث

حدیث ۱: ترمذی و ابوداود و ابن ماجہ جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے فرمایا: ''جو چیز زیادہ مقدار میں نشہ لائے، وہ تھوڑی بھی حرام ہے۔''[2]

حدیث ۲: ابوداود و ام سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے مسکر اور مفتر (یعنی اعضا کو سست کرنے والی، حواس کو کند کرنے والی مثلاً افیون) سے منع فرمایا۔[3]

حدیث ۳: بخاری و مسلم و ابوداود و ترمذی و نسائی و بیہقی ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر نشہ والی چیز خمر ہے (یعنی خمر کے حکم میں ہے) اور ہر نشہ والی چیز حرام ہے اور جو شخص دُنیا میں شراب پیے اور اوس کی مداومت کرتا ہوا مرے اور توبہ نہ کرے، وہ آخرت کی شراب نہیں پیے گا۔''[4]

حدیث ۴: صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: ''ہر نشہ والی چیز حرام ہے، بیشک اللہ تعالٰی نے عہد کیا ہے کہ جو شخص نشہ پیے گا اوسے طینۃ الخبال سے پلائیگا۔'' لوگوں نے عرض کی، طینۃ الخبال کیا چیز ہے؟ فرمایا کہ ''جہنمیوں کا پسینہ یا اون کا عصارہ (نچوڑ)۔''[5]

حدیث ۵: صحیح مسلم میں ہے کہ طارق بن سوید رضی اللہ تعالٰی عنہ نے شراب کے متعلق سوال کیا حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے منع فرمایا۔ اونھوں نے عرض کی، ہم تو اوسے دوا کے لیے بناتے ہیں فرمایا: ''یہ دوا نہیں ہے، یہ تو خود بیماری ہے۔''[6]

---

1 ...... یعنی گناہوں۔

2 ...... "جامع الترمذي"، ابواب الاشربة، باب ماجاء ما اسكر كثيره ... إلخ، الحديث: ۱۸۷۲، ج۳، ص۳۴۳.

3 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الاشربة ،باب النهى عن المسكر، الحديث: ۳۶۸۶، ج۳، ص۴۶۱.

4 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الاشربة، باب بيان ان كل مسكر خمرا ... إلخ، الحديث: ۷۳-(۲۰۰۳)، ص۱۱۰۹.

5 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الاشربة، باب بيان ان كل مسكر خمرا ... إلخ، الحديث: ۷۲-(۲۰۰۲)، ص۱۱۰۹.

6 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الاشربة، باب تحريم التداوى بالخمر... إلخ، الحديث: ۱۲-(۱۹۸۴)، ص۱۰۹۷.

حدیث ۶: ترمذی نے عبداللہ بن عمر اور نسائی وابن ماجہ ودارمی نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالٰی عنہم سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص شراب پیے گا، اوس کی چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی پھر اگر توبہ کرے تو اللہ (عزوجل) اوس کی توبہ قبول فرمائیگا پھر اگر پیے تو چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی اس کے بعد توبہ کرے تو قبول ہے پھر اگر پیے تو چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی اس کے بعد توبہ کرے تو اللہ (عزوجل) قبول فرمائیگا پھر اگر چوتھی مرتبہ پیے تو چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی اب اگر توبہ کرے تو اللہ (عزوجل) اوس کی توبہ قبول نہیں فرمائیگا اور نہر خبال سے اوسے پلائیگا۔''[1]

حدیث ۷: ابو داود نے ویلم حمیری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہتے ہیں میں نے عرض کی، یارسول اللہ! (عزوجل وصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) ہم سرد ملک کے رہنے والے ہیں اور سخت کام کرتے ہیں اور ہم گیہوں[2] کی شراب بناتے ہیں جس کی وجہ سے ہمیں کام کرنے کی قوت حاصل ہوتی ہے اور سردی کا اثر نہیں ہوتا۔ ارشاد فرمایا: ''کیا اُس میں نشہ ہوتا ہے؟'' عرض کی، ہاں۔ فرمایا: ''تو اس سے پرہیز کرو۔'' میں نے عرض کی، لوگ اسے نہیں چھوڑینگے۔ فرمایا: ''اگر نہ چھوڑیں تو اُن سے قتال کرو۔''[3]

حدیث ۸: دارمی نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے فرمایا: ''والدین کی نافرمانی کرنے والا اور جوا کھیلنے والا اور احسان جتانے والا اور شراب کی مداومت کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔''[4]

حدیث ۹: امام احمد نے ابوامامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: کہ اللہ تعالٰی فرماتا ہے: ''قسم ہے میری عزت کی! میرا جو بندہ شراب کی ایک گھونٹ بھی پیے گا، میں اوسکو اوتنی ہی پیپ پلاؤں گا اور جو بندہ میرے خوف سے اوسے چھوڑے گا، میں اوس کو حوض قدس[5] سے پلاؤں گا۔''[6]

حدیث ۱۰: امام احمد ونسائی وبزار وحاکم ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کرتے ہیں، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے فرمایا: ''تین شخصوں پر اللہ (عزوجل) نے جنت حرام کردی۔ شراب کی مداومت کرنے والا اور والدین کی نافرمانی کرنے والا

---

1 ...... "جامع الترمذي"، كتاب الاشربة، باب ماجاء في شارب الخمر، الحديث: ۱۸۶۹، ج۳، ص۳۴۲.

2 ...... گندم۔

3 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الاشربة، باب النهى عن السكر، الحديث: ۳۶۸۳، ج۳، ص۴۶۰.

4 ...... "مشكاة المصابيح"، كتاب الحدود، باب بيان الخمر ...إلخ، الحديث: ۳۶۵۳، ج۲، ص۳۳۰.

5 ...... یعنی حوضِ کوثر۔

6 ...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، حديث ابى امامة الباهلى، الحديث: ۲۲۲۸۱، ج۸، ص۲۸۶.

اور دیوث جو اپنے اہل میں بے حیائی کی بات دیکھے اور منع نہ کرے۔''[1]

حدیث ۱۱: امام احمد و ابو یعلیٰ و ابن حبان و حاکم نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے فرمایا: ''تین شخص جنت میں داخل نہ ہونگے۔ شراب کی مداومت کرنے والا اور قاطع رحم اور جادو کی تصدیق کرنے والا۔''[2]

حدیث ۱۲: امام احمد نے ابن عباس سے اور ابن ماجہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہم سے روایت کی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے فرمایا: ''شراب کی مداومت کرنے والا مرے گا تو خدا سے ایسے ملے گا جیسا بت پرست۔''[3]

حدیث ۱۳: ترمذی و ابن ماجہ نے انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے شراب کے بارے میں دس۱۰ شخصوں پر لعنت کی۔ ① بنانے والا اور ② بنوانے والا اور ③ پینے والا اور ④ اُٹھانے والا اور ⑤ جس کے پاس اُٹھا کر لائی گئی اور ⑥ پلانے والا اور ⑦ بیچنے والا اور ⑧ اس کے دام[4] کھانے والا اور ⑨ خریدنے والا اور ⑩ جس کے لیے خریدی گئی۔[5]

حدیث ۱۴: طبرانی ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے فرمایا: ''جو شخص اللہ (عزوجل) اور قیامت کے دن پر ایمان لاتا ہے، وہ شراب نہ پیے اور جو شخص اللہ (عزوجل) اور قیامت کے دن پر ایمان لاتا ہے، وہ ایسے دسترخوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب پی جاتی ہے۔''[6]

حدیث ۱۵: حاکم نے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے فرمایا: ''شراب سے بچو کہ وہ ہر برائی کی کنجی ہے۔''[7]

حدیث ۱۶: ابن ماجہ و بیہقی ابو درداء رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہتے ہیں مجھے میرے خلیل صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے وصیت

---

1 ...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند عبداللّٰه بن عمر، الحديث: ۵۳۷۲، ج۲، ص۳۵۱.
اس حدیث کے تحت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ المنان تحریر فرماتے ہیں: ''بعض شارحین نے فرمایا کہ یہاں خبیث سے مراد زنا اور اسبابِ زنا ہیں یعنی جو اپنی بیوی بچوں کے زنا یا بے حیائی، بے پردگی اجنبی مردوں سے اختلاط، بازاروں میں زینت سے پھرنا، بے حیائی کے گانے ناچ وغیرہ دیکھ کر باوجود قدرت کے نہ روکے وہ بے حیا دیُّوث ہے مگر مرقات نے یہاں فرمایا کہ تمام بے غیرتی کے گناہ اس میں شامل ہیں جیسے شراب نوشی، غسلِ جنابت نہ کرنا دیگر اس قسم کے جرم، اللہ تعالٰی دینی غیرت دے۔
(شرح مشكوٰة ج ۷ ص ۲۴۱ تحت الحديث ۳۶۵۵) (مرآة المناجيح شرح مشكوٰة المصابيح، ج۵، ص۳۳۷)

2 ......"المسند" للإمام أحمد بن حنبل، حديث ابی موسى الاشعری، الحديث: ۱۹۵۸۶، ج۷، ص۱۳۹.

3 ......"المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند عبداللّٰه بن العباس، الحديث: ۲۴۵۳، ج۱، ص۵۸۳.

4 ...... قیمت۔

5 ......"جامع الترمذي"، كتاب البيوع، باب النهی ان يتخذ خلا، الحديث: ۱۲۹۹، ج۳، ص۴۷.

6 ...... "المعجم الكبير"، الحديث: ۱۱۴۶۲، ج ۱۱، ص۱۵۳.

7 ...... "المستدرك للحاكم"، كتاب الاشربة، باب اجتنبو الخمر ...إلخ، الحديث: ۷۳۱۳، ج۵، ص۲۰۱.

فرمائی: کہ ''خدا کے ساتھ شرک نہ کرنا، اگرچہ ٹکڑے کردیے جاؤ، اگرچہ جلا دیے جاؤ اور نماز فرض کو قصداً [1] ترک نہ کرنا کہ جو شخص اسے قصداً چھوڑے، اوس سے ذمہ بری ہے اور شراب نہ پینا کہ وہ ہر برائی کی کنجی ہے۔'' [2]

حدیث ۱۷: ابن حبان و بیہقی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں: ام الخبائث (شراب) سے بچو کہ گزشتہ زمانہ میں ایک شخص عابد تھا اور لوگوں سے الگ رہتا تھا ایک عورت اُس پر فریفتہ [3] ہوگئی اس نے اوس کے پاس ایک خادمہ کو بھیجا کہ گواہی کے لیے اوسے بُلا کر لا، وہ بُلا کر لائی، جب مکان کے دروازوں میں داخل ہوتا گیا خادمہ بند کرتی گئی جب اندر کے مکان میں پہنچا دیکھا کہ ایک خوبصورت عورت بیٹھی ہے اور اوس کے پاس ایک لڑکا ہے اور ایک برتن میں شراب ہے، اس عورت نے کہا میں نے تجھے گواہی کے لیے نہیں بلایا ہے بلکہ اس لیے بلایا ہے کہ یا اس لڑکے کو قتل کر یا مجھ سے زنا کر یا شراب کا ایک پیالہ پی اگر تو ان باتوں سے انکار کرتا ہے تو میں شور کروں گی اور تجھے رسوا کردونگی۔ جب اوس نے دیکھا کہ مجھے ناچار کچھ کرنا ہی پڑیگا کہا، ایک پیالہ شراب کا مجھے پلا دے جب ایک پیالہ پی چکا تو کہنے لگا اور دے جب خوب پی چکا تو زنا بھی کیا اور لڑکے کو قتل بھی کیا، لہٰذا شراب سے بچو۔ خدا کی قسم! ایمان اور شراب کی مداومت مرد کے سینہ میں جمع نہیں ہوتے، قریب ہے کہ اون میں کا ایک دوسرے کو نکال دے۔ [4]

حدیث ۱۸: ابن ماجہ و ابن حبان ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: کہ ''میری امت میں کچھ لوگ شراب پئیں گے اور اوس کا نام بدل کر کچھ اور رکھیں گے اور اون کے سروں پر باجے بجائے جائیں گے اور گانے والیاں گائیں گی یہ لوگ زمین میں دھنسا دیے جائیں گے اور ان میں کے کچھ لوگ بندر اور سوئر بنا دیے جائیں گے۔'' [5]

حدیث ۱۹: ترمذی و ابو داود نے معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شراب پیے، اُسے کوڑے مارو اور اگر چوتھی مرتبہ پھر پیے تو اسے قتل کر ڈالو۔'' اور یہ حدیث جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ چوتھی بار حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی خدمت میں شراب خوار [6] لایا گیا، اُسے کوڑے مارے اور قتل نہ کیا یعنی قتل کرنا

---

1 ...... جان بوجھ کر۔

2 ...... "سنن ابن ماجه"، أبواب الفتن، باب الصبر على البلاء، الحديث: ٤٠٣٤، ج٤، ص٣٧٦.

3 ......عاشق۔

4 ...... "صحيح ابن حبان"، كتاب الاشربة، فصل فى الاشربة، الحديث: ٥٣٢٤، ج٧، ص٣٦٧.

5 ...... "سنن ابن ماجه"، أبواب الفتن، باب العقوبات، الحديث: ٤٠٢٠، ص٢٧١٩.

6 ......شراب پینے والا۔

منسوخ ہے۔[1]

حدیث ۲۰: بخاری و مسلم انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شراب کے متعلق شاخوں اور جوتیوں سے مارنے کا حکم دیا۔[2]

حدیث ۲۱: صحیح بخاری میں سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہتے ہیں کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے زمانہ میں اور حضرت ابوبکر کے زمانۂ خلافت میں اور حضرت عمر کے ابتدائی زمانۂ خلافت میں شرابی لایا جاتا، ہم اپنے ہاتھوں اور جوتوں اور چادروں سے اوسے مارتے پھر حضرت عمر نے چالیس کوڑے کا حکم دیا پھر جب لوگوں میں سرکشی ہوگئی تو اَسّی ۸۰ کوڑے کا حکم دیا۔[3]

حدیث ۲۲: امام مالک نے ثور بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ نے حدِ خمر[4] کے متعلق صحابہ سے مشورہ کیا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کہ میری رائے یہ ہے کہ اسے اَسّی ۸۰ کوڑے مارے جائیں کیونکہ جب پیے گا نشہ ہوگا اور جب نشہ ہوگا، بیہودہ بکے گا اور جب بیہودہ بکے گا، افترا کرے گا، لہٰذا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اَسّی ۸۰ کوڑوں کا حکم دیا۔[5]

احکام فقہیّہ

مسئلہ ۱: مسلمان، عاقل، بالغ، ناطق، غیر مضطر[6] بلا اکراہ شرعی[7] خمر کا ایک قطرہ بھی پیے تو اوس پر حد قائم کی جائیگی جبکہ اوسے اس کا حرام ہونا معلوم ہو۔ کافر یا مجنون یا نابالغ یا گونگے نے پی تو حد نہیں۔ یوہیں اگر پیاس سے مرا جاتا تھا اور پانی نہ تھا کہ پی کر جان بچاتا اور اتنی پی کہ جان بچ جائے تو حد نہیں اور اگر ضرورت سے زیادہ پی تو حد ہے۔ یوہیں اگر کسی نے شراب پینے پر مجبور کیا یعنی اکراہ شرعی پایا گیا تو حد نہیں۔ شراب کی حرمت کو جانتا ہو اس کی دو ۲ صورتیں ہیں ایک یہ کہ واقع

1 ......"جامع الترمذي"، كتاب الحدود، باب ماجاء من شرب الخمر فاجلدوه... إلخ، الحديث:١٤٤٩، ج٣، ص١٢٨.

2 ......"صحيح البخاري"، كتاب الحدود، باب ماجاء فی ضرب شارب الخمر، الحديث:٦٧٧٣، ج٤، ص٣٢٨.

3 ......"صحيح البخاري"، كتاب الحدود، باب الضرب بالجريدو الثغال، الحديث:٦٧٧٩، ج٤، ص٣٢٩.

4 ......یعنی شراب کی سزا۔

5 ......"الموطأ"، لإمام مالك، كتاب الأشربة، باب الحد فی الخمر، الحديث:١٦١٥، ج٢، ص٣٥١.

6 ......یعنی انتہائی مجبور و بے بس نہ ہو۔

7 ......اکراہ شرعی یہ ہے کہ کوئی شخص کسی کو صحیح دھمکی دے کہ اگر تو فلاں کام نہ کرے گا تو میں تجھے مار ڈالوں گا یا ہاتھ پاؤں توڑ دوں گا یا ناک، کان وغیرہ کوئی عضو کاٹ ڈالوں گا یا سخت مار ماروں گا اور وہ یہ سمجھتا ہو کہ یہ جو کچھ کہتا ہے کر گزرے گا۔

میں اوسے معلوم ہو کہ یہ حرام ہے دوسرے یہ کہ دارالاسلام میں رہتا ہو تو اگرچہ نہ جانتا ہو حکم یہی دیا جائیگا کہ اسے معلوم ہے کیونکہ دارالاسلام میں جہل [1] عذر نہیں لہٰذا اگر کوئی حربی دارالحرب سے آکر مشرف باسلام ہوا اور شراب پی اور کہتا ہے مجھے معلوم نہ تھا کہ یہ حرام ہے تو حد نہیں۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۲: شراب پی اور کہتا ہے میں نے دودھ یا شربت اسے تصور کیا تھا یا کہتا ہے کہ مجھے معلوم نہ تھا کہ یہ شراب ہے تو حد ہے اور اگر کہتا ہے میں نے اسے نبیذ سمجھا تھا تو حد نہیں۔[3] (بحر)

مسئلہ ۳: انگور کا کچا پانی جب خود جوش کھانے لگے اور اوس میں جھاگ پیدا ہو جائے اُسے خمر کہتے ہیں۔ اسکے ساتھ پانی ملا دیا ہو اور پانی کم ہو جب بھی خالص کے حکم میں ہے کہ ایک قطرہ پینے پر بھی حد قائم ہوگی اور پانی زیادہ ہے تو جب تک نشہ نہ ہو حد نہیں اور اگر انگور کا پانی پکا لیا گیا تو جب تک اسکے پینے سے نشہ نہ ہو حد نہیں۔ اور اگر خمر کا عرق کھینچا[4] تو اس عرق کا بھی وہی حکم ہے کہ ایک قطرہ پر بھی حد ہے۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴: خمر کے علاوہ اور شرابیں پینے سے حد اوس وقت ہے کہ نشہ آجائے۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۵: شراب پی کر حرم میں داخل ہوا تو حد ہے مگر جبکہ حرم میں پناہ لی تو حد نہیں اور حرم میں پی تو حد ہے دارالحرب میں پینے سے بھی حد نہیں۔[7] (ردالمحتار)

مسئلہ ۶: نشہ کی حالت میں حد قائم نہ کریں بلکہ نشہ جاتے رہنے کے بعد قائم کریں اور نشہ کی حالت میں قائم کردی تو نشہ جانے کے بعد پھر اعادہ کریں۔[8] (درمختار)

مسئلہ ۷: شراب خوار پکڑا گیا اور اس کے مونھ میں ہنوز[9] بُو موجود ہے، اگرچہ افاقہ[10] ہو گیا ہو یا نشہ کی حالت

---

1 ...... یعنی لاعلمی۔

2 ......"الدرالمختار"، کتاب الحدود، باب حدالشّرب المحرّم، ج٦، ص٥٨۔٦١.

3 ......"البحرالرائق"، کتاب الحدود، باب حد الشّرب، ج٥، ص٤٣.

4 ......رس چوسا۔

5 ......"ردالمحتار"، کتاب الحدود، باب حد الشّرب المحرّم، ج٦، ص٥٩.

6 ......"الدرالمختار"، کتاب الحدود، باب حدالشّرب المحرّم، ج٦، ص٦٠.

7 ......"ردالمحتار"، کتاب الحدود، باب حدالشّرب المحرّم، مطلب: فی نجاسة العرق...إلخ، ج٦، ص٦٢.

8 ......"الدرالمختار"، کتاب الحدود، باب حدالشّرب المحرّم، ج٦، ص٥٨ و٦٢.

9 ...... ابھی تک۔

10 ...... یعنی نشہ ختم ہو گیا اور ہوش میں آگیا۔

میں لایا گیا اور گواہوں سے شراب پینا ثابت ہوگیا تو حد ہے اور اگر جس وقت اونھوں نے پکڑا تھا اوس وقت نشہ تھا اور بُوتھی، مگر عدالت دور ہے وہاں تک لاتے لاتے نشہ اور بو جاتی رہی تو حد ہے، جبکہ گواہ بیان کریں کہ ہم نے جب پکڑا تھا اوس وقت نشہ تھا اور بُوتھی۔ [1] (عالمگیری)

مسئلہ ۸: نشہ والا اگر ہوش آنے کے بعد شراب پینے کا خود اقرار کرے اور ہنوز بو موجود ہے تو حد ہے اور بو جاتی رہنے کے بعد اقرار کیا تو حد نہیں۔ [2] (عالمگیری)

مسئلہ ۹: نشہ یہ ہے کہ بات چیت صاف نہ کر سکے اور کلام کا اکثر حصہ ہذیان [3] ہو اگرچہ کچھ باتیں ٹھیک بھی ہوں [4] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۱۰: شراب پینے کا ثبوت فقط مونھ میں شراب کی سی بدبو آنے بلکہ قے میں شراب نکلنے سے بھی نہ ہوگا یعنی فقط اتنی بات سے کہ بُو پائی گئی یا شراب کی قے کی حد قائم نہ کرینگے کہ ہوسکتا ہے حالت اضطرار [5] یا اکراہ میں پی ہو مگر بو یا نشہ کی صورت میں تعزیر کرینگے جبکہ ثبوت نہ ہو۔ اور اس کا ثبوت دو مردوں کی گواہی سے ہوگا۔ اور ایک مرد اور دو عورتوں نے شہادت دی تو حد قائم کرنے کے لیے یہ ثبوت نہ ہوا۔ [6] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱: قاضی کے سامنے جب گواہوں نے کسی شخص کے شراب پینے کی شہادت دی تو قاضی اون سے چند سوال کرے گا۔ خمر کس کو کہتے ہیں۔ اس نے کس طرح پی، اپنی خواہش سے یا اکراہ کی حالت میں، کب پی، اور کہاں پی، کیونکہ تمادی [7] کی صورت میں یا دارالحرب میں پینے سے حد نہیں۔ جب گواہ ان امور کے جواب دے لیں تو وہ شخص جس کے اوپر یہ شہادت گزری روک لیا جائے اور گواہوں کی عدالت کے متعلق سوال کرے اگر ان کا عادل ہونا ثابت ہوجائے تو حد کا حکم دیا جائے۔ گواہوں کا بظاہر عادل ہونا کافی نہیں جب تک اس کی تحقیق نہ ہولے۔ [8] (درمختار)

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الحدود، الباب السادس فى حد الشرب، ج۲، ص۱۵۹.

2 ...... المرجع السابق.

3 ...... بے ہودہ باتیں کرنا۔

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الحدود، الباب السادس فى حد الشرب، ج۲، ص۱۵۹.
و"الدرالمختار"، كتاب الحدود، باب حدالشرب المحرم، ج۶، ص۶۵.

5 ...... یعنی انتہائی مجبور و بے اختیار ہونے کی حالت۔

6 ...... "الدرالمختار وردالمحتار"، كتاب الحدود، باب حدالشرب المحرم، مطلب: فى نجاسة العرق... إلخ، ج۶، ص۶۳.

7 ...... عرصۂ دراز: یعنی وہ میعاد جس کے گزرنے کے بعد حد وغیرہ نافذ نہیں ہوتی۔

8 ...... "الدرالمختار"، كتاب الحدود، باب حدالشرب المحرم، ج۶، ص۶۳.

مسئلہ ۱۲: گواہوں نے جب بیان کیا، اس نے شراب پی اور کسی نے مجبور نہ کیا تھا تو اس کا یہ کہنا کہ مجھے مجبور کیا گیا، سُنا نہ جائیگا۔ [1] (بحر)

مسئلہ ۱۳: گواہوں میں اگر باہم اختلاف ہوا ایک صبح کا وقت بتاتا ہے دوسرا شام کا یا ایک نے کہا شراب پی دوسرا کہتا ہے شراب کی قے کی یا ایک پینے کی گواہی دیتا ہے اور دوسرا اس کی کہ میرے سامنے اقرار کیا ہے تو ثبوت نہ ہوا اور حد قائم نہ ہوگی۔ [2] (درمختار) مگر ان سب صورتوں میں سزا دینگے۔

مسئلہ ۱۴: اگر خود اقرار کرتا ہو تو ایک بار اقرار کافی ہے حد قائم کردیں گے جبکہ اقرار ہوش میں کرتا ہو اور نشہ میں اقرار کیا تو کافی نہیں۔ [3] (درمختار)

مسئلہ ۱۵: کسی فاسق کے گھر میں شراب پائی گئی یا چند شخص اکٹھے ہیں اور وہاں شراب بھی رکھی ہے اور اون کی مجلس اوس قسم کی ہے جیسے شراب پینے والے شراب پینے بیٹھا کرتے ہیں اگرچہ اُنھیں پیتے ہوئے کسی نے نہیں دیکھا تو ان پر حد نہیں مگر سب کو سزا دیجائے۔ [4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۶: اس کی حد میں اَسّی ۸۰ کوڑے مارے جائیں گے اور غلام کو چالیس ۴۰ اور بدن کے متفرق۔ [5] حصوں میں ماریں گے، جس طرح حد زنا میں بیان ہوا۔ [6] (درمختار)

مسئلہ ۱۷: نشہ کی حالت میں تمام وہ احکام جاری ہوں گے جو ہوش میں ہوتے ہیں، مثلاً اپنی زوجہ کو طلاق دیدی تو طلاق ہوگئی یا اپنا کوئی مال بیچ ڈالا تو بیع ہوگئی۔ صرف چند باتوں میں اس کے احکام علیحدہ ہیں۔ اگر کوئی کلمہء (۱) کفر بکا تو اوسے مرتد کا حکم نہ دیں گے یعنی اوس کی عورت بائن نہ ہوگی رہا یہ کہ عنداللہ بھی کافر ہوگا یا نہیں اگر قصداً کفر بکا ہے تو عنداللہ کافر ہے، ورنہ نہیں۔ جو حدود ② خالص حق اللہ ہیں اون کا اقرار کیا تو اقرار صحیح نہیں اسی وجہ سے اگر شراب پینے کا نشہ کی حالت میں اقرار کیا تو حد نہیں۔ اپنی ③ شہادت پر دوسرے کو گواہ نہیں بنا سکتا۔ اپنے ④ چھوٹے بچہ کا مہر مثل [7] سے زیادہ پر نکاح نہیں کرسکتا۔ اپنی ⑤ نابالغہ لڑکی کا مہر مثل سے کم پر نکاح نہیں کرسکتا۔ کسی ⑥ نے ہوش کے وقت اسے وکیل کیا تھا کہ یہ میرا سامان بیچ دے اور

---

1 ......"البحرالرائق"، كتاب الحدود، باب حد الشّرب، ج٥، ص٤٣.

2 ......"الدرالمختار"، كتاب الحدود، باب حدالشرّب المحرّم، ج٦، ص٦٤.

3 ......المرجع السابق.

4 ......"ردالمحتار"، كتاب الحدود، باب حدالشرّب المحرّم، مطلب: فى نجاسة العرق ...إلخ، ج٦، ص٦٤.

5 ......مختلف۔

6 ......"ردالمحتار"، كتاب الحدود، باب حدالشرّب المحرّم، مطلب: فى نجاسة العرق ...إلخ، ج٦، ص٦٤.

7 ...... عام طور پر خاندان میں جتنے مہر پر نکاح کیا جاتا ہے اسے مہر مثل کہتے ہیں۔

نشہ میں بیچا تو بیع نہ ہوئی۔ کسی ⑦ نے ہوش میں وکیل کیا تھا کہ تو میری عورت کو طلاق دیدے اور نشہ میں اوس کی عورت کو طلاق دی تو طلاق نہ ہوئی۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۸: بھنگ اور افیون پینے سے نشہ ہو تو حد قائم نہ کرینگے مگر سزا دی جائے اور ان سے نشہ کی حالت میں طلاق دی تو ہو جائے گی جبکہ نشہ کے لیے استعمال کی ہو اور اگر علاج کے طور پر استعمال کی ہو تو نہیں۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۹: حد ماری جارہی تھی اور بھاگ گیا پھر پکڑ کر لایا گیا اگر تمادی آگئی ہے تو چھوڑ دیں گے ورنہ بقیہ پوری کریں اور اگر دوبارہ پھر پی اور حد قائم کرنے کے بعد ہے تو دوسری مرتبہ پھر حد قائم کریں اور اگر پہلے بالکل نہیں ماری گئی یا کچھ کوڑے مارے تھے کچھ باقی تھے تو اب دوسری بار کے لیے حد ماریں پہلی اسی میں متداخل[3] ہوگئی۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

حد قذف کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ۟ ﴾[5]

اور جو لوگ مسلمان مرد اور عورتوں کو ناکردہ باتوں سے ایذا دیتے ہیں اُنھوں نے بہتان اور کھلا ہوا گناہ اوٹھایا۔

اور فرماتا ہے:

﴿ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۟ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۚ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۟ ﴾[6]

اور جو لوگ پارسا عورتوں کو تہمت لگاتے ہیں پھر چار گواہ نہ لائیں اون کو اَسّی ۸۰ کوڑے مارو اور اون کی گواہی کبھی قبول نہ کرو

---

1 ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، كتاب الحدود، باب حدالشرب المحرم، مطلب: في نجاسة العرق ... إلخ، ج٦، ص٦٥.

2 ......"ردالمحتار"، كتاب الحدود، باب حدالشرب المحرم، مطلب: في البنج ... إلخ، ج٦، ص٦٦.

3 ......یعنی اب دوسری بار حد مارنے سے پہلی بھی ادا ہو جائے گی، علیحدہ سے پہلی کو پورا نہیں کیا جائے گا۔

4 ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، كتاب الحدود، باب حدالشرب المحرم، مطلب: في البنج ... إلخ، ج٦، ص٦٧.

5 ......پ ٢٢، الاحزاب: ٥٨.

6 ......پ ١٨، النور: ٤، ٥.

اور وہ لوگ فاسق ہیں مگر وہ کہ اس کے بعد توبہ کریں اور اپنی حالت درست کرلیں تو بیشک اللہ (عزوجل) بخشنے والا مہربان ہے۔

احادیث

حدیث ۱: صحیح مسلم شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اپنے مملوک پر زنا کی تہمت لگائے، قیامت کے دن اوس پر حد لگائی جائے گی مگر جبکہ واقع میں وہ غلام ویسا ہی ہے، جیسا اوس نے کہا۔''[1]

حدیث ۲: عبدالرزاق عکرمہ سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں ایک عورت نے اپنی باندی کو زانیہ کہا۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: تو نے زنا کرتے دیکھا ہے؟ اوس نے کہا، نہیں۔ فرمایا: قسم ہے اوس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! قیامت کے دن اس کی وجہ سے لوہے کے اَسّی ۸۰ کوڑے تجھے مارے جائیں گے۔[2]

مسائلِ فقہیّہ

مسئلہ ۱: کسی کو زنا کی تہمت لگانے کو قذف کہتے ہیں اور یہ کبیرہ گناہ ہے۔ یوہیں لواطت کی تہمت بھی کبیرہ گناہ ہے مگر لواطت کی تہمت لگائی تو حد نہیں بلکہ تعزیر ہے اور زنا کی تہمت لگانے والے پر حد ہے۔ حدقذف آزاد پر اَسّی ۸۰ کوڑے ہے اور غلام پر چالیس۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲: زنا کے علاوہ اور کسی گناہ کے اتہام[4] کو قذف نہ کہیں گے نہ اس پر حد ہے البتہ بعض صورتوں میں تعزیر ہے[5] جس کا بیان ان شاء اللہ تعالیٰ آئے گا۔ (بحر)

مسئلہ ۳: قذف کا ثبوت دو ۲ مردوں کی گواہی سے ہوگا یا اوس تہمت لگانے والے کے اقرار سے۔ اور اس جگہ عورتوں کی گواہی یا شہادۃ علی الشہادۃ[6] کافی نہیں بلکہ ایک قاضی نے اگر دوسرے قاضی کے پاس لکھ بھیجا کہ میرے نزدیک قذف

---

1 ...... "صحیح مسلم"، کتاب الأیمان، باب التغلیظ علی من قذف... إلخ، الحدیث: ۳۷۔(۱٦٦٠)، ص ۹۰۵.

2 ...... "المصنّف"، لعبدالرزاق، کتاب العقول، [باب قذف الرجل مملوکه]، الحدیث: ۱۸۲۹۱، ج۹، ص ۳۲۰.

3 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الحدود، باب حد القذف، ج٦، ص ٦۹.

4 ...... تہمت لگانا۔

5 ...... "البحرالرائق"، کتاب الحدود، باب حد القذف، ج۵، ص ۴۹.

6 ...... اصل گواہ قاضی کے پاس حاضر نہ ہوسکے وہ کسی دوسرے سے کہے کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں تم میری طرف سے قاضی کے دربار میں یہ گواہی دے دینا۔

کا ثبوت ہو چکا ہے اور کتاب القاضی کے شرائط بھی پائے جائیں جب بھی یہ دوسرا قاضی حد قذف قائم نہیں کر سکتا۔ یوہیں اگر قاذف[1] نے قذف سے انکار کیا اور گواہوں سے ثبوت نہ ہوا تو اوس سے حلف نہ لیں گے اور اگر اوس پر حلف رکھا گیا اور اوس نے قسم کھانے سے انکار کر دیا تو حد قائم نہ کرینگے اور اگر گواہوں میں باہم اختلاف ہوا، ایک گواہ قذف کا کچھ وقت بتاتا ہے اور دوسرا گواہ دوسرا وقت کہتا ہے تو یہ اختلاف معتبر نہیں یعنی حد جاری کرینگے۔ اور اگر ایک نے قذف کی شہادت دی اور دوسرے نے اقرار کی یا ایک کہتا ہے مثلاً فارسی زبان میں تہمت لگائی اور دوسرا یہ بیان کرتا ہے کہ اُردو میں تو حد نہیں۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴: جب اس قسم کا دعویٰ قاضی کے یہاں ہو اور گواہ ابھی نہیں لایا ہے تو تین دن تک قاذف کو محبوس[3] رکھیں گے اور اوس شخص سے گواہوں کا مطالبہ ہوگا اگر تین دن کے اندر گواہ لایا فبہا[4] ورنہ اوسے رہا کر دینگے۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۵: تہمت لگانے والے پر حد واجب ہونے کے لیے چند شرطیں ہیں۔ جس پر تہمت لگائی وہ مسلمان ①، عاقل ②، بالغ ③، آزاد ④، پارسا ⑤ ہو اور ⑥ تہمت لگانے والے کا نہ وہ لڑکا ہو، نہ پوتا اور ⑦ نہ گونگا ہو، نہ خصی ⑧، نہ اوس ⑨ کا عضو تناسل جڑ سے کٹا ہو، نہ اوس ⑩ نے نکاح فاسد کے ساتھ وطی کی اور ⑪ اگر عورت کو تہمت لگائی تو وہ ایسی نہ ہو جس سے وطی نہ کی جا سکے اور ⑫ وقت حد تک وہ شخص محصن ہو، لہٰذا معاذ اللہ قذف کے بعد مرتد ہو گیا یا مجنون یا بوہرا ہو گیا یا وطی حرام کی یا گونگا ہو گیا تو حد نہیں۔[6] (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۶: جس عورت کو اس نے تین طلاقیں یا طلاق بائن دی اور زمانہ عدت میں اوس سے وطی کی یا کسی لونڈی سے وطی کی پھر اوس کے خریدنے یا اوس سے نکاح کرنے کا دعویٰ کیا یا مشترک لونڈی تھی اوس سے وطی کی یا کسی عورت سے جبراً[7] زنا کیا یا غلطی سے زوجہ کے بدلے دوسری عورت اس کے یہاں رخصت کر دی گئی اور اس نے اوس سے وطی کی یا زمانہ کفر میں زنا کیا

---

1 ......زنا کی جھوٹی تہمت لگانے والا۔

2 ......"ردالمحتار"، کتاب الحدود، باب حد القذف، ج٦، ص ٧٠.

3 ......قید۔

4 ......تو بہتر ہے۔

5 ......"الدرالمختار"، کتاب الحدود، باب حد القذف، ج٦، ص ٧١.

6 ......"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الحدود، باب حد القذف، ج٦، ص ٧١ .

و "الفتاوی الهندية"، کتاب الحدود، الباب السابع فی حدالقذف والتعزير، ج٥، ص ١٦٠، ١٦١.

7 ......یعنی زبردستی، انتہائی مجبور کر کے۔

تھا پھر مسلمان ہوا۔ یا حالت جنون میں زنا کیا۔ یا جو باندی اس پر ہمیشہ کے لیے حرام تھی اوس سے وطی کی۔ یا جو باندی اس کے باپ کی موطوہ تھی اوسے اس نے خریدا اور وطی کی۔ یا اوس کی ماں سے اس نے خود وطی کی تھی اب اس لڑکی کو خریدا اور وطی کی۔ ان سب صورتوں میں اگر کسی نے اس شخص پر زنا کی تہمت لگائی تو اوس پر حد نہیں۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۷: حرہ[2] اس کے نکاح میں ہے اسکے ہوتے ہوئے باندی سے نکاح کیا۔ یا ایسی دو عورتوں کو نکاح میں جمع کیا جن کا جمع کرنا حرام تھا جیسے دو ۲ بہنیں یا پھوپی بھتیجی اور وطی کی۔ یا اس کے نکاح میں چار عورتیں موجود ہیں اور پانچویں سے نکاح کر کے جماع کیا۔ یا کسی عورت سے نکاح کر کے وطی کی بعد کو معلوم ہوا کہ یہ عورت مصاہرت کی وجہ سے اس پر حرام تھی۔ پھر کسی نے زنا کی تہمت لگائی تو تہمت لگانے والے پر حد نہیں۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۸: کسی عورت سے بغیر گواہوں کے نکاح کیا۔ یا شوہر والی عورت سے جان بوجھ کر نکاح کیا۔ یا جان بوجھ کر عدّت کے اندر یا اوس عورت سے نکاح کیا جس سے نکاح حرام ہے اور ان سب صورتوں میں وطی بھی کی تو تہمت لگانے والے پر حد نہیں۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۹: جس عورت پر حد زنا قائم ہو چکی ہے اوس کو کسی نے تہمت لگائی۔ یا ایسی عورت پر تہمت لگائی جس میں زنا کی علامت موجود ہے مثلاً میاں بی بی میں قاضی نے لعان کرایا اور بچہ کا نسب باپ سے منقطع کر کے عورت کی طرف منسوب کر دیا۔ یا عورت کے بچہ ہے جس کا باپ معلوم نہیں تو ان سب صورتوں میں تہمت لگانے والے پر حد نہیں۔ اور اگر لعان بغیر بچہ کے ہوا۔ یا بچہ موجود تھا مگر اوس کا نسب باپ سے منقطع نہ کیا یا نسب بھی منقطع کر دیا مگر بعد میں شوہر نے اپنا جھوٹا ہونا بیان کیا اور بچہ باپ کی طرف منسوب کر دیا گیا تو ان صورتوں میں عورت پر تہمت لگانے سے حد ہے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰: جس عورت کو اس نے شہوت کے ساتھ چھوا یا شرمگاہ کی طرف شہوت کے ساتھ نظر کی اب اوس کی ماں یا بیٹی کو خرید کر یا نکاح کر کے وطی کی۔ یا جس عورت کو اس کے باپ یا بیٹے نے اوسی طرح چھوا یا نظر کی تھی اوس کو اس نے خرید کر یا نکاح

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الحدود، الباب السابع فی حدالقذف والتعزير، ج٥، ص١٦١.

2 ...... آزاد عورت جو باندی نہ ہو۔

3 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الحدود، الباب السابع فی حدالقذف والتعزير، ج٥، ص١٦١.

4 ...... المرجع السابق.

5 ...... المرجع السابق.

کر کے وطی کی اور کسی نے زنا کی تہمت لگائی تو اوس پر حد ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱: اپنی عورت سے حیض میں جماع کیا۔ یا عورت سے ظہار کیا تھا اور بغیر کفارہ دیے جماع کیا یا عورت روزہ دار تھی اور شوہر کو معلوم بھی تھا اور جماع کیا تو ان صورتوں میں تہمت لگانے والے پر حد ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: زنا کی تہمت لگائی اور حد قائم ہونے سے پہلے اوس شخص نے زنا کیا جس پر تہمت لگائی۔ یا کسی ایسی عورت سے وطی کی جس سے وطی حرام تھی۔ یا معاذ اللہ مرتد ہو گیا اگرچہ پھر مسلمان ہو گیا تو ان سب صورتوں میں حد ساقط[3] ہو گئی۔[4] (بحر)

مسئلہ ۱۳: حدِ قذف اوس وقت قائم ہو گی جب صریح لفظ زنا سے تہمت لگائی مثلاً تُو زانی ہے یا تُو نے زنا کیا یا تُو زنا کار ہے اور اگر صریح لفظ نہ ہو مثلاً یہ کہ تُو نے وطی حرام کی یا تُو نے حرام طور پر جماع کیا تو حد نہیں اور اگر یہ کہا کہ مجھے خبر ملی ہے کہ تُو زانی ہے یا مجھے فلاں نے اپنی شہادت پر گواہ بنایا ہے کہ تُو زانی ہے یا کہا تُو فلاں کے پاس جا کر اوس سے کہہ کہ تُو زانی ہے اور قاصد نے یوہیں جا کر کہہ دیا تو حد نہیں۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۴: اگر کہا کہ تو اپنے باپ کا نہیں یا اوس کے باپ کا نام لے کر کہا کہ تو فلاں کا بیٹا نہیں حالانکہ اوس کی ماں پاک دامن عورت ہے اگرچہ یہ شخص جس کو کہا گیا کیسا ہی ہو تو حد ہے جبکہ یہ الفاظ غصہ میں کہے ہوں اور اگر رضامندی میں کہے تو حد نہیں کیونکہ اس کے یہ معنے بن سکتے ہیں کہ تو اپنے باپ سے مشابہ نہیں[6] مگر پہلی صورت میں شرط یہ ہے کہ جس پر تہمت لگائی وہ حد کا طالب ہو اگرچہ تہمت لگانے کے وقت وہاں موجود نہ تھا۔ اور اگر کہا کہ تو اپنے باپ ماں کا نہیں یا تو اپنی ماں کا نہیں تو حد نہیں۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۱۵: اگر دادا یا چچا یا ماموں یا مربی[8] کا نام لیکر کہا کہ تو اوس کا بیٹا ہے تو حد نہیں کیونکہ ان لوگوں کو بھی مجازاً باپ

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الحدود، الباب السابع فی حدالقذف و التعزير، ج٥، ص١٦١.

2 ......المرجع السابق.

3 ......یعنی اب حد قائم نہ ہوگی۔

4 ......"البحرالرائق"، كتاب الحدود، باب حد القذف، ج٥، ص٥٢.

5 ......"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الحدود، باب حد القذف، ج٦، ص٧٣.

6 ...... یعنی اپنے باپ کا ہم شکل نہیں، باپ جیسی عادات والا نہیں۔

7 ......"الدرالمختار"، كتاب الحدود، باب حد القذف، ج٦، ص٧٥.

8 ......پالنے والا، سرپرست۔

کہہ دیا کرتے ہیں۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۱۶: کسی شخص کو اوس کی قوم کے سوا دوسری قوم کی طرف نسبت کرنا یا کہنا کہ تو اوس قوم کا نہیں ہے سبب حد نہیں۔ پھر اگر کسی ذلیل قوم کی طرف نسبت کیا تو مستحقِ تعزیر ہے جبکہ حالت غصہ میں کہا ہو کہ یہ گالی ہے اور گالی میں سزا ہے۔[2] (درمختار، ردالمحتار) اگر کسی شخص نے بہادری کا کام کیا اوس پر کہا کہ یہ پٹھان ہے تو اس میں کچھ نہیں کہ یہ نہ تہمت ہے، نہ گالی۔

مسئلہ ۱۷: کسی عفیفہ[3] عورت کو رنڈی[4] یا کسبی[5] کہا تو یہ قذف ہے اور حد کا مستحق ہے کہ یہ لفظ اُنھیں کے لیے ہے جنھوں نے زنا کو پیشہ کرلیا ہے۔

مسئلہ ۱۸: ولدالزنا[6] یا زنا کا بچہ کہا یا عورت کو زانی کہا تو حد ہے اور اگر کسی کو حرام زادہ کہا تو حد نہیں کیونکہ اس کے یہ معنی ہیں کہ وطی حرام سے پیدا ہوا اور وطی حرام کے لیے زنا ہونا ضرور نہیں اس لیے کہ حیض میں وطی حرام ہے اور جب اپنی عورت سے ہے تو زنا نہیں۔[7] (درمختار وغیرہ) اور حرام زادہ میں حد نہ ہونے کی یہ وجہ بھی ہے کہ عرف میں بعض لوگ شریر کے لیے یہ لفظ استعمال کرتے ہیں۔ یوہیں حرامی یا حیضی بچہ[8] یا ولدالحرام[9] کہنے پر بھی حد نہیں۔

مسئلہ ۱۹: عورت کو اگر جانور بیل۔ گھوڑے۔ گدھے سے فعل کرانے کی گالی دی تو اس میں سزا دی جائے گی۔[10]

مسئلہ ۲۰: جس کو تہمت لگائی وہ اگر مطالبہ کرے تو حد قائم ہوگی ورنہ نہیں یعنی اوس کی زندگی میں دوسرے کو مطالبہ کا حق نہیں اگرچہ وہ موجود نہ ہو کہیں چلا گیا ہو یا تہمت کے بعد مر گیا بلکہ مطالبہ کے بعد بلکہ چند کوڑے مارنے کے بعد انتقال ہوا تو باقی ساقط ہے۔ ہاں اگر اوس کا انتقال ہوگیا اور اوس کے ورثہ میں وہ شخص مطالبہ کرے جس کے نسب پر اوس تہمت کی وجہ سے

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الحدود، باب حد القذف، ج٦، ص٧٨.

2 ...... "الدرالمختار وردالمحتار"، كتاب الحدود، باب حد القذف، ج٦، ص٧٩.

3 ...... پکدامن۔ 4 ...... یعنی بدکار عورت۔ 5 ...... فاحشہ، بازاری عورت۔ 6 ...... زنا سے پیدا ہونے والا بچہ۔

7 ...... "الدرالمختار"، كتاب الحدود، باب حد القذف، ج٦، ص٧٩ و ٨٨، وغيره.

8 ...... حالت حیض میں جماع کرنے سے پیدا ہونے والا بچہ۔ حیض کی حالت میں بیوی سے جماع کرنا حرام ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جو شخص حیض والی عورت سے یا عورت کے پیچھے کے مقام میں جماع کرے یا کاہن کے پاس جائے اس نے اس چیز کا کفر کیا جو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل کی گئی"۔ (جامع الترمذی، الحدیث: ١٣٥، ج ١، ص ١٨٥) اگر کوئی ایسا کرے تو کفارہ دے، اور استغفار واجب ہے، سنن ابوداود شریف میں روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص اپنی بیوی سے حیض میں جماع کرے تو نصف دینار صدقہ کرے (الحدیث: ٢٦٦، ج ١، ص ١٢٤) نیز جامع الترمذی شریف میں ہے "جب سرخ خون ہو تو ایک دینار اور زرد ہو تو نصف دینار صدقہ کرے"۔ (الحدیث: ١٣٧، ج ١، ص ١٨٧) اعلیحضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاوی رضویہ ج ۴ ص ۳۵۶ پر فرماتے ہیں، اگر ابتدائے حیض میں ہے تو ایک دینار اور ختم پر ہے تو نصف دینار، اور دینار دس درم کا ہوتا ہے اور دس درم دو روپے تیرہ آنے کچھ کوڑیاں کم۔ حیض کے تفصیلی احکام بہار شریعت حصہ ۲ میں ملاحظہ فرمائیں۔ ... عِلْمِیه

9 ...... حرام وطی سے پیدا ہونے والا بچہ۔

10 ...... "الدرالمختار"، كتاب الحدود، باب حد القذف، ج٦، ص٧٩.

حرف آتا ہے[1] تو اوس کے مطالبہ پر بھی حد قائم کردی جائے گی مثلاً اس کے دادا یا دادی یا باپ یا ماں یا بیٹا یا بیٹی پر تہمت لگائی اور جسے تہمت لگائی مرچکا ہے تو اس کو مطالبہ کا حق ہے۔ وارث سے مراد وہی نہیں جسے ترکہ پہنچتا ہے بلکہ محجوب[2] یا محروم[3] بھی مطالبہ کرسکتا ہے مثلاً میت کا بیٹا اگر مطالبہ نہ کرے تو پوتا مطالبہ کرسکتا ہے اگرچہ محجوب ہے یا اس وارث نے اپنی مورث[4] کو مارڈالا ہے یا غلام یا کافر ہے تو ان کو مطالبہ کا استحقاق[5] ہے اگرچہ محروم ہیں۔ یوہیں نواسہ اور نواسی کو بھی مطالبہ کا حق ہے۔[6] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۲۱: قریبی رشتہ دار نے مطالبہ نہ کیا یا معاف کردیا تو دور کے رشتہ والے کا حق ساقط نہ ہوگا بلکہ یہ مطالبہ کرسکتا ہے۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۲۲: کسی کے باپ اور ماں دونوں پر تہمت لگائی اور دونوں مرچکے ہیں تو اس کے مطالبہ پر حد قائم ہوگی مگر ایک ہی حد ہوگی دو نہیں۔ یوہیں اگر وہ دونوں زندہ ہیں جب بھی دونوں کے مطالبہ پر ایک ہی حد ہوگی کہ جب چند حدیں جمع ہوں تو ایک ہی قائم کی جائے گی۔[8] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۳: کسی پر ایک نے تہمت لگائی اور حد قائم ہوئی پھر دوسرے نے تہمت لگائی تو دوسرے پر بھی حد قائم کریں گے۔[9] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۴: اگر چند حدیں مختلف قسم کی جمع ہوں مثلاً اوس نے تہمت بھی لگائی ہے اور شراب بھی پی اور چوری بھی کی اور زنا بھی کیا تو سب حدیں قائم کی جائیں گی مگر ایک ساتھ سب قائم نہ کریں کہ اس میں ہلاک ہوجانے کا خوف ہے بلکہ ایک قائم

---

1 ...... یعنی عیب لگ جاتا ہے۔

2 ......اس سے مراد وہ وارث ہے جس کا حصہ کسی دوسرے وارث کی وجہ سے کم یا بالکل ختم ہوجائے۔

3 ......اس سے مراد وہ وارث ہے جو کسی سبب سے مورث کے ترکہ سے کچھ نہ پائے۔ تفصیل بہارشریعت، حصہ ۲۰،ص ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں۔

4 ......وہ عورت جس کے ترکہ سے میراث ملے۔

5 ...... یعنی حق حاصل ہے۔

6 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الحدود، الباب السابع فی حدالقذف والتعزير، ج٥، ص١٦٥.

و"الدرالمختار"، كتاب الحدود، باب حد القذف، ج٦، ص٨٠.

7 ......"الدرالمختار"، كتاب الحدود، باب حد القذف، ج٦، ص٨٠.

8 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الحدود، باب حد القذف، مطلب: فی الشرف من الأم، ج٦، ص٨١.

9 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الحدود، الباب السابع فی حدالقذف والتعزير، ج٥، ص١٦٥.

کرنے کے بعد اتنے دنوں اوسے قید میں رکھیں کہ اچھا ہو جائے پھر دوسری قائم کریں اور سب سے پہلے حدِ قذف جاری کریں اس کے بعد امام کو اختیار ہے کہ پہلے زنا کی حد قائم کرے یا چوری کی بنا پر ہاتھ پہلے کاٹے یعنی ان دونوں میں تقدیم و تاخیر۔[1] کا اختیار ہے پھر سب کے بعد شراب پینے کی حد ماریں۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۲۵: اگر اوس نے کسی کی آنکھ بھی پھوڑی ہے اور وہ چاروں چیزیں بھی کی ہیں تو پہلے آنکھ پھوڑنے کی سزا دی جائے یعنی اس کی بھی آنکھ پھوڑ دی جائے پھر حد قذف قائم کی جائے اس کے بعد رجم کر دیا جائے اگر محصن ہو اور باقی حدیں ساقط اور محصن نہ ہو تو اوسی طرح عمل کریں۔ اور اگر ایک ہی قسم کی چند حدیں ہوں مثلاً چند شخصوں پر تہمت لگائی یا ایک شخص پر چند بار تو ایک حد ہے ہاں اگر پوری حد قائم کرنے کے بعد پھر دوسرے شخص پر تہمت لگائی تو اب دوبارہ حد قائم ہوگی اور اگر اوسی پر دوبارہ تہمت ہو تو نہیں۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۲۶: باپ نے بیٹے پر زنا کی تہمت لگائی یا مولیٰ نے غلام پر تو لڑکے یا غلام کو مطالبہ کا حق نہیں۔ یوہیں ماں یا دادا یا دادی نے تہمت لگائی یعنی اپنی اصل سے مطالبہ نہیں کر سکتا۔ یوہیں اگر مری زوجہ پر تہمت لگائی تو بیٹا مطالبہ نہیں کر سکتا ہاں اگر اوس عورت کا دوسرے خاوند سے لڑکا ہے تو یہ لڑکا یا عورت کا باپ ہے تو یہ مطالبہ کر سکتا ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۷: تہمت لگانے والے نے پہلے اقرار کیا کہ ہاں تہمت لگائی ہے پھر اپنے اقرار سے رجوع کر گیا یعنی اب انکار کرتا ہے تو اب رجوع معتبر نہیں یعنی مطالبہ ہو تو حد قائم کریں گے۔ یوہیں اگر باہم صلح کرلیں اور کچھ معاوضہ لیکر معاف کر دے یا بلا معاوضہ معاف کر دے تو حد معاف نہ ہوگی یعنی اگر پھر مطالبہ کرے تو کر سکتا ہے اور مطالبہ پر حد قائم ہوگی۔[5] (فتح القدیر وغیرہ)

مسئلہ ۲۸: ایک شخص نے دوسرے سے کہا تو زانی ہے اوس نے جواب میں کہا کہ نہیں بلکہ تو ہے تو دونوں پر حد ہے کہ ہر ایک نے دوسرے پر تہمت لگائی اور اگر ایک نے دوسرے کو خبیث کہا دوسرے نے کہا نہیں بلکہ تو ہے تو کسی پر سزا نہیں کہ اس

---

1 ...... یعنی جو سزا چاہے پہلے دے اور جو چاہے بعد میں۔

2 ...... "الدرالمختار"، کتاب الحدود، باب حد القذف، ج٦، ص٨٢.

3 ...... المرجع السابق.

4 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الحدود، الباب السابع فی حد القذف والتعزیر، ج٥، ص١٦٥.

5 ...... "فتح القدیر"، کتاب الحدود، باب حد القذف، ج٥، ص٩٧، وغیرہ.

میں دونوں برابر ہوگئے اور تہمت میں چونکہ حق اللہ غالب ہے لہٰذا حد ساقط نہ ہوگی کہ وہ اپنے حق کو ساقط کرسکتے ہیں حق اللہ کو ساقط کرنا ان کے اختیار میں نہیں۔[1] (بحروغیرہ)

مسئلہ ۲۹: شوہر نے عورت کو زانیہ کہا، عورت نے جواب میں کہا کہ نہیں بلکہ تو، تو عورت پر حد ہے مرد پر نہیں اور لعان بھی نہ ہوگا کہ حدِ قذف کے بعد عورت لعان کے قابل نہ رہی۔ اور اگر عورت نے جواب میں کہا کہ میں نے تیرے ساتھ زنا کیا ہے تو حد و لعان کچھ نہیں کہ اس کلام کے دو احتمال ہیں ایک یہ کہ نکاح کے پہلے تیرے ساتھ زنا کیا دوسرا یہ کہ نکاح کے بعد تیرے ساتھ ہم بستری ہوئی اور اس کو زنا سے تعبیر کیا تو جب کلام محتمل ہے تو حد ساقط۔ ہاں اگر جواب میں عورت نے تصریح[2] کردی کہ نکاح سے پہلے میں نے تیرے ساتھ زنا کیا تو عورت پر حد ہے اور اگر اجنبی عورت سے مرد نے یہ بات کہی اور اس عورت نے یہی جواب دیا تو عورت پر حد ہے کہ وہ زنا کا اقرار کرتی ہے اور مرد پر کچھ نہیں۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۰: زنا کی تہمت لگائی اور چار گواہ زنا کے پیش کردیے یا مقذوف[4] نے زنا کا چار بار اقرار کرلیا تو جس پر تہمت لگائی ہے اوس پر زنا کی حد قائم کی جائے گی اور تہمت لگانے والا بری ہے۔ اور اگر فی الحال گواہ لانے سے عاجز ہے اور مہلت مانگتا ہے کہ وقت دیا جائے تو شہر سے گواہ تلاش کرلاؤں تو اوسے کچہری کے وقت تک مہلت دی جائے گی اور خود اوسے جانے نہ دینگے بلکہ کہا جائیگا کہ کسی کو بھیج کر گواہوں کو بُلالے۔ اور اگر چار فاسق گواہ پیش کردیے تو سب سے حد ساقط ہے نہ قاذف[5] پر حد ہے نہ مقذوف پر نہ گواہوں پر۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۳۱: کسی نے دعویٰ کیا کہ مجھ پر فلاں نے زنا کی تہمت لگائی اور ثبوت میں دو۲ گواہ پیش کیے مگر گواہوں کے مختلف بیان ہوئے ایک کہتا ہے فلاں جگہ تہمت لگائی دوسرا دوسری جگہ کا نام لیتا ہے تو حدِ قذف قائم کریں گے۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۲: حدِ قذف میں سوا پوستین اور روئی بھرے ہوئے کپڑے کے کچھ نہ اوتاریں۔[8] (بحر)

مسئلہ ۳۳: جس شخص پر حدِ قذف قائم کی گئی اوس کی گواہی کسی معاملہ میں مقبول نہیں ہاں عبادات میں قبول کرلیں

---

1 ......"البحرالرائق"، کتاب الحدود، باب حد القذف، ج٥، ص٦٢، وغیرہ.

2 ......وضاحت۔

3 ......"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الحدود، باب حد القذف، مطلب: ھل للقاضی العفو ...إلخ، ج٦، ص٨٦.

4 ......جس پر زنا کی تہمت لگائی گئی ہو۔

5 ...... زنا کی تہمت لگانے والا۔

6 ......"الدرالمختار"، کتاب الحدود، باب حد القذف، ج٦، ص٩٠.

7 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الحدود، الباب السابع فی حد القذف والتعزیر، ج٥، ص١٦٤.

8 ......"البحرالرائق"، کتاب الحدود، باب حد القذف، ج٥، ص٤٨.

گے۔ یوہیں اگر کافر پر حدِ قذف جاری ہوئی تو کافروں کے خلاف بھی اس کی گواہی مقبول نہیں۔ ہاں اگر اسلام لائے تو اس کی گواہی مقبول ہے اور اگر کفر کے زمانہ میں تہمت لگائی اور مسلمان ہونے کے بعد حد قائم ہوئی تو اسکی گواہی بھی کبھی کسی معاملہ میں مقبول نہیں۔ یوہیں غلام پر حدِ قذف جاری ہوئی پھر آزاد ہو گیا تو گواہی مقبول نہیں۔ اور اگر کسی پر حد قائم کی جارہی تھی اور درمیان میں بھاگ گیا تو اگر بعد میں باقی حد پوری کرلی گئی تو اب گواہی مقبول نہیں اور پوری نہیں کی گئی تو مقبول ہے۔ حد قائم ہونے کے بعد اپنی سچائی پر چار گواہ پیش کیے جنھوں نے زنا کی شہادت دی تو اب اس تہمت لگانے والے کی گواہی آئندہ مقبول ہوگی۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۴: بہتر یہ ہے کہ جس پر تہمت لگائی گئی مطالبہ نہ کرے اور اگر دعویٰ کر دیا تو قاضی کے لیے مستحب یہ ہے کہ جب تک ثبوت نہ پیش ہو مدعی کو درگزر کرنے کی طرف توجہ دلائے۔[2] (عالمگیری)

تعزیر کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ وَ لَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّۚ وَ لَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ لَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِؕ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِۚ وَ مَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝۱۱ ﴾[3]

اے ایمان والو! نہ مرد مرد سے مسخرہ پن کریں، عجب نہیں وہ ان ہنسنے والوں سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے، دور نہیں کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور آپس میں طعنہ نہ دو اور بُرے لقبوں سے نہ پکارو کہ ایمان کے بعد فاسق کہلانا برا نام ہے اور جو توبہ نہ کرے، وہی ظالم ہے۔

احادیث

حدیث ۱: ترمذی نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب ایک شخص دوسرے کو یہودی کہہ کر پکارے تو اوسے بیس۲۰ کوڑے مارو اور مخنث کہہ کر پکارے تو بیس۲۰ مارو اور اگر کوئی اپنے

1 ...... ''الفتاوی الھندیة''، کتاب الحدود، الباب السابع فی حد القذف والتعزیر، ج۲، ص۱۶۶.

2 ...... ''الفتاوی الھندیة''، کتاب الحدود، الباب السابع فی حد القذف والتعزیر، ج۲، ص۱۶۷.

3 ...... پ۲۶، الحجرات: ۱۱.

محارم سے زنا کرے تو اوسے قتل کرڈالو۔''[1]

حدیث ۲: بیہقی نے روایت کی، کہ حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: کہ اگر ایک شخص دوسرے کو کہے اے کافر، اے خبیث، اے فاسق، اے گدھے تو اس میں کوئی حد مقرر نہیں، حاکم کو اختیار ہے جو مناسب سمجھے سزا دے۔[2]

حدیث ۳: بیہقی نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص غیر حد کو حد تک پہنچادے (یعنی وہ سزا دے جو حد میں ہے) وہ حد سے گزرنے والوں میں ہے۔''[3]

مسئلہ ۱: کسی گناہ پر بغرض تادیب جو سزا دی جاتی ہے اوس کو تعزیر کہتے ہیں شارع نے اس کے لیے کوئی مقدار معین نہیں کی ہے بلکہ اس کو قاضی کی رائے پر چھوڑا ہے جیسا موقع ہو اوس کے مطابق عمل کرے۔ تعزیر کا اختیار صرف بادشاہ اسلام ہی کو نہیں بلکہ شوہر بی بی کو آقا غلام کو ماں باپ اپنی اولاد کو اُستاذ شاگرد کو تعزیر کرسکتا ہے۔[4] (ردالمحتار وغیرہ)

اس زمانہ میں کہ ہندوستان میں اسلامی حکومت نہیں اور لوگ بے دھڑک بلاخوف وخطر معاصی[5] کرتے اور اون پر اصرار کرتے ہیں اور کوئی منع کرے تو باز نہیں آتے۔ اگر مسلمان متفق ہوکر ایسی سزائیں تجویز کریں جن سے عبرت ہو اور یہ بیباکی اور جرأت[6] کا سلسلہ بند ہوجائے تو نہایت مناسب وانسب[7] ہوگا۔ بعض قوموں میں بعض معاصی پر ایسی سزائیں دی جاتی ہیں مثلاً حقہ پانی[8] اوس کا بند کردیتے اور نہ اوس کے یہاں کھاتے نہ اپنے یہاں اوس کو کھلاتے ہیں جب تک توبہ نہ کرلے اور اس کی وجہ سے اون لوگوں میں ایسی باتیں کم پائی جاتی ہیں جن پر اون کے یہاں سزا ہوا کرتی ہے مگر کاش وہ تمام معاصی کے انسداد[9] میں ایسی ہی کوشش کرتے اور اپنے پنچائتی قانون[10] کو چھوڑ کر شرع مطہر[11] کے موافق فیصلے دیتے اور احکام سناتے تو بہت بہتر ہوتا۔ نیز دوسری قومیں بھی اگر ان لوگوں سے سبق حاصل کریں اور یہ بھی اپنے اپنے مواقع اقتدار میں ایسا ہی کریں تو بہت ممکن ہے کہ مسلمانوں کی حالت درست ہوجائے بلکہ ایک یہی کیا اگر اپنے دیگر معاملات ومنازعات[12] میں بھی

---

1. ......"جامع الترمذي"، كتاب الحدود، باب ماجاء فيمن يقول لآخر يا مخنّث، الحديث: ١٤٦٧، ج٣، ص١٤١.
2. ......"السنن الكبرى" للبيهقي، كتاب الحدود، باب من حد فى التعريض، الحديث ١٧١٤٩، ١٧١٥٠، ج٨، ص٤٤٠.
3. ......"السنن الكبرى"، للبيهقي، كتاب الأشربة، باب ماجاء فى التعزير ... إلخ، الحديث ١٧٥٨٤، ج٨، ص٥٦٧.
4. ......"ردالمحتار"، كتاب الحدود، باب التعزير، ج٦، ص٩٥، وغيره.
5. ......گناہ۔
6. ......یعنی سرعام گناہ کرنے اور ان پر دلیر ہونے۔
7. ......بہت زیادہ مناسب۔
8. ......یعنی بول چال، لین دین، ملنا جلنا۔
9. ......روک تھام۔
10. ......جھگڑے وغیرہ ختم کرنے والے جرگہ کے اصول۔
11. ......یعنی اسلامی قانون۔
12. ......لڑائی جھگڑے وغیرہ۔

شرع مطہر کا دامن پکڑیں اور روزمرہ کی تباہ کن مقدمہ بازیوں سے دست برداری کریں تو دینی فائدہ کے علاوہ ان کی دُنیوی حالت بھی سنبھل جائے اور بڑے بڑے فوائد حاصل کریں۔ مقدمہ بازی کے مصارف [1] سے زیربار [2] بھی نہ ہوں اور اس سلسلہ کے دراز ہونے سے بغض وعداوت جودلوں میں گھر کر جاتی ہے اوس سے بھی محفوظ رہیں۔

مسئلہ۲: گناہوں کی مختلف حالتیں ہیں کوئی بڑا کوئی چھوٹا اور آدمی بھی مختلف قسم کے ہیں کوئی حیادار باعزت اور غیرت والا ہوتا ہے بعض بیباک دلیر [3] ہوتے ہیں لہٰذا قاضی جس موقع پر جو تعزیر مناسب سمجھے وہ عمل میں لائے کہ تھوڑے سے جب کام نکلے تو زیادہ کی کیا حاجت [4] (ردالمحتار، بحر)

مسئلہ۳: سادات وعلما اگر وجاہت [5] وعزت والے ہوں کہ کبیرہ تو کبیرہ صغیرہ بھی نادراً [6] یا بطور لغزش اون سے صادر ہو تو ان کی تعزیر ادنیٰ درجہ [7] کی ہوگی کہ قاضی ان سے اگر اتنا ہی کہدے کہ آپ نے ایسا کیا ایسوں کے لیے اتنا کہہ دینا ہی باز آنے کے لیے کافی ہے۔ اور اگر یہ لوگ اس صفت پر نہ ہوں بلکہ ان کے اطوار خراب ہوگئے ہوں مثلاً کسی کو اس قدر مارا کہ خوناخون ہوگیا یا چند بار جُرم کا ارتکاب کیا یا شراب خواری کے جلسہ میں بیٹھتا ہے یا لواطت [8] میں مبتلا ہے تو اب جرم کے لائق سزا دی جائے گی ایسی صورتوں میں دُرے لگائے جائیں یا قید کیا جائے۔ اُون علما وسادات کے بعد دوسرا مرتبہ زمیندار وتجار اور مالداروں کا ہے کہ ان پر دعویٰ کیا جائے گا اور دربار قاضی میں طلب کیے جائیں گے پھر قاضی انھیں متنبہ [9] کرے گا کہ کیا تم نے ایسا کیا ہے ایسا نہ کرو۔ تیسرا درجہ متوسط لوگوں کا ہے یعنی بازاری لوگ کہ ایسے لوگوں کے لیے قید ہے۔ چوتھا درجہ ذلیلوں اور کمینوں کا ہے کہ اونھیں مارا بھی جائے مگر جرم جب اس قابل ہو جب ہی یہ سزا ہے۔ [10] (ردالمحتار)

---

1 ......اخرجات وغیرہ۔

2 ......یعنی مقروض۔

3 ......یعنی ایسے بے حیا جو سرعام گناہ کرنے سے نہیں ڈرتے۔

4 ......"ردالمحتار"، کتاب الحدود، باب التعزیر، ج٦، ص٩٦.

و"البحرالرائق"، کتاب الحدود، فصل فی التعزیر، ج٥، ص٦٨.

5 ......مقام ومرتبہ

6 ......کبھی کبھار، نہ ہونے کے برابر۔

7 ......سب سے ہلکی، بہت کم۔

8 ......آدمی کے دبر میں بدفعلی کرنا۔

9 ......خبردار، تنبیہ۔

10 ......"ردالمحتار"، کتاب الحدود، باب التعزیر، ج٦، ص٩٧.

مسئلہ ۴: تعزیر کی بعض صورتیں یہ ہیں۔ قید کرنا، کوڑے مارنا، گوشمالی کرنا[1]، ڈانٹنا، ترش روئیسے[2] اوس کی طرف غصہ کی نظر کرنا۔[3] (زیلعی)

مسئلہ ۵: اگر تعزیر ضرب[4] سے ہو تو کم از کم تین کوڑے اور زیادہ سے زیادہ اونتالیس کوڑے لگائے جائیں، اس سے زیادہ کی اجازت نہیں یعنی قاضی کی رائے میں اگر دس (۱۰) کوڑوں کی ضرورت معلوم ہو تو دس، بیس کی ہو تو بیس، تیس کی ہو تو تیس لگائے یعنی جتنے کی ضرورت محسوس کرتا ہو اوس سے کمی نہ کرے۔ ہاں اگر چالیس یا زیادہ کی ضرورت معلوم ہوتی ہے تو اونتالیس سے زیادہ نہ مارے باقی کے بدلے دوسری سزا کرے مثلاً قید کردے۔ کم از کم تین کوڑے یہ بعض متون کا قول ہے اور امام ابن ہمام وغیرہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک کوڑا مارنے سے کام چلے تو تین کی کچھ حاجت نہیں اور یہی قرین قیاس بھی ہے۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۶: اگر چند کوڑے مارے جائیں تو بدن پر ایک ہی جگہ ماریں اور بہت سے مارنے ہوں تو متفرق جگہ مارے جائیں کہ عضو بے کار نہ ہو جائے۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۷: تعزیر بالمال یعنی جرمانہ لینا جائز نہیں ہاں اگر دیکھے کہ بغیر لیے باز نہ آئیگا تو وصول کرلے پھر جب اوس کام سے توبہ کرلے واپس دیدے[7] (بحر وغیرہ) پنچایت[8] میں بھی بعض قومیں بعض جگہ جرمانہ لیتی ہیں اونھیں اس سے باز آنا چاہیے۔

مسئلہ ۸: جس مسلمان نے شراب بیچی اوس کو سزا دی جائے۔ یوہیں گویّا اور ناچنے والے اور مخنث اور نوحہ کرنے والی بھی مستحق تعزیر ہے۔ مقیم بلا عذر شرعی رمضان کا روزہ نہ رکھے تو مستحق تعزیر ہے اور اگر یہ اندیشہ ہو کہ اب بھی نہیں رکھے گا تو قید

---

1 ......کان مروڑنا، تنبیہ کرنا۔

2 ......سخت اور نفرت کے انداز سے۔

3 ......"تبیین الحقائق"، کتاب الحدود، فصل فی التعزیر، ج۳، ص۶۳۳.

4 ......مارنا۔

5 ......"ردالمحتار"، کتاب الحدود، باب التعزیر، ج٦، ص٩٦.

6 ......"الدرالمختار"، کتاب الحدود، باب التعزیر، ج٦، ص٩٧.

7 ......"البحرالرائق"، کتاب الحدود، فصل فی التعزیر، ج٥، ص٦٨، وغیرہ.

8 ......لڑائی جھگڑوں کا فیصلہ کرنے والا عوامی جرگہ۔

کیا جائے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۹: کوئی شخص کسی کی عورت یا چھوٹی لڑکی کو بھگا لے گیا اور اوس کا کسی سے نکاح کر دیا تو اوس پر تعزیر ہے۔ امام محمد رحمہ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ قید کیا جائے، یہاں تک کہ مرجائے یا اوسے واپس کرے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰: ایک شخص نے کسی مرد کو اجنبی عورت کے ساتھ خلوت میں دیکھا اگرچہ فعل قبیح میں مبتلا نہ دیکھا تو چاہیے کہ شور کرے یا مار پیٹ کرنے سے بھاگ جائے تو یہی کرے اور اگر ان باتوں کا اوس پر اثر نہ پڑے تو اگر قتل کر سکے تو قتل کر ڈالے اور عورت اوس کے ساتھ راضی ہے تو عورت کو بھی مار ڈالے یعنی اوس کے مار ڈالنے پر قصاص نہیں۔ یو ہیں اگر عورت کو کسی نے زبردستی پکڑا اور کسی طرح اوسے نہیں چھوڑتا اور آبرو جانے کا گمان ہے تو عورت سے اگر ہو سکے، اسے مار ڈالے۔[3] (بحر، درمختار)

مسئلہ ۱۱: چور کو چوری کرتے دیکھا اور چلانے یا شور کرنے یا مار پیٹ کرنے پر بھی باز نہیں آتا تو قتل کرنے کا اختیار ہے یہی حکم ڈاکو اور عشّار[4] اور ہر ظالم اور کبیرہ گناہ کرنے والے کا ہے۔ اور جس گھر میں ناچ رنگ شراب خواری کی مجلس ہو اوس کا محاصرہ[5] کر کے گھر میں گھس پڑیں اور خم[6] توڑ ڈالیں اور اونھیں نکال باہر کر دیں اور مکان ڈھا دیں۔[7] (درمختار، بحر)

مسئلہ ۱۲: یہ احکام جو بیان کیے گئے ان پر اوس وقت عمل کر سکتا ہے جب ان گناہوں میں مبتلا دیکھے اور بعد گناہ کر لینے کے اب اسے سزا دینے کا اختیار نہیں بلکہ بادشاہِ اسلام چاہے تو قتل کر سکتا ہے۔[8] (درمختار)

قتل وغیرہ کے متعلق جو کچھ بیان ہوا یہ اسلامی احکام ہیں جو اسلامی حکومت میں ہو سکتے ہیں مگر اب کہ ہندوستان میں اسلامی سلطنت باقی نہیں اگر کسی کو قتل کرے تو خود قتل کیا جائے، لہٰذا حالت موجودہ میں ان پر کیسے عمل ہو سکے اس وقت جو کچھ ہم

---

1 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الحدود، الباب السابع فی حد القذف والتعزیر، فصل فی التعزیر، ج۲، ص۱۶۹.

2 ...... المرجع السابق، ص۱۷۰.

3 ...... "البحرالرائق"، کتاب الحدود، فصل فی التعزیر، ج۵، ص۶۹.

و"الدرالمختار"، کتاب الحدود، باب التعزیر، ج۶، ص۹۹.

4 ...... زبردستی، ناجائز عشر (دسواں حصہ) ٹیکس وصول کرنے والا۔

5 ...... چاروں طرف سے گھیرا ڈال کر۔

6 ...... شراب کے مٹکے۔

7 ...... "الدرالمختار"، کتاب الحدود، باب التعزیر، ج۶، ص۱۰۲.

و"البحرالرائق"، کتاب الحدود، فصل فی التعزیر، ج۵، ص۷۰.

8 ...... "الدرالمختار"، کتاب الحدود، باب التعزیر، ج۶، ص۱۰۴.

کر سکتے ہیں وہ یہ ہے کہ ایسے لوگوں سے مُقاطَعہ [1] کیا جائے اوران سے میل جول نشست و برخاست [2] وغیرہ ترک کریں۔

مسئلہ ۱۳: اگر جرم ایسا ہے جس میں حد واجب ہوتی مگر کسی وجہ سے ساقط ہوگئی تو سخت درجہ کی تعزیر ہوگی، مثلاً دوسرے کی لونڈی کو زانیہ کہا تو یہ صورت حدِ قذف کی تھی مگر چونکہ محصنہ نہیں ہے لہٰذا سخت قسم کی تعزیر ہوگی اور اگر اوس میں حد واجب نہیں مثلاً کسی کو خبیث کہا تو اس میں تعزیر کی مقدار رائے قاضی پر ہے۔ [3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴: دو شخصوں نے باہم مار پیٹ کی تو دونوں مستحق تعزیر ہیں اور پہلے اوسے سزا دیں گے جس نے ابتدا کی۔ [4] (درمختار)

مسئلہ ۱۵: چوپایہ کے ساتھ برا کام کیا یا کسی مسلمان کو تھپڑ مارا یا بازار میں اوس کے سر سے پگڑی اوتار لی تو مستحق تعزیر ہے۔ [5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: تعزیر کے دُرّے سختی سے مارے جائیں اور زنا کی حد میں اس سے نرم اور شراب کی حد میں اور نرم اور حد قذف میں سب سے نرم۔ [6] (درمختار)

مسئلہ ۱۷: جو شخص مسلمان کو کسی فعل یا قول سے ایذا پہنچائے اگرچہ آنکھ یا ہاتھ کے اشارے سے وہ مستحق تعزیر ہے۔ [7] (درمختار)

مسئلہ ۱۸: کسی مسلمان کو فاسق، فاجر، خبیث، لوطی [8]، سودخوار، شراب خوار، خائن [9]، دیوث، مخنث [10]، بھڑوا چور، حرام زادہ، ولدالحرام [11]، پلید، سفلہ [12]، کمین [13]، جواری کہنے پر تعزیر کی جائے یعنی جبکہ وہ شخص ایسا نہ ہو جیسا اس نے

---

1 ...... بائیکاٹ، قطع تعلق۔ 2 ...... اٹھنا بیٹھنا۔

3 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الحدود، الباب السابع في حد القذف والتعزير، فصل في التعزير، ج۲، ص۱۶۷.

4 ...... "الدرالمختار"، كتاب الحدود، باب التعزير، ج٦، ص۱۰۵.

5 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الحدود، الباب السابع في حد القذف والتعزير، فصل في التعزير، ج۲، ص۱۶۹.

6 ...... "الدرالمختار"، كتاب الحدود، باب التعزير، ج٦، ص۱۰٦.

7 ...... المرجع السابق.

8 ...... یعنی لواطت کرنے والا۔ 9 ...... خیانت کرنے والا۔

10 ...... ہیجڑا۔ 11 ...... وطی حرام سے پیدا ہونے والا بچہ۔

12 ...... گھٹیا نالائق۔ 13 ...... کمینہ۔

کہا اور اگر واقع میں یہ عیوب[1] اس میں پائے جاتے ہیں اور کسی نے کہا تو تعزیر نہیں کہ اس نے خود اپنے کو عیبی بنا رکھا ہے، اس کے کہنے سے اسے کیا عیب لگا۔[2] (بحر وغیرہ)

مسئلہ ۱۹: کسی مسلمان کو فاسق کہا اور قاضی کے یہاں جب دعویٰ ہوا اوس نے جواب دیا کہ میں نے اسے فاسق کہا ہے کیونکہ یہ فاسق ہے تو اوس کا فاسق ہونا گواہوں سے ثابت کرنا ہوگا اور قاضی اوس سے دریافت کرے کہ اس میں فسق کی کیا بات ہے اگر کسی خاص بات کا ثبوت دے اور گواہوں نے بھی گواہی میں اوس خاص فسق کو بیان کیا تو تعزیر ہے اور اگر خاص فسق نہ بیان کریں صرف یہ کہیں کہ فاسق ہے تو قول معتبر نہیں۔ اور اگر گواہوں نے بیان کیا کہ یہ فرائض کو ترک کرتا ہے تو قاضی اوس شخص سے فرائض اسلام دریافت کرے گا اگر نہ بتا سکا تو فاسق ہے یعنی وہ فرائض جن کا سیکھنا اس پر فرض تھا اور سیکھا نہیں تو فاسق ہونے کے لیے یہی بس ہے۔ اور اگر ایسے مسلمان کو فاسق کہا جو علانیہ فسق کرتا ہے مثلاً ناجائز نوکری کرتا ہے یا علانیہ سود لیتا ہے وغیرہ وغیرہ تو کہنے والے پر کچھ الزام نہیں۔[3] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۲۰: کسی مسلمان کو کافر کہا تو تعزیر ہے رہا یہ کہ وہ قائل خود کافر ہوگا یا نہیں اس میں دو صورتیں ہیں اگر اوسے مسلمان جانتا ہے تو کافر نہ ہوا۔ اور اگر اوسے کافر اعتقاد کرتا ہے تو خود کافر ہے کہ مسلمان کو کافر جاننا دین اسلام کو کفر جاننا ہے اور دین اسلام کو کفر جاننا کفر ہے۔ ہاں اگر اوس شخص میں کوئی ایسی بات پائی جاتی ہے جس کی بنا پر تکفیر ہو سکے اور اوس نے اسے کافر کہا اور کافر جانا تو کافر نہ ہوگا۔[4] (درمختار، ردالمحتار) یہ اوس صورت میں ہے کہ وہ وجہ جس کی بنا پر اوس نے کافر کہا ظنی ہو یعنی تاویل ہو سکے تو وہ مسلمان ہی کہا جائیگا مگر جس نے اوسے کافر کہا وہ بھی کافر نہ ہوا۔ اور اگر اوس میں قطعی کفر پایا جاتا ہے جو کسی طرح تاویل کی گنجائش نہیں رکھتا[5] تو وہ مسلمان ہی نہیں اور بیشک وہ کافر ہے اور اس کو کافر کہنا مسلمان کو کافر کہنا نہیں بلکہ کافر کو کافر کہنا ہے بلکہ ایسے کو مسلمان جاننا یا اس کے کفر میں شک کرنا بھی کفر ہے۔

مسئلہ ۲۱: کسی شخص پر حاکم کے یہاں دعویٰ کیا کہ اس نے چوری کی یا اس نے کفر کیا اور ثبوت نہ دے سکا تو مستحق

---

1 ......عیب کی جمع، بری صفات۔

2 ......"البحرالرائق"، کتاب الحدود، فصل فی التعزیر، ج۵، ص۶۹، وغیرہ.

3 ......"الدرالمختار"، کتاب الحدود، باب التعزیر، ج۶، ص۱۰۸، وغیرہ.

4 ......"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الحدود، باب التعزیر، مطلب: فی الجرح المجرد، ج۶، ص۱۱۱.

5 ......یعنی کسی بھی طرح کفر کے سوا اور بات مراد نہ لی جاسکتی ہو۔

تعزیر نہیں یعنی جبکہ اس کا مقصود گالی دینا یا توہین کرنا نہ ہو۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۲: رافضی، بد مذہب، منافق، زندیق[2]، یہودی، نصرانی، نصرانی بچہ، کافر بچہ کہنے پر بھی تعزیر ہے۔[3] (درمختار، بحر) یعنی جبکہ سنی کو رافضی یا بد مذہب یا بدعتی کہا اور رافضی کو کہا تو کچھ نہیں کہ اوس کو تو رافضی کہیں گے ہی۔ یوہیں سُنّی کو وہابی یا خارجی کہنا بھی موجب تعزیر ہے۔

مسئلہ ۲۳: حرامی کا لفظ بھی بہت سخت گالی ہے اور حرام زادہ کے معنی میں ہے اس کا بھی حکم تعزیر ہونا چاہیے، کسی کو بے ایمان کہا تو تعزیر ہوگی اگرچہ عرف عام[4] میں یہ لفظ کافر کے معنے میں نہیں بلکہ خائن کے معنی میں ہے اور لفظ خائن میں تعزیر ہے۔

مسئلہ ۲۴: سوئر، کتا، گدھا، بکرا، بیل، بندر، اُلّو کہنے پر بھی تعزیر ہے جبکہ ایسے الفاظ علما وسادات یا اچھے لوگوں کی شان میں استعمال کیے۔[5] (ہدایہ وغیرہ) یہ چند الفاظ جن کے کہنے پر تعزیر ہوتی ہے بیان کر دیے باقی ہندوستان میں خصوصاً عوام میں آج کل بکثرت نہایت کریہ وفحش[6] الفاظ گالی میں بولے جاتے یا بعض بیباک[7] مذاق اور دل لگی میں کہا کرتے ہیں ایسے الفاظ بالقصد[8] نہیں لکھے اور اون کا حکم ظاہر ہے کہ عزت دار کو کہے جس کی اون الفاظ سے ہتک حرمت[9] ہوتی ہے تو تعزیر ہے یا اون الفاظ سے ہر شخص کی بے آبروئی[10] ہے جب بھی تعزیر ہے۔

مسئلہ ۲۵: جس کو گالی دی یا اور کوئی ایسا لفظ کہا جس میں تعزیر ہے اور اوس نے معاف کر دیا تو تعزیر ساقط ہو جائے گی۔ اور اوس کی شان میں چند الفاظ کہے تو ہر ایک پر تعزیر ہے یہ نہ ہوگا کہ ایک کی تعزیر سب کے قائم مقام ہو۔ یوہیں اگر چند شخصوں کی نسبت کہا مثلاً تم سب فاسق ہو تو ہر ایک شخص کی طرف سے الگ الگ تعزیر ہوگی۔[11] (ردالمحتار)

---

1 ...... "ردالمحتار"، کتاب الحدود، باب التعزیر، مطلب: فی الجرح المجرد، ج۶، ص۱۱۳.

2 ...... وہ شخص جو اللہ کی واحدانیت کا قائل نہ ہو۔

3 ...... "الدرالمختار"، کتاب الحدود، باب التعزیر، ج۶، ص۱۱۲.

و "البحرالرائق"، کتاب الحدود، فصل فی التعزیر، ج۵، ص۶۹.

4 ...... عام بول چال۔

5 ...... "الهداية"، کتاب الحدود، باب حد القذف، فصل فی التعزیر، ج۱، ص۳۶۰، وغیره.

6 ...... بہت برے اور بے ہودہ۔ 7 ...... بے خوف، بے ادب۔ 8 ...... ارادۃً۔

9 ...... ذلت ورسوائی۔ 10 ...... بے عزتی، توہین۔

11 ...... "ردالمحتار"، کتاب الحدود، باب التعزیر، مطلب: فیمالو شتم... إلخ، ج۶، ص۱۱۸.

مسئلہ ۲۶: جس کو گالی دی اگر وہ ثبوت نہ پیش کر سکا تو گالی دینے والے سے حلف لیں گے اگر قسم کھانے سے انکار کرے تو تعزیر ہوگی۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۲۷: جہاں تعزیر میں کسی بندہ کا حق متعلق نہ ہو مثلاً ایک شخص فاسقوں کے مجمع میں بیٹھتا ہے یا اوس نے کسی عورت کا بوسہ لیا اور کسی دیکھنے والے نے قاضی کے پاس اس کی اطلاع کی تو یہ شخص اگرچہ بظاہر مدعی کی صورت میں ہے مگر گواہ بن سکتا ہے لہٰذا اگر اس کے ساتھ ایک اور شخص شہادت دے تو تعزیر کا حکم ہوگا۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۲۸: شوہر اپنی عورت کو ان امور پر مار سکتا ہے۔ ① عورت اگر باوجود قدرت بناؤ سنگار نہ کرے یعنی جو زینت شرعاً جائز ہے اوس کے نہ کرنے پر مار سکتا ہے اور اگر شوہر مردانہ لباس پہننے کو یا گودنا گودانے[3] کو کہتا ہے اور نہیں کرتی تو مارنے کا حق نہیں۔ یوہیں اگر عورت بیمار ہے یا احرام باندھے ہوئے ہے یا جس قسم کی زینت کو کہتا ہے وہ اوس کے پاس نہیں ہے تو نہیں مار سکتا۔ ② غسل جنابت نہیں کرتی۔ ③ بغیر اجازت گھر سے چلی گئی جس موقع پر اوسے اجازت لینے کی ضرورت تھی۔ ④ اپنے پاس بلایا اور نہیں آئی جبکہ حیض و نفاس سے پاک تھی اور فرض روزہ بھی رکھے ہوئے نہ تھی۔ ⑤ چھوٹے ناسمجھ بچہ کے مارنے پر۔ ⑥ شوہر کو گالی دی، گدھا وغیرہ کہا۔ ⑦ یا اوس کے کپڑے پھاڑ دیے۔ ⑧ غیر محرم کے سامنے چہرہ کھول دیا۔ ⑨ اجنبی مرد سے کلام کیا۔ ⑩ شوہر سے بات کی یا جھگڑا کیا اس غرض سے کہ اجنبی شخص اس کی آواز سنے یا شوہر کی کوئی چیز بغیر اجازت کسی کو دے دی اور وہ ایسی چیز ہو کہ عادۃً بغیر اجازت عورتیں ایسی چیز نہ دیا کرتی ہوں اور اگر ایسی چیز دی جس کے دینے پر عادت جاری ہے تو نہیں مار سکتا۔[4] (بحر)

مسئلہ ۲۹: عورت اگر نماز نہیں پڑھتی ہے تو اکثر فقہاء کے نزدیک شوہر کو مارنے کا اختیار ہے اور ماں باپ اگر نماز نہ پڑھیں یا اور کوئی معصیت[5] کریں تو اولاد کو چاہیے کہ اونھیں سمجھائے اگر مان لیں فبہا ورنہ سکوت کرے[6] اور اون کے لیے دعا واستغفار کرے اور کسی کی ماں اگر کہیں شادی وغیرہ میں جانا چاہتی ہے تو اولاد کو منع کرنے کا حق نہیں۔[7] (درمختار، ردالمحتار)

---

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب الحدود، باب التعزیر، ج٦، ص١١٩.

2 ...... المرجع السابق، ص١٢٠.

3 ...... بدن کے کسی حصہ پر سوئی سے سرمہ یا نیل بھر کر نقش وغیرہ بنانا۔

4 ...... "البحرالرائق"، کتاب الحدود، فصل فی التعزیر، ج٥، ص٨٢.

5 ...... گناہ۔ 6 ...... خاموش رہے۔

7 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الحدود، باب التعزیر، مطلب: فی تعزیر المتهم، ج٦، ص١٢٥.

مسئلہ ۳۰: چھوٹے بچہ کو بھی تعزیر کر سکتے ہیں اور اوس کو سزا اس کا باپ یا دادا یا ان کا وصی [1] یا معلم دے گا اور ماں کو بھی سزا دینے کا اختیار ہے۔ قرآن پڑھنے اور ادب حاصل کرنے اور علم سیکھنے کے لیے بچہ کو اوس کے باپ، ماں مجبور کر سکتے ہیں۔ یتیم بچے جو اس کی پرورش میں ہے اسے بھی اون باتوں پر مار سکتا ہے جن پر اپنے لڑکے کو مارتا۔ [2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۱: عورت کو اتنا نہیں مار سکتا کہ ہڈی ٹوٹ جائے یا کھال پھٹ جائے یا نیلا داغ پڑ جائے اور اگر اتنا مارا اور عورت نے دعوٰی کر دیا اور گواہوں سے ثابت کر دیا تو شوہر پر اس مارنے کی تعزیر ہے۔ [3] (درمختار)

مسئلہ ۳۲: عورت نے اس غرض سے کفر کیا کہ شوہر سے جدائی ہو جائے تو اوسے سزا دی جائے اور اسلام لانے اور اوسی شوہر سے نکاح کرنے پر مجبور کی جائے دوسرے سے نکاح نہیں کر سکتی۔ [4] (درمختار)

چوری کی حد کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْۤا اَیْدِیَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ۝ فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ یَتُوْبُ عَلَیْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ ﴾ [5]

چورانے والا مرد اور چورانے والی عورت ان دونوں کے ہاتھ کاٹ دو یہ سزا ہے اون کے فعل کی اللہ (عزوجل) کی طرف سے سرزنش ہے اور اللہ (عزوجل) غالب حکمت والا ہے اور اگر ظلم کے بعد توبہ کرے اور اپنی حالت درست کرلے تو بیشک اللہ (عزوجل) اوس کی توبہ قبول کرے گا، بیشک اللہ (عزوجل) بخشنے والا مہربان ہے۔

حدیث ۱: امام بخاری و مسلم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''چور پر اللہ (عزوجل) کی لعنت کہ بیضہ (خود) [6] چوراتا ہے، جس پر اوس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے اور رسی چوراتا ہے، اس پر ہاتھ

---

1 ......وصی وہ ہے جس کو وصیت کی جائے کہ تم ایسا کرنا۔

2 ......''الدرالمختار'' و ''ردالمحتار''، کتاب الحدود، باب التعزیر، مطلب: فی تعزیر المتھم، ج۶، ص۱۲۵.

3 ......''الدرالمختار''، کتاب الحدود، باب التعزیر، ج ۶، ص۱۲۶.

4 ......المرجع السابق، ص۱۲۸.

5 ......پ۶، المائدۃ: ۳۸.

6 ......لوہے کی بنی ایک خاص ٹوپی جو جنگ کے دوران پہنتے ہیں۔

کاٹا جاتا ہے۔"[1]

حدیث ۲: ابوداود و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے پاس ایک چور لایا گیا اوس کا ہاتھ کاٹا گیا پھر حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے حکم فرمایا: "وہ کٹا ہوا ہاتھ اوس کی گردن میں لٹکا دیا جائے۔"[2]

حدیث ۳: ابن ماجہ صفوان بن امیہ سے اور دارمی ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہم سے راوی، کہ صفوان بن امیہ مدینہ میں آئے اور اپنی چادر کا تکیہ لگا کر مسجد میں سو گئے چور آیا اور اون کی چادر لے بھاگا، اونھوں نے اوسے پکڑا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر لائے، حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا۔ صفوان نے عرض کی، میرا یہ مطلب نہ تھا، یہ چادر اوس پر صدقہ ہے۔ ارشاد فرمایا: "میرے پاس حاضر کرنے سے پہلے تم نے ایسا کیوں نہ کیا۔"[3]

حدیث ۴: امام مالک نے عبداللہ بن عمرو[4] رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی، کہ ایک شخص اپنے غلام کو حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خدمت میں حاضر لایا اور کہا اس کا ہاتھ کاٹیے کہ اس نے میری بی بی کا آئینہ چورایا ہے۔ امیر المومنین نے فرمایا: اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا کہ یہ تمھارا خادم ہے، جس نے تمھارا مال لیا ہے۔[5]

حدیث ۵: ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و دارمی جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: "خائن اور لوٹنے والے اور اُچک لے[6] جانے والے کے ہاتھ نہیں کاٹے جائیں گے۔"[7]

حدیث ۶: امام مالک و ترمذی و ابوداود و نسائی و ابن ماجہ و دارمی رافع بن خدیج رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی کہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: "پھل اور گابھے[8] کے چورانے میں ہاتھ کاٹنا نہیں۔" یعنی جبکہ پیڑ[9] میں لگے ہوں

---

1 ......"صحيح البخاري"، كتاب الحدود، باب لعن السارق... إلخ، الحديث:٦٧٨٣، ج٤،ص٣٣٠.

2 ......"جامع الترمذي"، كتاب الحدود باب ماجاء في تعليق يدالسارق، الحديث:١٤٥٢، ج٣،ص١٣١.

3 ......"سنن الدارمي"، كتاب الحدود، باب السارق يوهب... إلخ، الحديث:٢٢٩٩، ج٢،ص٢٢٦.
و"سنن ابن ماجه"، كتاب الحدود، من سرق من الحرز، الحديث:٢٥٩٥، ج٣،ص٢٤٦.

4 ......بہارِشریعت کے نسخوں میں اس مقام پر"عبداللہ بن عمر" رضی اللہ تعالٰی عنہما لکھا ہے، جو کتابت کی غلطی معلوم ہوتی ہے کیونکہ یہ حدیث پاک "موطا امام مالک" میں حضرت سیدنا "عبداللہ بن عمرو" رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے، لہذا اسی وجہ سے ہم نے درست کر دیا ہے۔... عِلْمِیہ

5 ......"الموطأ"، لإمام مالك، كتاب الحدود، باب مالا قطع فيه، الحديث:١٦١١، ج٢،ص٣٤٩.

6 ......چھین کر، جھپٹ کر۔

7 ......"جامع الترمذي"، كتاب الحدود، باب ماجاء في الخائن ... إلخ، الحديث:١٤٥٣، ج٣،ص١٣٢.

8 ......کھجور کا خوشہ جو پہلے پہل نکلتا ہے، نیز کھجور کے درخت سے نکلنے والا سفید گوند جو چربی کی طرح کا ہوتا ہے۔ 9 ......درخت۔

اور کوئی چورائے۔[1]

حدیث ۷: امام مالک نے روایت کی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''درختوں پر جو پھل لگے ہوں، اون میں قطع نہیں اور نہ اون بکریوں کے چورانے میں جو پہاڑ پر ہوں، ہاں جب مکان میں آجائیں اور پھل خرمن[2] میں جمع کر لیے جائیں اور سپر[3] کی قیمت کو پہنچیں تو قطع ہے۔''[4]

حدیث ۸: عبداللہ بن عمر، ودیگر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی، کہ حضورِاقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سپر کی قیمت میں ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا ہے۔ سپر کی قیمت میں روایات بہت مختلف ہیں، بعض میں تین درہم، بعض میں ربع دینار، بعض میں دس درہم۔ ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے احتیاطاً دس درہم والی روایت پر عمل فرمایا۔[5]

احکام فقہیّہ

چوری یہ ہے کہ دوسرے کا مال چھپا کر ناحق لے لیا جائے اور اس کی سزا ہاتھ کاٹنا ہے مگر ہاتھ کاٹنے کے لیے چند شرطیں ہیں۔

① چورانے والا مکلّف ہو یعنی بچہ یا مجنون نہ ہو اب خواہ وہ مرد ہو یا عورت آزاد ہو یا غلام مسلمان ہو یا کافر اور اگر چوری کرتے وقت مجنون نہ تھا پھر مجنون ہوگیا تو ہاتھ نہ کاٹا جائے۔

② گونگا نہ ہو، ③ انکھیارا[6] ہو اور اگر گونگا ہے تو ہاتھ کاٹنا نہیں کہ ہوسکتا ہے اپنا مال سمجھ کر لیا ہو۔ یوہیں اندھے کا ہاتھ نہ کاٹا جائے کہ شاید اس نے اپنا مال جان کر لیا۔

④ دس درم چورائے یا اس قیمت کا سونا یا اور کوئی چیز چورائے اس سے کم میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ اور

⑤ دس درم کی قیمت چورانے کے وقت بھی ہو اور ہاتھ کاٹنے کے وقت بھی۔

---

1 ...... "جامع الترمذي"، كتاب الحدود، باب ماجاء لاقطع في ثمرولا كثر، الحديث: ١٤٥٤، ج٣، ص١٣٢.

2 ...... وہ جگہ جہاں پھل اور غلہ جمع کیئے جاتے ہیں نیز وہ جگہ جہاں صاف کیئے جاتے ہیں۔

3 ...... ڈھال۔

4 ...... "الموطأ"، لإمام مالك، كتاب الحدود، باب ما يجب فيه القطع، الحديث: ١٥٩٩، ج٢، ص٣٤١.

5 ...... "فتح القدير"، كتاب السرقة، ج٥، ص١٢٢ـ١٢٤.

6 ...... آنکھوں والا جو اندھا نہ ہو۔

⑥ اور اتنی قیمت اوس جگہ ہو جہاں ہاتھ کاٹا جائے گا۔ لہٰذا اگر چورانے کے وقت وہ چیز دس درم قیمت کی تھی مگر ہاتھ کاٹنے کے وقت اس سے کم کی ہوگئی یا جہاں چورایا ہے وہاں تو اب بھی دس درم قیمت کی ہے مگر جہاں ہاتھ کاٹا جائے گا وہاں کم کی ہے تو ہاتھ نہ کاٹا جائے۔ ہاں اگر کسی عیب کی وجہ سے قیمت کم ہوگئی یا اوس میں سے کچھ ضائع ہوگئی کہ دسؔ درم کی نہ رہی تو دونوں صورتوں میں ہاتھ کاٹے جائیں گے۔

⑦ اور چورانے میں خود اس شے کا چورانا مقصود ہو لہٰذا اگر اچکن [1] وغیرہ کوئی کپڑا چورایا اور کپڑے کی قیمت دس درم سے کم ہے مگر اوس میں دینار نکلا تو جس کو بالقصد چورایا وہ دس درم کا نہیں لہٰذا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ ہاں اگر وہ کپڑا ان درموں کے لیے ظرف ہو تو قطع ہے کہ مقصود کپڑا چورانا نہیں بلکہ اوس شے کا چورانا ہے یا کپڑا چورایا اور جانتا تھا کہ اس میں روپے بھی ہیں تو دونوں کو قصداً چورانا قرار دیا جائیگا اگرچہ کہتا ہو کہ میرا مقصود صرف کپڑا چورانا تھا۔ یوہیں اگر روپے کی تھیلی چورائی تو اگرچہ کہے مجھے معلوم نہ تھا کہ اس میں روپے ہیں اور نہ میں نے روپے کے قصد سے چورائی بلکہ میرا مقصود صرف تھیلی کا چورانا تھا تو ہاتھ کاٹا جائیگا اور اوس کے قول کا اعتبار نہ کیا جائیگا۔

⑧ اوس مال کو اس طرح لے گیا ہو کہ اُس کا نکالنا ظاہر ہو لہٰذا اگر مکان کے اندر جہاں سے لیا وہاں اشرفی نگل لی تو قطع نہیں بلکہ تاوان لازم ہے۔

⑨ خفیۃً [2] لیا ہو یعنی اگر دن میں چوری کی تو مکان میں جانا اور وہاں سے مال لینا دونوں چھپ کر ہوں اور اگر گیا چھپ کر مگر مال کا لینا علانیہ [3] ہو جیسا ڈاکو کرتے ہیں تو اس میں ہاتھ کاٹنا نہیں۔ مغرب وعشا کے درمیان کا وقت دن کے حکم میں ہے۔ اور اگر رات میں چوری کی اور جانا خفیۃً ہوا اگرچہ مال لینا علانیۃً یا لڑ جھگڑ کر ہو ہاتھ کاٹا جائے۔

⑩ جس کے یہاں سے چوری کی اوس کا قبضہ صحیح ہو خواہ وہ مال کا مالک ہو یا امین [4] اور اگر چور کے یہاں سے چورالیا [5] تو قطع نہیں یعنی جبکہ پہلے چور کا ہاتھ کاٹا جا چکا ہو، ورنہ اس کا کاٹا جائے۔

⑪ ایسی چیز نہ چورائی ہو جو جلد خراب ہو جاتی ہے جیسے گوشت اور ترکاریاں۔

⑫ وہ چوری دارالحرب میں نہ ہو۔

⑬ مال محفوظ ہو اور حفاظت کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ وہ مال ایسی جگہ ہو جو حفاظت کے لیے بنائی گئی ہو جیسے مکان، دوکان، خیمہ، خزانہ، صندوق۔ دوسری یہ کہ وہ جگہ ایسی نہیں مگر وہاں کوئی نگہبان مقرر ہو جیسے مسجد، راستہ، میدان،

---

1 ...... کوٹ کی طرح کا مردانہ لباس، شیروانی۔ 2 ...... چھپا کر۔ 3 ...... ظاہراً، سب کے سامنے۔
4 ...... یعنی جس کے پاس مال امانت رکھا جاتا ہے۔ 5 ...... یعنی چور جو مال چوری کر کے لایا تھا اسے چرایا۔

⑭ بقدر دس درم کے ایک بار مکان سے باہر لے گیا ہو اور اگر چند بار لے گیا کہ سب کا مجموعہ دس درم یا زیادہ ہے، مگر ہر بار دس سے کم کم لے گیا تو قطع نہیں کہ یہ ایک سرقہ[1] نہیں بلکہ متعدد[2] ہیں، اب اگر دس درم ایک بار لے گیا اور وہ سب ایک ہی شخص کے ہوں یا کئی شخصوں کے مثلاً ایک مکان میں چند شخص رہتے ہیں اور کچھ کچھ ہر ایک کا چورایا جن کا مجموعہ دس درم یا زیادہ ہے اگرچہ ہر ایک کا اس سے کم ہے دونوں صورتوں میں قطع ہے[3]۔

⑮ شبہہ یا تاویل کی گنجائش نہ ہو، لہٰذا اگر باپ کا مال چورایا یا قرآن مجید کی چوری کی تو قطع نہیں کہ پہلے میں شبہہ ہے اور دوسرے میں یہ تاویل ہے کہ پڑھنے کے لیے لیا ہے۔[4] (درمختار، بحر، عالمگیری وغیرہا)

مسئلہ ۱: چند شخصوں نے ملکر چوری کی اگر ہر ایک کو بقدر دس درم کے حصہ ملا تو سب کے ہاتھ کاٹے جائیں خواہ سب نے مال لیا ہو یا بعضوں نے لیا اور بعض نگہبانی کرتے رہے۔[5] (عالمگیری، بحر)

مسئلہ ۲: چوری کے ثبوت کے دو طریقے ہیں ایک یہ کہ چور خود اقرار کرے اور اس میں چند بار کی حاجت نہیں صرف ایک بار کافی ہے دوسرا یہ کہ دو مرد گواہی دیں اور اگر ایک مرد اور دو عورتوں نے گواہی دی تو قطع نہیں مگر مال کا تاوان دلایا جائے اور گواہوں نے یہ گواہی دی کہ ہمارے سامنے اقرار کیا ہے تو یہ گواہی قابل اعتبار نہیں گواہ کا آزاد ہونا شرط نہیں۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۳: قاضی گواہوں سے چند باتوں کا سوال کرے کس طرح چوری کی، اور کہاں کی، اور کتنے کی کی، اور کس کی چیز چورائی، جب گواہ ان امور کا جواب دیں اور ہاتھ کاٹنے کے تمام شرائط پائے جائیں تو قطع کا حکم ہے۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۴: پہلے اقرار کیا پھر اقرار سے پھر گیا یا چند شخصوں نے چوری کا اقرار کیا تھا ان میں سے ایک اپنے اقرار سے پھر گیا یا گواہوں نے اسکی شہادت دی کہ ہمارے سامنے اقرار کیا ہے اور چور انکار کرتا ہے کہتا ہے میں نے اقرار نہیں کیا ہے یا کچھ

---

1 ......ایک بار چوری کرنا۔ 2 ......زیادہ۔

3 ......یعنی ہاتھ کاٹا جائے گا۔

4 ......"الدرالمختار"، کتاب السرقۃ، ج۶، ص۱۳۲۔۱۳۸.

و"البحرالرائق"، کتاب السرقۃ، ج۶، ص۸۴۔۸۶.

و"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب السرقۃ، الباب الأول فی بیان السرقۃ ...إلخ، ج۲، ص۱۷۰، وغیرھا.

5 ......"البحرالرائق"، کتاب السرقۃ، ج۵، ص۸۹.

و"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب السرقۃ، الباب الأول فی بیان السرقۃ...إلخ، ج۲، ص۱۷۰.

6 ......"الدرالمختار"، کتاب السرقۃ، ج۶، ص۱۳۸.

7 ......المرجع السابق، ص۱۳۸.

جواب نہیں دیتا تو ان سب صورتوں میں قطع نہیں مگر اقرار سے رجوع کی تو تاوان لازم ہے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۵: اقرار کرکے بھاگ گیا تو قطع نہیں کہ بھاگنا بمنزلہ رجوع کے ہے ہاں تاوان لازم ہے۔ اور گواہوں سے ثابت ہو تو قطع ہے اگرچہ بھاگ جائے اگرچہ حکم سنانے سے پہلے بھاگا ہو البتہ اگر بہت دنوں میں گرفتار ہوا تو تمادی[2] عارض ہوگئی مگر تاوان لازم ہے۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۶: مدعی گواہ نہ پیش کرسکا چور پر حلف رکھا اوس نے حلف لینے سے انکار کیا تو تاوان دلایا جائے مگر قطع نہیں۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۷: چور کو مار پیٹ کر اقرار کرانا جائز ہے کہ یہ صورت نہ ہو تو گواہوں سے چوری کا ثبوت بہت مشکل ہے۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۸: ہاتھ کاٹنے کا قاضی نے حکم دیدیا اب وہ مدعی کہتا ہے کہ یہ مال اوسی کا ہے یا میں نے اوس کے پاس امانۃً رکھا تھا یا کہتا ہے کہ گواہوں نے جھوٹی گواہی دی یا اوس نے غلط اقرار کیا تو اب ہاتھ نہیں کاٹا جاسکتا۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۹: گواہوں کے بیان میں اختلاف ہوا ایک کہتا ہے کہ فلاں قسم کا کپڑا تھا دوسرا کہتا ہے فلاں قسم کا تھا تو قطع نہیں۔[7] (بحر) اقرار و شہادت کے جزئیات کثیر ہیں چونکہ یہاں حدود جاری نہیں ہیں لہٰذا بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔

مسئلہ ۱۰: ہاتھ کاٹنے کے وقت مدعی اور گواہوں کا حاضر ہونا ضرور نہیں[8] بلکہ اگر غائب ہوں یا مرگئے ہوں جب بھی ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔[9] (درمختار)

---

1. ......"الدرالمختار"، کتاب السرقۃ، ج۶، ص۱۳۹.
2. ......عرصۂ دراز، وہ میعاد جس کے گزرنے کے بعد حد وغیرہ نافذ نہیں ہوتی۔
3. ......"الدرالمختار"، کتاب السرقۃ، ج۶، ص۱۴۰.
4. ......المرجع السابق، ص۱۴۰.
5. ......المرجع السابق، ص۱۴۱.
6. ......المرجع السابق، ص۱۴۳.
7. ......"البحرالرائق"، کتاب السرقۃ، ج۵، ص۸۸.
8. ......بہارشریعت کے تمام نسخوں میں یہاں عبارت ایسے ہی مذکور ہے، غالباً یہاں کتابت کی غلطی ہے کیونکہ ''درمختار'' میں ہے کہ ہاتھ کاٹنے کے وقت مدعی کا حاضر ہونا شرط ہے گواہوں کا حاضر ہونا شرط نہیں۔...عِلْمِیہ
9. ......"الدرالمختار"، کتاب السرقۃ، باب کیفیۃ القطع وإثباتہ، ج۶، ص۱۶۹.

کن چیزوں میں ہاتھ کاٹا جائے گا اور کس میں نہیں

مسئلہ ۱: ساکھو[1]، آبنوس[2]، اگر کی لکڑی[3]، صندل، نیزہ، مشک، زعفران، عنبر اور ہر قسم کے تیل، زمرد، یاقوت، زبرجد، فیروزہ، موتی اور ہر قسم کے جواہر۔ لکڑی کی ہر قسم کی قیمتی چیزیں جیسے کرسی، میز، تخت، دروازہ جو ابھی نصب نہ کیا گیا ہو[4]، لکڑی کے برتن۔ یوہیں تانبے، پیتل، لوہے، چڑے وغیرہ کے برتن، چھری، چاقو، قینچی اور ہر قسم کے غلے گیہوں، جَو، چاول اور ستو، آٹا، شکر، گھی، سرکہ، شہد، کھجور، چھوہارے، مٹکے، روئی، اُون، کتان[5]، پہننے کے کپڑے، بچھونا اور ہر قسم کے عمدہ اور نفیس مال میں ہاتھ کاٹا جائیگا۔

مسئلہ ۲: حقیر چیزیں جو عادۃً محفوظ نہ رکھی جاتی ہوں اور باعتبار اصل کے مباح ہوں اور ہنوز[6] ان میں کوئی ایسی صنعت[7] بھی نہ ہوئی ہو جس کی وجہ سے قیمتی ہو جائیں ان میں ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا جیسے معمولی لکڑی، گھاس، نرکل[8]، مچھلی، پرند، گیرو[9]، چونا، کوئلے، نمک، مٹی کے برتن، پکی اینٹیں۔ یوہیں شیشہ اگرچہ قیمتی ہو کہ جلد ٹوٹ جاتا ہے اور ٹوٹنے پر قیمتی نہیں رہتا۔ یوہیں وہ چیزیں جو جلد خراب ہو جاتی ہیں جیسے دودھ، گوشت، تربوز، خربزہ، ککڑی، کھیرا، ساگ، ترکاریاں اور تیار کھانے جیسے روٹی بلکہ قحط کے زمانہ میں غلہ گیہوں، چاول، جَو وغیرہ بھی اور تر میوے جیسے انگور، سیب، ناشپاتی، بہی[10]، انار اور خشک میوے میں ہاتھ کاٹا جائیگا جیسے اخروٹ، بادام وغیرہ جبکہ محفوظ ہوں۔ اگر درخت پر سے پھل توڑے یا کھیت کاٹ لے گیا تو قطع نہیں، اگرچہ درخت مکان کے اندر ہو یا کھیت کی حفاظت ہوتی ہو اور پھل توڑ کر یا کھیت کاٹ کر حفاظت میں رکھا اب چورائے گا تو قطع ہے۔

مسئلہ ۳: شراب چورائی تو قطع نہیں ہاں اگر شراب قیمتی برتن میں تھی کہ اوس برتن کی قیمت دس (۱۰) درم ہے اور صرف شراب نہیں بلکہ برتن چورانا بھی مقصود تھا، مثلاً بظاہر دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ برتن بیش قیمت[11] ہے

---

1. ......ایک درخت کا نام جس کی لکڑی مضبوط اور پائیدار ہوتی ہے۔
2. ......جنوب مشرقی ایشیا کے ایک درخت کا نام جس کی لکڑی سخت، وزنی اور سیاہ ہوتی ہے۔
3. ......ایک قسم کی لکڑی جو جلانے سے خوشبو دیتی ہے۔
4. ......لگایا نہ گیا ہو۔
5. ......ایک قسم کا باریک کپڑا جس کی نسبت مشہور ہے کہ چاندنی رات میں ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے۔
6. ......ابھی تک۔
7. ......دستکاری۔
8. ......سرکنڈا۔
9. ......ایک قسم کی لال مٹی۔
10. ......ایک پھل کا نام جو ناشپاتی کے مشابہ ہوتا ہے۔
11. ......زیادہ قیمت والا۔

تو قطع ہے۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ۴: لہو ولعب کی چیزیں جیسے ڈھول طبلہ سارنگی[2] وغیرہ ہر قسم کے باجے اگرچہ طبل جنگ[3] چورایا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا۔ یوہیں سونے چاندی کی صلیب[4] یا بت اور شطرنج نرد[5] چورانے میں قطع نہیں اور روپے اشرفی پر تصویر ہو جیسے آج کل ہندوستان کے روپے اشرفیاں تو قطع ہے۔[6] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۵: گھاس اور نرکل کی بیش قیمت چٹائیاں کہ صنعت کی وجہ سے بیش قیمت ہوگئیں۔ جیسے آج کل بمبئی کلکتہ سے آیا کرتی ہیں ان میں قطع[7] ہے۔[8] (ردالمحتار)

مسئلہ۶: مکان کا بیرونی دروازہ اور مسجد کا دروازہ بلکہ مسجد کے دیگر اسباب جھاڑ فانوس[9]۔ ہانڈیاں۔ قمقمے۔ گھڑی، جانماز وغیرہ اور نمازیوں کے جوتے چورانے میں قطع نہیں مگر جو اس قسم کی چوری کرتا ہو اوسے پوری سزا دی جائے اور قید کریں یہاں تک کہ سچی توبہ کرلے بلکہ ہر ایسے چور کو جس میں کسی شبہہ کی بنا پر قطع نہ ہو تعزیر کی جائے۔[10] (ردالمحتار)

مسئلہ۷: ہاتھی دانت یا اس کی بنی ہوئی چیز چورانے میں قطع نہیں اگرچہ صنعت کی وجہ سے بیش قیمت قرار پاتی ہو اور اونٹ کی ہڈی کی بیش قیمت چیز بنی ہو تو قطع ہے۔[11] (عالمگیری)

مسئلہ۸: شیر، چیتا وغیرہ درندہ کو ذبح کر کے ان کی کھال کو بچھونا یا جانماز بنالیا ہے تو قطع ہے ورنہ نہیں اور باز، شکرا، کتا، چیتا وغیرہ جانوروں کو چورایا تو قطع نہیں۔[12] (عالمگیری)

مسئلہ۹: مصحف شریف چورایا تو قطع نہیں اگرچہ سونے چاندی کا اوس پر کام ہو۔ یوہیں کتب تفسیر وحدیث وفقہ ونحو

---

1 ......"ردالمحتار"، کتاب السرقة، مطلب: فی ضمان الساعی، ج٦، ص١٤٧، ١٤٨.

2 ......ایک ساز جس میں تار لگے ہوتے ہیں اور اسے گز (چھوٹی کمان) سے بجایا جاتا ہے۔

3 ......اعلان جنگ کے لیے بجائے جانے والا نقارہ، بڑا ڈھول۔

4 ......عیسائیوں کا ایک مقدس نشان۔

5 ......شطرنج کی گوٹ یا مہرہ۔

6 ......"الدرالمختار وردالمحتار"، کتاب السرقة، مطلب: فی ضمان الساعی، ج٦، ص١٤٨.

7 ......یعنی ہاتھ کاٹا جائے گا۔

8 ......"ردالمحتار"، کتاب السرقة، مطلب: فی ضمان الساعی، ج٦، ص١٤٦.

9 ......ایک قسم کا فانوس جو گھروں میں روشنی اور خوبصورتی (Decoration) کیلئے لگاتے ہیں۔

10 ......"ردالمحتار"، کتاب السرقة، مطلب: فی ضمان الساعی، ج٦، ص١٤٨.

11 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب السرقة، الباب الثانی فی مایقطع فيه ومالا ...إلخ، الفصل الأول، ج٢، ص١٧٦.

12 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب السرقة، الباب الثانی فی مایقطع فيه ومالا ...إلخ، الفصل الأول، ج٢، ص١٧٦.

ولغت واشعار میں بھی قطع نہیں۔[1] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰: حساب کی بہیاں[2] اگر بیکار ہوچکی ہیں اور وہ کاغذات دس درم کی قیمت کے ہیں تو قطع ہے، ورنہ نہیں۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۱۱: آزاد بچہ کو چرایا اگرچہ زیور پہنے ہوئے ہے ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ یوہیں اگر بڑے غلام کو جو اپنے کو بتا سکتا ہے چرایا تو قطع نہیں، اگرچہ سونے یا بیہوشی یا جنون کی حالت میں اسے چرایا ہو اور اگر ناسمجھ غلام کو چُرایا تو قطع ہے۔[4] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۱۲: ایک شخص کے دوسرے پر دس درم آتے تھے قرض خواہ نے قرضدار کے یہاں سے روپے یا اشرفیاں چورا لیں تو قطع نہیں اور اگر اسباب[5] چورایا اور کہتا ہے کہ میں نے اپنے روپے کے معاوضہ میں لیا یا بطور رہن اپنے پاس رکھنے کے لیے لایا تو قطع نہیں۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳: امانت میں خیانت کی یا مال لوٹ لیا یا اُچک لیا[7] تو قطع نہیں۔ یوہیں قبر سے کفن چورانے میں قطع نہیں اگرچہ قبر مقفل مکان[8] میں ہو بلکہ جس مکان میں قبر ہے اُس میں سے اگر علاوہ کفن کے کوئی اور کپڑا وغیرہ چورایا جب بھی قطع نہیں بلکہ جس گھر میں میت ہو وہاں سے کوئی چیز چورائی تو قطع نہیں، ہاں اگر اس فعل کا عادی ہو تو بطور سیاست[9] ہاتھ کاٹ دیں گے۔[10] (درمختار)

مسئلہ ۱۴: ذی رحم محرم[11] کے یہاں سے چورایا تو قطع نہیں اگرچہ وہ مال کسی اور کا ہو اور ذی رحم محرم کا مال دوسرے

---

1 ..."الفتاوی الهندیة"، کتاب السرقة،الباب الثاني في مايقطع فيه ومالا ...إلخ، الفصل الأول ،ج۲،ص۱۷۷
و"ردالمحتار"، کتاب السرقة،مطلب: في ضمان الساعي، ج۶،ص۱۴۹.

2 ...وہ رجسٹر جس میں حساب وغیرہ لکھتے ہیں۔

3 ..."الدرالمختار"، کتاب السرقة،ج ۶،ص ۱۵۰.

4 ..."الفتاوی الهندیة" المرجع السابق،ص۱۷۷،وغیره.

5 ...گھریلو ساز وسامان۔

6 ..."الفتاوی الهندیة"، کتاب السرقة،الباب الثاني في مايقطع فيه ومالا ...إلخ،الفصل الأول ،ج۲،ص۱۷۷.

7 ...جھپٹ کر چھین لیا۔

8 ...وہ مکان جسے تالا لگا کر بند کر دیا ہو۔

9 ...یعنی حکمت عملی کے تحت تاکہ چوری سے باز آجائے۔

10 ..."الدرالمختار"، کتاب السرقة،ج ۶ص،۱۵۰،۱۵۱.

11 ...ایسا قریبی رشتہ دار جس سے نکاح کرنا ہمیشہ کے لیے حرام ہو۔

کے یہاں تھا وہاں سے چورایا تو قطع ہے۔ شوہر نے عورت کے یہاں سے یا عورت نے شوہر کے یہاں سے یا غلام نے اپنے مولیٰ[1] یا مولیٰ کی زوجہ کے یہاں سے یا عورت کے غلام نے اوس کے شوہر کے یہاں چوری کی تو قطع نہیں۔ یوہیں تاجروں کی دوکانوں سے چورانے میں بھی قطع نہیں ہے جبکہ ایسے وقت چوری کی کہ اوس وقت لوگوں کو وہاں جانے کی اجازت ہے۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۱۵: مکان جب محفوظ ہے تو اب اس کی ضرورت نہیں کہ وہاں کوئی محافظ مقرر ہو اور مکان محفوظ نہ ہو تو محافظ کے بغیر حفاظت نہیں مثلاً مسجد سے کسی کی کوئی چیز چورائی تو قطع نہیں مگر جبکہ اوس کا مالک وہاں موجود ہو اگرچہ سورہا ہو یعنی مالک ایسی جگہ ہو کہ مال کو وہاں سے دیکھ سکے۔ یوہیں میدان یا راستہ میں اگر مال ہے اور محافظ وہاں پاس میں ہے تو قطع ہے ورنہ نہیں۔[3] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: جو جگہ ایک شے کی حفاظت کے لیے ہے وہ دوسری چیز کی حفاظت کے لیے بھی قرار پائے گی مثلاً اصطبل سے اگر روپے چوری کیے تو قطع ہے اگرچہ اصطبل روپے کی حفاظت کی جگہ نہیں۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷: اگر چند بار کسی نے چوری کی تو بادشاہ اسلام اُسے سیاسۃً قتل کرسکتا ہے۔[5] (درمختار)

ہاتھ کاٹنے کا بیان

مسئلہ ۱: چور کا دہنا ہاتھ گٹے[6] سے کاٹ کر کھولتے تیل میں داغ دینگے[7] اور اگر موسم سخت گرمی یا سخت سردی کا ہو تو ابھی نہ کاٹیں بلکہ اُسے قید میں رکھیں۔ گرمی یا سردی کی شدت جانے پر کاٹیں۔ تیل کی قیمت اور کاٹنے والے اور داغنے والے کی اجرت اور تیل کھولانیکے مصارف[8] سب چور کے ذمہ ہیں اور اس کے بعد اگر پھر چوری کرے تو اب بایاں پاؤں گٹے سے کاٹ دیں گے اس کے بعد پھر اگر چوری کرے تو اب نہیں کاٹیں گے بلکہ بطور تعزیر ماریں گے اور قید میں رکھیں گے یہاں تک کہ توبہ کرلے یعنی اُس کے بُشرہ[9] سے یہ ظاہر ہونے لگے کہ سچے دل سے توبہ کی اور نیکی کے آثار نمایاں ہوں۔[10] (درمختار وغیرہ)

---

1 ...... مالک۔

2 ...... "الدرالمختار"، کتاب السرقۃ، ج ٦، ص ١٥٣ تا ١٥٦ .

3 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب السرقۃ، الباب الثانی فی مایقطع ومالا ...إلخ، الفصل الأول، ج ٢، ص ١٧٩ .
و"الدرالمختار"، کتاب السرقۃ، ج ٦، ص ١٥٨ .

4 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب السرقۃ، الباب الثانی فی مایقطع ومالا ...إلخ، الفصل الأول، ج ٢، ص ١٧٩ .

5 ...... "الدرالمختار"، کتاب السرقۃ، ج ٦، ص ١٦٥ .

6 ...... کلائی۔ 7 ...... زخم کو جلادیں گے۔ 8 ...... اخراجات۔ 9 ...... چہرہ۔

10 ...... "الدرالمختار"، کتاب السرقۃ، باب کیفیۃ القطع...إلخ، ج ٦ ص ١٦٦، ١٦٧، وغیرہ.

مسئلہ ۲: اگر دہنا ہاتھ اُس کا شل[1] ہوگیا ہے یا اس میں کا انگوٹھا یا دو انگلیاں کٹی ہوں جب بھی کاٹ دیں گے اور اگر بایاں ہاتھ شل ہو یا اس کا انگوٹھا یا دو انگلیاں کٹی ہوں تو اب دہنا نہیں کاٹیں گے۔ یوہیں اگر دہنا پاؤں بیکار ہو یا کٹا ہو تو بایاں پاؤں نہیں کاٹیں گے، بلکہ قید کریں گے۔[2] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۳: ہاتھ کاٹنے کی شرط یہ ہے کہ جس کا مال چوری گیا ہے وہ اپنے مال کا مطالبہ کرے، خواہ گواہوں سے چوری کا ثبوت ہو یا چور نے خود اقرار کیا ہو اور یہ بھی شرط ہے کہ جب گواہ گواہی دیں اُس وقت وہ حاضر ہو اور جس وقت ہاتھ کاٹا جائے اُس وقت بھی موجود ہو لہٰذا اگر چور چوری کا اقرار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں نے فلاں شخص جو غائب ہے اُس کی چوری کی ہے یا کہتا ہے کہ یہ روپے میں نے چورائے ہیں مگر معلوم نہیں کس کے ہیں یا میں یہ نہیں بتاؤں گا کہ کس کے ہیں تو قطع نہیں اور پہلی صورت میں جبکہ غائب حاضر ہو کر مطالبہ کرے تو اس وقت قطع کریں گے۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۴: جس شخص کا مال پر قبضہ ہے وہ مطالبہ کرسکتا ہے جیسے امین[4] و غاصب[5] و مرتہن[6] و متولی[7] اور باپ اور وصی اور سود خوار جس نے سودی مال پر قبضہ کرلیا ہے۔ اور سود دینے والا جس نے سود کے روپے ادا کردیے اور یہ روپے چوری گئے تو اس کے مطالبہ پر قطع نہیں۔[8] (درمختار)

مسئلہ ۵: وہ چیز جس کے چورانے پر ہاتھ کاٹا گیا ہے اگر چور کے پاس موجود ہے تو مالک کو واپس دلائیں گے اور جاتی رہی تو تاوان نہیں اگرچہ اس نے خود ضائع کردی ہو۔ اور اگر بیچ ڈالی یا ہبہ کردی اور خریدار یا موہوب لہ[9] نے ضائع کردی تو یہ تاوان دیں اور خریدار چور سے ثمن[10] واپس لے۔ اور اگر ہاتھ کاٹا نہ گیا ہو تو چور سے ضمان لے گا۔[11] (درمختار)

---

1 ...... بے کار ہوگیا۔

2 ...... "الدرالمختار"، کتاب السرقة، باب کیفیة القطع ...إلخ، ج ٦، ص ١٦٨، ١٦٧.

و "الفتاوٰی الهندیة"، کتاب السرقة، الباب الثانی فی مایقطع ومالا ...إلخ، الفصل الثالث، ج ٢، ص ١٨٢.

3 ...... "الدرالمختار"، کتاب السرقة، باب کیفیة القطع ...إلخ، ج ٦، ص ١٦٩، ١٧٠.

4 ...... امانتدار۔ 5 ...... زبردستی قبضہ کرنے والا۔

6 ...... جس کے پاس مال گروی رکھا جاتا ہے۔

7 ...... مالِ وقف کا انتظام کرنے والا۔

8 ...... "الدرالمختار"، کتاب السرقة، باب کیفیة القطع ...إلخ، ج ٦ ص ١٧٠.

9 ...... جس کو چیز ہبہ کردی ہو۔

10 ...... چیز کی وہ قیمت جو فروخت کرنے والا اور خریدنے والا آپس میں مقرر کرلیں۔

11 ...... "الدرالمختار"، کتاب السرقة، باب کیفیة القطع ...إلخ، ج، ص ١٧٥.

مسئلہ ۶: کپڑا چورایا اور پھاڑ کر دو ٹکڑے کر دیے، اگر ان ٹکڑوں کی قیمت دس (۱۰) درم ہے تو قطع ہے اور اگر ٹکڑے کرنے کی وجہ سے قیمت گھٹ کر آدھی ہوگئی تو پوری قیمت کا ضمان لازم ہے اور قطع نہیں۔ [1]

راہزنی کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ یَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ یُّقَتَّلُوْۤا اَوْ یُصَلَّبُوْۤا اَوْ تُقَطَّعَ اَیْدِیْهِمْ وَ اَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ یُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ؕ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْیٌ فِی الدُّنْیَا وَ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ﴿۳۳﴾ اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَیْهِمْ ۚ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۳۴﴾ ﴾ [2]

جو لوگ اللہ (عزوجل) و رسول سے لڑتے ہیں اور زمین میں فساد کرنے کی کوشش کرتے ہیں ان کی سزا یہی ہے کہ قتل کر ڈالے جائیں یا انھیں سولی دی جائے یا اُن کے ہاتھ پاؤں مقابل کے کاٹ دیے جائیں یا جلاوطن کر دیے جائیں۔ یہ اُن کے لیے دنیا میں رسوائی ہے اور آخرت میں ان کے لیے بڑا عذاب ہے، مگر وہ کہ تمھارے قابو پانے سے قبل توبہ کرلیں تو جان لو کہ اللہ (عزوجل) بخشنے والا مہربان ہے۔

ابو داود ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو مرد مسلمان اس امر کی شہادت دے کہ اللہ (عزوجل) ایک ہے اور محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اللہ (عزوجل) کے رسول ہیں، اس کا خون حلال نہیں مگر تین وجہ سے، محصن ہو کر زنا کرے تو وہ رجم کیا جائے گا اور جو شخص اللہ (عزوجل) و رسول (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) (یعنی مسلمانوں) سے لڑنے کو نکلا تو وہ قتل کیا جائے گا یا اوسے سولی دی جائے گی یا جلاوطن کر دیا جائے گا اور جو شخص کسی کو قتل کرے گا تو اس کے بدلے میں قتل کیا جائے گا۔'' [3] حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے زمانہ میں قبیلہ عُکل و عرینہ کے کچھ لوگوں نے ایسا ہی کیا تھا، حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے ان کے ہاتھ پاؤں کٹوا کر سنگستان میں ڈلوا دیا، وہیں تڑپ تڑپ کر مر گئے۔ [4]

مسئلہ ۱: راہزن [5] جس کے لیے شریعت کی جانب سے سزا مقرر ہے، اُس میں چند شرطیں ہیں۔ (۱) ان میں اتنی

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب السرقة، باب کیفیة القطع .....إلخ، ج ۶، ص۱۷۶.

2 ......پ ۶، المائدة: ۳۳، ۳۴.

3 ......"سنن أبي داود"، کتاب الحدود، باب الحکم فیمن ارتد ... إلخ، الحدیث: ۴۳۵۳، ج ۴، ص۱۶۹.

4 ......"صحیح البخاری"، کتاب الوضوء، باب أبوال الابل ... إلخ، الحدیث ۲۳۳، ج ۱، ص ۱۰۰، والحدیث ۵۷۲۷، ج ۴، ص ۲۸.

5 ......یعنی ڈاکو۔

طاقت ہو کہ راہ گیر اُن کا مقابلہ نہ کرسکیں اب چاہے ہتھیار کے ساتھ ڈاکا ڈالا یا لاٹھی لے کر یا پتھر وغیرہ سے۔ (۲) بیرون شہر راہزنی کی ہو[1] یا شہر میں رات کے وقت ہتھیار سے ڈاکا ڈالا۔ (۳) دارالاسلام میں ہو۔ (۴) چوری کے سب شرائط پائے جائیں۔ (۵) توبہ کرنے اور مال واپس کرنے سے پہلے بادشاہ اسلام نے اُن کو گرفتار کرلیا ہو۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ۲: ڈاکہ پڑا مگر جان و مال تلف[3] نہ ہوا اور ڈاکو گرفتار ہوگیا تو تعزیزاً اسے زدوکوب[4] کرنے کے بعد قید کریں یہاں تک کہ توبہ کرلے اور اُس کی حالت قابل اطمینان ہوجائے اب چھوڑ دیں اور فقط زبانی توبہ کافی نہیں، جب تک حالت درست نہ ہو نہ چھوڑیں اور اگر حالت درست نہ ہو تو قید میں رکھیں یہاں تک کہ مرجائے اور اگر مال لے لیا ہو تو اُس کا داہنا ہاتھ اور بایاں پیر کاٹیں۔ یوہیں اگر چند شخص ہوں اور مال اتنا ہے کہ ہر ایک کے حصہ میں دس درم یا اس قیمت کی چیز آئے تو سب کے ایک ایک ہاتھ اور ایک ایک پاؤں کاٹ دیے جائیں اور اگر ڈاکوؤں نے مسلمان یا ذمی کو قتل کیا اور مال نہ لیا ہو تو قتل کیے جائیں اور اگر مال بھی لیا اور قتل بھی کیا ہو تو بادشاہ اسلام کو اختیار ہے کہ (۱) ہاتھ پاؤں کاٹ کر قتل کرڈالے یا (۲) سولی دیدے یا (۳) ہاتھ پاؤں کاٹ کر قتل کرے پھر اس کی لاش کو سولی پر چڑھادے یا (۴) صرف قتل کردے یا (۵) قتل کرکے سولی پر چڑھا دے یا (۶) فقط سولی دیدے۔ یہ چھ طریقے ہیں جو چاہے کرے اور اگر صرف سولی دینا چاہے تو اسے زندہ سولی پر چڑھا کر پیٹ میں نیزہ بھونک[5] دیں پھر جب مرجائے تو مرنے کے بعد تین دن تک اُس کا لاشہ سولی پر رہنے دیں پھر چھوڑ دیں کہ اُس کے ورثہ دفن کردیں اور یہ ہم پہلے بیان کرچکے ہیں کہ ڈاکو کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے۔[6] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ۳: ڈاکوؤں کے پاس اگر وہ مال موجود ہے تو بہرحال واپس دیا جائے اور نہیں ہے اور ہاتھ پاؤں کاٹ دیے گئے یا قتل کردیے گئے تو اب تاوان نہیں۔ یوہیں جو اُنھوں نے راگیروں کو زخمی کیا یا مارڈالا ہے اسکا بھی کچھ معاوضہ نہیں دلایا جائے گا۔[7] (درمختار، ردالمحتار)

---

1 ...... یعنی شہر سے باہر ڈکیتی کی ہو۔

2 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب السرقة، الباب الرابع فی قطاع الطريق، ج۲، ص۱۸۶.

3 ...... ضائع۔

4 ...... مار پیٹ۔

5 ...... گھونپ دیں، یعنی نیزہ ماریں۔

6 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب السرقة، الباب الرابع فی قطاع الطريق، ج۲، ص۱۸۶.
و"الدرالمختار"، کتاب السرقة، باب قطع الطريق، ج۶، ص۱۸۱، ۱۸۲.

7 ...... "الدرالمختار وردالمحتار"، کتاب السرقة، باب قطع الطريق، ج۶، ص۱۸۳.

مسئلہ ۴: ڈاکوؤں میں سے صرف ایک نے قتل کیا یا مال لیا یا ڈرایا یا سب کچھ کیا تو اس صورت میں جو سزا ہوگی وہ صرف اوسی ایک کی نہ ہوگی، بلکہ سب کو پوری سزا دی جائے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۵: ڈاکوؤں نے قتل نہ کیا مگر مال لیا اور زخمی کیا تو ہاتھ پاؤں کاٹے جائیں اور زخم کا معاوضہ کچھ نہیں اور اگر فقط زخمی کیا مگر نہ مال لیا نہ قتل کیا یا قتل کیا اور مال لیا مگر گرفتاری سے پہلے توبہ کر لی اور مال واپس دیدیا یا اون میں کوئی غیر مکلف[2] یا گونگا ہو یا کسی راہگیر کا قریبی رشتہ دار ہو تو ان صورتوں میں حد نہیں۔ اور ولیِ مقتول اور قتل نہ کیا ہو تو خود وہ شخص جسے زخمی کیا یا جس کا مال لیا قصاص یا دیت یا تاوان لے سکتا ہے یا معاف کردے۔[3] (درمختار)

کتاب السیر

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْاؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِیْرُۙ۝۳۹ الَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ بِغَیْرِ حَقٍّ اِلَّاۤ اَنْ یَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُؕ وَ لَوْ لَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَ بِیَعٌ وَّ صَلَوٰتٌ وَّ مَسٰجِدُ یُذْكَرُ فِیْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِیْرًاؕ وَ لَیَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ یَّنْصُرُهٗؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِیٌّ عَزِیْزٌ۝۴۰ ﴾[4]

اون لوگوں کو جہاد کی اجازت دی گئی جن سے لوگ لڑتے ہیں اس وجہ سے کہ اون پر ظلم کیا گیا اور بیشک اللہ (عزوجل) اون کی مدد کرنے پر قادر ہے وہ جن کو ناحق اون کے گھروں سے نکالا گیا محض اس وجہ سے کہ کہتے تھے ہمارا رب اللہ (عزوجل) ہے اور اگر اللہ (عزوجل) لوگوں کو ایک دوسرے سے دفع نہ کیا کرتا تو خانقاہیں اور مدرسے اور عبادت خانے اور مسجدیں ڈھادی جاتیں جن میں اللہ (عزوجل) کے نام کی کثرت سے یاد ہوتی ہے اور ضرور اللہ (عزوجل) اوس کی مدد کرے گا جو اوس کے دین کی مدد کرتا ہے، بیشک اللہ (عزوجل) قوی غالب ہے۔

اور فرماتا ہے:

﴿ وَ قَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَكُمْ وَ لَا تَعْتَدُوْاؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ۝۱۹۰ وَ اقْتُلُوْهُمْ

---

1 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب السرقة، الباب الرابع فی قطاع الطریق، ج۲، ص۱۸۷ .

2 ...... یعنی عاقل بالغ نہ ہو۔

3 ...... "الدرالمختار"، کتاب السرقة، باب قطع الطریق، ج۶، ص۱۸۳ .

4 ...... پ ۱۷، الحج: ۳۹، ۴۰ .

حَیۡثُ ثَقِفۡتُمُوۡهُمۡ وَاَخۡرِجُوۡهُمۡ مِّنۡ حَیۡثُ اَخۡرَجُوۡكُمۡ وَالۡفِتۡنَةُ اَشَدُّ مِنَ الۡقَتۡلِ ۚ وَلَا تُقٰتِلُوۡهُمۡ عِنۡدَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ حَتّٰی یُقٰتِلُوۡكُمۡ فِیۡهِ ۚ فَاِنۡ قٰتَلُوۡكُمۡ فَاقۡتُلُوۡهُمۡ ؕ كَذٰلِكَ جَزَآءُ الۡكٰفِرِیۡنَ ﴿۱۹۱﴾ فَاِنِ انۡتَهَوۡا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۱۹۲﴾ وَقٰتِلُوۡهُمۡ حَتّٰی لَا تَكُوۡنَ فِتۡنَةٌ وَّیَكُوۡنَ الدِّیۡنُ لِلّٰهِ ؕ فَاِنِ انۡتَهَوۡا فَلَا عُدۡوَانَ اِلَّا عَلَی الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۱۹۳﴾ [1]

اور اللہ (عزوجل) کی راہ میں اون سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں اور زیادتی نہ کرو بیشک اللہ (عزوجل) زیادتی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ اور ایسوں کو جہاں پاؤ مارو اور جہاں سے انھوں نے تمھیں نکالا تم بھی نکال دو اور فتنہ قتل سے زیادہ سخت ہے اور اون سے مسجد حرام کے پاس نہ لڑو جب تک وہ تم سے وہاں نہ لڑیں۔ اگر وہ تم سے لڑیں تو اونھیں قتل کرو۔ کافروں کی یہی سزا ہے اور اگر وہ باز آجائیں تو بیشک اللہ (عزوجل) بخشنے والا مہربان ہے اور اون سے لڑو یہاں تک کہ فتنہ نہ رہے اور دین اللہ (عزوجل) کے لیے ہو جائے اور اگر وہ باز آجائیں تو زیادتی نہیں مگر ظالموں پر۔

احادیث

حدیث ۱: صحیح بخاری و مسلم میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''اللہ (عزوجل) کی راہ میں صبح کو جانا یا شام کو جانا دنیا و مافیہا[2] سے بہتر ہے۔''[3]

حدیث ۲: صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''سب سے بہتر اوس کی زندگی ہے جو اللہ (عزوجل) کی راہ میں اپنے گھوڑے کی باگ[4] پکڑے ہوئے ہے، جب کوئی خوفناک آواز سنتا ہے یا خوف میں اوسے کوئی بلاتا ہے تو اوڑ کر پہنچ جاتا ہے (یعنی نہایت جلد) قتل و موت کو اوس کی جگہوں میں تلاش کرتا ہے (یعنی مرنے کی جگہ سے ڈرتا نہیں ہے) یا اوس کی زندگی بہتر ہے جو چند بکریاں لیکر پہاڑ کی چوٹی پر یا کسی وادی میں رہتا ہے، وہاں نماز پڑھتا ہے اور زکاۃ دیتا ہے اور مرتے دم تک اپنے رب کی عبادت کرتا ہے۔''[5]

حدیث ۳: ابو داود و نسائی و دارمی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مشرکین سے جہاد کرو، اپنے مال اور جان اور زبان سے یعنی دین حق کی اشاعت میں ہر قسم کی قربانی کے لیے طیار ہو جاؤ۔''[6]

---

1. ......پ ۲، البقرۃ: ۱۹۰، ۱۹۳.
2. ......دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے۔
3. ......"صحیح البخاري"، کتاب الجهاد، باب الغدوة و الروحة فی سبیل اللّٰه... إلخ، الحدیث: ۲۷۹۲، ج۲، ص ۲۵۱.
4. ......لگام۔
5. ......"صحیح مسلم"، کتاب الامارة، باب فصل الجهاد و الرباط، الحدیث: ۱۲۵۔(۱۸۸۹)، ص ۱۰۴۸.
6. ......"سنن أبي داود"، کتاب الجهاد، باب کراهیة ترك الغزو، الحدیث: ۲۵۰۴، ج ۳، ص ۱۶.

حدیث۴: ترمذی وابوداود فضالہ بن عبید سے اور دارمی عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''جو مرتا ہے اوس کے عمل پر مہر لگادی جاتی ہے یعنی عمل ختم ہوجاتے ہیں، مگر وہ جو سرحد پر گھوڑا باندھے ہوئے ہے اگر مرجائے تو اوس کا عمل قیامت تک بڑھایا جاتا ہے اور فتنۂ قبر سے محفوظ رہتا ہے۔''[1]

حدیث۵: صحیح بخاری و مسلم میں سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''اللہ (عزوجل) کی راہ میں ایک دن سرحد پر گھوڑا باندھنا دنیا ومافیہا سے بہتر ہے۔''[2]

حدیث۶، ۷: صحیح مسلم شریف میں سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''ایک دن اور رات اللہ (عزوجل) کی راہ میں سرحد پر گھوڑا باندھنا ایک مہینہ کے روزے اور قیام سے بہتر ہے اور مرجائے تو جو عمل کرتا تھا، جاری رہے گا اور اُس کا رزق برابر جاری رہے گا اور فتنۂ قبر[3] سے محفوظ رہے گا۔''[4]

ترمذی ونسائی کی روایت عثمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''ایک دن سرحد پر گھوڑا باندھنا دوسری جگہ کے ہزار دنوں سے بہتر ہے۔''[5]

مسائلِ فقہیّہ

مسئلہ۱: مسلمانوں پر ضرور ہے کہ کافروں کو دین اسلام کی طرف بلائیں اگر دین حق کو قبول کرلیں زہے نصیب حدیث میں فرمایا ''اگر تیری وجہ سے اللہ تعالیٰ ایک شخص کو ہدایت فرمادے تو یہ اوس سے بہتر ہے جس پر آفتاب نے طلوع کیا'' یعنی جہاں سے جہاں تک آفتاب طلوع کرتا ہے یہ سب تمھیں مل جائے اس سے بہتر یہ ہے کہ تمھاری وجہ سے کسی کو ہدایت ہوجائے اور اگر کافروں نے دین حق کو قبول نہ کیا تو بادشاہ اسلام اون پر جزیہ مقرر کردے کہ وہ ادا کرتے رہیں اور ایسے کافر کو ذمی کہتے ہیں اور جو اس سے بھی انکار کریں تو جہاد کا حکم ہے۔[6] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ۲: مجاہد صرف وہی نہیں جو قتال کرے[7] بلکہ وہ بھی ہے جو اس راہ میں اپنا مال صرف کرے[8] یا نیک مشورہ

---

1 ......"جامع الترمذي"، كتاب فضائل الجهاد، باب ماجاء في فضل من مات مرابطا، الحديث:١٦٢٧، ج٣، ص٢٣٢.

2 ......"صحيح البخاري"، كتاب الجهاد، باب فضل رباط يوم... إلخ، الحديث: ٢٨٩٢، ج ٢، ص٢٧٩.

3 ......یعنی عذاب قبر۔

4 ......"صحيح مسلم"، كتاب الامارة، باب فضل الرباط في سبيل الله عزوجل، الحديث:١٦٣ـ(١٩١٣)، ص١٠٥٩.

5 ......"جامع الترمذي"، كتاب فضائل الجهاد، باب ما جاء في فضل المرابط، الحديث:١٦٧٣، ج٣، ص ٢٥٢.

6 ......"الدرالمختار"، كتاب الجهاد، ج٦، ص١٩٣، وغيره.

7 ......جہاد کرے، کفار سے جنگ کرے۔ 8 ......خرچ کرے۔

سے شرکت دے یا خود شریک ہو کر مسلمانوں کی تعداد بڑھائے یا زخمیوں کا علاج کرے یا کھانے پینے کا انتظام کرے۔ اور اسی کے توابع [1] سے رباط ہے یعنی بلاد اسلامیہ [2] کی حفاظت کی غرض سے سرحد پر گھوڑا باندھنا یعنی وہاں مقیم رہنا اور اس کا بہت بڑا ثواب ہے کہ اس کی نماز پانسو نماز کی برابر ہے اور اس کا ایک درم خرچ کرنا سات سو درم سے بڑھ کر ہے اور مر جائے گا تو روزمرہ رباط کا ثواب اس کے نامۂ اعمال میں درج ہوگا اور رزق بدستور ملتا رہے گا اور فتنۂ قبر سے محفوظ رہے گا اور قیامت کے دن شہید اوٹھایا جائے گا اور فزع اکبر سے مامون [3] رہے گا۔ [4] (درمختار)

مسئلہ ۳: جہاد ابتداءً فرض کفایہ ہے کہ ایک جماعت نے کرلیا تو سب بری الذمہ ہیں اور سب نے چھوڑ دیا تو سب گنہگار ہیں اور اگر کفار کسی شہر پر ہجوم کریں [5] تو وہاں والے مقابلہ کریں اور اون میں اتنی طاقت نہ ہو تو وہاں سے قریب والے مسلمان اعانت کریں [6] اور ان کی طاقت سے بھی باہر ہو تو جو ان سے قریب ہیں وہ بھی شریک ہو جائیں وعلیٰ ہذا القیاس۔ [7] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴: بچوں اور عورتوں پر اور غلام پر فرض نہیں۔ یوہیں بالغ کے ماں باپ اجازت نہ دیں تو نہ جائے۔ یوہیں اندھے اور اپاہج اور لنگڑے اور جس کے ہاتھ کٹے ہوں ان پر فرض نہیں اور مدیون کے پاس مال ہو تو دین ادا کرے اور جائے ورنہ بغیر قرض خواہ بلکہ بغیر کفیل کی اجازت کے نہیں جاسکتا۔ اور اگر دین میعادی [8] ہو اور جانتا ہے کہ میعاد پوری ہونے سے پہلے واپس آجائے گا تو جانا جائز ہے۔ اور شہر میں جو سب سے بڑا عالم ہو وہ بھی نہ جائے۔ یوہیں اگر اوس کے پاس لوگوں کی امانتیں ہیں اور وہ لوگ موجود نہیں ہیں تو کسی دوسرے شخص سے کہدے کہ جن کی جن کی امانت ہے دیدینا تو اب جاسکتا ہے۔ [9] (بحر، درمختار)

مسئلہ ۵: اگر کفار ہجوم کر آئیں تو اس وقت فرض عین ہے یہاں تک کہ عورت اور غلام پر بھی فرض ہے اور اس کی کچھ ضرورت نہیں کہ عورت اپنے شوہر سے اور غلام اپنے مولیٰ سے اجازت لے بلکہ اجازت نہ دینے کی صورت میں بھی جائیں اور

---

1 ......متعلقات، اقسام۔ 2 ......اسلامی ممالک، اسلامی شہر۔ 3 ......محفوظ۔

4 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الجهاد، ج٦، ص١٩٣۔١٩٥.

5 ......اچانک حملہ کردیں۔ 6 ......مدد کریں۔

7 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الجهاد، ج٦، ص١٩٦۔١٩٨.

8 ......ایسا قرض جس کی ادائیگی کا وقت مقرر ہو۔

9 ......"البحرالرائق"، کتاب السير، ج٥، ص١٢١.

و"الدرالمختار"، کتاب الجهاد، ج٦، ص ٢٠١.

شوہر و مولیٰ پر منع کرنے کا گناہ ہوا۔ یوہیں ماں باپ سے بھی اجازت لینے کی اور مدیون کو دائنے[1] اجازت کی حاجت نہیں بلکہ مریض بھی جائے ہاں پورا نا مریض کہ جانے پر قادر نہ ہو اوسے معافی ہے۔[2] (بحر)

مسئلہ ۶: جہاد واجب ہونے کے لیے شرط یہ ہے کہ اسلحہ اور لڑنے پر قدرت ہو اور کھانے پینے کے سامان اور سواری کا مالک ہو نیز اس کا غالب گمان ہو کہ مسلمانوں کی شوکت بڑھے گی۔ اور اگر اس کی امید نہ ہو تو جائز نہیں کہ اپنے کو ہلاکت میں ڈالنا ہے۔[3] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۷: بیت المال[4] میں مال موجود ہو تو لوگوں پر سامان جہاد گھوڑے اور اسلحہ کے لیے مال مقرر کرنا مکروہ تحریمی ہے اور بیت المال میں مال نہ ہو تو حرج نہیں اور اگر کوئی شخص بِطیب خاطر[5] کچھ دینا چاہتا ہے تو اصلاً مکروہ نہیں بلکہ بہتر ہے خواہ بیت المال میں ہو یا نہ ہو۔ اور جس کے پاس مال ہو مگر خود نہ جاسکتا ہو تو مال دے کر کسی اور کو بھیج دے مگر غازی سے یہ نہ کہے کہ مال لے اور میری طرف سے جہاد کر کہ یہ تو نوکری اور مزدوری ہوگئی اور یوں کہا تو غازی کو لینا بھی جائز نہیں۔[6] (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۸: جن لوگوں کو دعوت اسلام نہیں پہنچی ہے اونھیں پہلے دعوت اسلام دی جائے بغیر دعوت اون سے لڑنا جائز نہیں اور اس زمانہ میں ہر جگہ دعوت پہنچ چکی ہے ایسی حالت میں دعوت ضروری نہیں مگر پھر بھی اگر ضرر کا اندیشہ نہ ہو تو دعوت حق کر دینا مستحب ہے۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۹: کفار سے جب مقابلہ کی نوبت آئے تو اون کے گھروں کو آگ لگا دینا اور اموال اور درختوں اور کھیتوں کو جلا دینا اور تباہ کر دینا سب کچھ جائز ہے یعنی جب یہ معلوم ہو کہ ایسا نہ کرینگے تو فتح کرنے میں بہت مشقت اوٹھانی پڑے گی اور اگر فتح کا غالب گمان ہو تو اموال وغیرہ تلف[8] نہ کریں کہ عنقریب مسلمانوں کو ملیں گے۔[9] (درمختار)

مسئلہ ۱۰: بندوق، توپ اور بم کے گولے مارنا سب کچھ جائز ہے۔

---

1 ......یعنی مقروض کو قرض دینے والے سے۔

2 ......"البحرالرائق" كتاب السير، ج٥، ص١٢٢.

3 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب السير، الباب الأول في تفسيره ...إلخ، ج٢، ص١٨٨.
و"الدرالمختار"، كتاب الجهاد، ج٦، ص٢٠٣.

4 ......اسلامی حکومت کا خزانہ جس میں تمام مسلمانوں کا حق ہوتا ہے۔

5 ......خوشدلی سے۔

6 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الجهاد، ج٦، ص٢٠٣.
و"الفتاوى الهندية"، كتاب السير، الباب الأول في تفسيره ...إلخ، ج ٢، ص ١٩١.

7 ......"الدرالمختار"، كتاب الجهاد، ج٦، ص ٢٠٥، ٢٠٦.

8 ......ضائع۔

9 ......"الدرالمختار"، كتاب الجهاد، ج٦، ص٢٠٦.

مسئلہ ۱۱: اگر کافروں نے چند مسلمانوں کو اپنے آگے کرلیا کہ گولی وغیرہ ان پر پڑے ہم ان کے پیچھے محفوظ رہیں گے جب بھی ہمیں باز رہنا جائز نہیں گولی چلائیں اور قصد کافروں کے مارنے کا کریں اگر کوئی مسلمان مسلمانوں کی گولی سے مرجائے جب بھی کفارہ وغیرہ لازم نہیں جبکہ گولی چلانے والے نے کافر پر گولی چلانے کا ارادہ کیا ہو۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۱۲: کسی شہر کو بادشاہ اسلام نے فتح کیا اور اوس شہر میں کوئی مسلمان یا ذمی ہے تو اہل شہر کو قتل کرنا جائز نہیں ہاں اگر اہلِ شہر میں سے کوئی نکل گیا تو اب باقیوں کو قتل کرنا جائز ہے کہ ہوسکتا ہے کہ وہ جانے والا مسلمان یا ذمی ہو۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۱۳: جو چیزیں واجب التعظیم[3] ہیں اون کو جہاد میں لے کر جانا جائز نہیں جیسے قرآن مجید، کتب فقہ وحدیث شریف کہ بے حرمتی کا اندیشہ ہے۔ یوہیں عورتوں کو بھی نہ لے جانا چاہیے اگرچہ علاج وخدمت کی غرض سے ہو۔ ہاں اگر لشکر بڑا ہو کہ خوف نہ ہو تو عورتوں کو لے جانے میں حرج نہیں اور اس صورت میں بوڑھیوں اور باندیوں کو لے جانا اولیٰ ہے اور اگر مسلمان کافروں کے ملک میں امان لے کر گیا ہے تو قرآن مجید لے جانے میں حرج نہیں۔[4] (درمختار، بحر)

مسئلہ ۱۴: عہد توڑنا مثلاً یہ معاہدہ کیا کہ اتنے دنوں تک جنگ نہ ہوگی پھر اسی زمانۂ عہد[5] میں جنگ کی یہ ناجائز ہے اور اگر معاہدہ نہ ہو اور بغیر اطلاع کیے جنگ شروع کردی تو حرج نہیں۔[6] (مجمع الانہر)

مسئلہ ۱۵: مُثلہ یعنی ناک کان یا ہاتھ پاؤں کاٹنا یا مونھ کالا کردینا منع ہے یعنی فتح ہونے کے بعد مُثلہ کی اجازت نہیں اور اثنائے جنگ میں اگر ایسا ہو مثلاً تلوار ماری اور ناک کٹ گئی یا کان کٹ گئے یا آنکھ پھوڑ دی یا ہاتھ پاؤں کاٹ دیے تو حرج نہیں۔[7] (فتح)

مسئلہ ۱۶: عورت اور بچہ اور پاگل اور بہت بوڑھے اور اندھے اور لنجھے[8] اور اپاہج[9] اور راہب[10] اور پوجاری[11] جو لوگوں سے ملتے جلتے نہ ہوں یا جس کا دہنا ہاتھ کٹا ہو یا خشک ہوگیا ہو ان سب کو قتل کرنا منع ہے یعنی جبکہ لڑائی میں کسی قسم کی مدد نہ دیتے ہوں۔ اور اگر ان میں سے کوئی خود لڑتا ہو یا اپنے مال یا مشورہ سے مدد پہنچاتا ہو یا بادشاہ ہو تو اُسے قتل

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب الجهاد، ج٦، ص٢٠٦.

2 ......المرجع السابق، ص٢٠٧.

3 ......جن کی تعظیم واجب ہے۔

4 ......"الدرالمختار"، کتاب الجهاد، ج٦، ص٢٠٧.
و"البحرالرائق"، کتاب السير، ج٥، ص١٣٠.

5 ......معاہدہ کی مدت۔

6 ......"مجمع الانهر"، کتاب السير والجهاد، ج٢، ص٤١٤.

7 ......"فتح القدير"، کتاب السير، باب كيفية القتال، ج٥، ص٢٠١.

8 ......ہاتھ پاؤں سے معذور۔ 9 ......چلنے پھرنے سے معذور۔ 10 ......پادری، عیسائیوں کا پیشوا۔ 11 ......مجاور، عبادت کرنے والا۔

کردیں گے۔اور اگر مجنون کو کبھی جنون رہتا ہے اور کبھی ہوش تو اسے بھی قتل کردیں۔اور بچہ اور مجنون کو اثنائے جنگ میں [1] قتل کریں گے جبکہ لڑتے ہوں اور باقیوں کو قید کرنے کے بعد بھی قتل کردیں گے۔اور جنھیں قتل کرنا منع ہے اونھیں یہاں نہ چھوڑیں گے بلکہ قید کرکے دارالاسلام میں لائیں گے۔[2] (درمختار، مجمع الانہر)

مسئلہ ۱۷: کافروں کے سرکاٹ کرلائیں یا اون کی قبریں کھودڈالیں اس میں حرج نہیں۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۱۸: اپنے باپ دادا کو اپنے ہاتھ سے قتل کرنا ناجائز ہے مگراوسے چھوڑے بھی نہیں بلکہ اوس سے لڑنے میں مشغول رہے کہ کوئی اور شخص آکر اوسے مارڈالے۔ہاں اگر باپ یا دادا خود اس کے قتل کا درپے ہو اور اسے بغیر قتل کیے چارہ نہ ہو تو مارڈالے اور دیگر رشتہ داروں کے قتل میں کوئی حرج نہیں۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۹: اگر صلح مسلمانوں کے حق میں بہتر ہو تو صلح کرنا جائز ہے اگرچہ کچھ مال لے کر یا دے کر صلح کی جائے اور صلح کے بعد اگر مصلحت صلح توڑنے میں ہو تو توڑدیں مگر یہ ضرور ہے کہ پہلے اونھیں اس کی اطلاع کردیں اور اطلاع کے بعد فوراً جنگ شروع نہ کریں بلکہ اتنی مہلت دیں کہ کافر بادشاہ اپنے تمام ممالک میں اس خبر کو پہنچا سکے۔یہ اوس صورت میں ہے کہ صلح میں کوئی میعاد نہ ہو اور اگر میعاد ہو تو میعاد پوری ہونے پر اطلاع کی کچھ حاجت نہیں۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۰: صلح کے بعد اگر کسی کافر نے لڑنا شروع کیا اور یہ اونکے بادشاہ کی اجازت سے ہے تو اب صلح نہ رہی اور اگر بادشاہ کی اجازت سے نہ ہو بلکہ شخص خاص یا کوئی جماعت بغیر اجازتِ بادشاہ برسرِ پیکار ہے [6] تو صرف انھیں قتل کیا جائے انکے حق میں صلح نہ رہی باقیوں کے حق میں باقی ہے۔[7] (مجمع الانہر)

مسئلہ ۲۱: کافروں کے ہاتھ ہتھیار اور گھوڑے اور غلام اور لوہا وغیرہ جس سے ہتھیار بنتے ہیں بیچنا حرام ہے اگرچہ صلح کے زمانہ میں ہو۔یوہیں تاجروں پر حرام ہے کہ یہ چیزیں اون کے ملک میں تجارت کے لیے لے جائیں بلکہ اگر مسلمانوں کو

---

1 ......جنگ کے دوران۔

2 ......"مجمع الانہر"، کتاب السیر والجهاد، ج۲، ص٤١٤.
و"الدرالمختار"، کتاب الجهاد، ج٦، ص٢١٠، ٢١١.

3 ......"الدرالمختار"، کتاب الجهاد، ج٦، ص٢١١.

4 ......"الدرالمختار وردالمحتار"، کتاب الجهاد، مطلب: فی بیان نسخ المثلة، ج٦، ص٢١١، ٢١٢.

5 ......المرجع السابق، ص٢١٢.

6 ......یعنی جنگ لڑ رہی ہے۔

7 ......"مجمع الأنهر"، کتاب السیر والجهاد، ج٢، ص٤١٨.

حاجت ہو تو غلہ اور کپڑا ابھی ان کے ہاتھ نہ بیچا جائے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۲۲: مسلمان آزاد مرد یا عورت نے کافروں میں کسی ایک کو یا جماعت یا ایک شہر کے رہنے والوں کو پناہ دیدی تو امان[2] صحیح ہے اب قتل جائز نہیں اگرچہ امان دینے والا فاسق یا اندھا یا بہت بوڑھا ہو۔ اور بچہ یا غلام کی امان صحیح ہونے کے لیے شرط یہ ہے کہ اونھیں قتال[3] کی اجازت مل چکی ہو ورنہ صحیح نہیں۔ امان صحیح ہونے کے لیے شرط یہ ہے کہ کفار نے لفظ امان سنا ہو اگرچہ کسی زبان میں ہو اگرچہ اس لفظ کے معنی وہ نہ سمجھتے ہوں اور اگر اتنی دور پر ہوں کہ سن نہ سکیں تو امان صحیح نہیں۔[4] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۲۳: امان میں ضرر کا اندیشہ ہو تو بادشاہِ اسلام اس کو توڑ دے مگر توڑنے کی اطلاع کر دے اور امان دینے والا اگر جانتا تھا کہ اس حالت میں امان دینا منع تھا اور پھر دیدی تو اوسے سزا دی جائے۔[5] (مجمع الانہر)

مسئلہ ۲۴: ذمی اور تاجر اور قیدی اور مجنون اور جو شخص دارالحرب[6] میں مسلمان ہوا اور ابھی ہجرت نہ کی ہو اور وہ بچہ اور غلام جنھیں قتال کی اجازت نہ ہو یہ لوگ امان نہیں دے سکتے۔[7] (درمختار)

غنیمت کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ یَسْــٴَـلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِؕ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَ الرَّسُوْلِۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَصْلِحُوْا ذَاتَ بَیْنِكُمْ۪ وَ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ(۱) ﴾[8]

نفل کے بارے میں تم سے سوال کرتے ہیں تم فرمادو نفل اللہ (عزوجل) ورسول کے لیے ہیں، اللہ (عزوجل) سے ڈرو اور آپس میں صلح کرو اور اللہ (عزوجل) ورسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی اطاعت کرو، اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

اور فرماتا ہے:

﴿ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَ لِلرَّسُوْلِ وَ لِذِی الْقُرْبٰى وَ الْیَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِیْنِ

---

1 ......"الدر المختار ورد المحتار"، کتاب الجهاد، مطلب: فی بیان نسخ المثلة، ج٦، ص٢١٣.

2 ......یعنی حفاظت کی ضمانت دینا۔ 3 ......جہاد، جنگ۔

4 ......"الدر المختار"، کتاب الجهاد، ج٦، ص٢١٤.

و"الفتاوى الهندية"، کتاب السير، الباب الثالث فی الموادعة والامان....إلخ، ج٢، ص١٩٨، ١٩٩.

5 ......"مجمع الانهر"، کتاب السير والجهاد، ج٢، ص٤١٩، ٤٢٠.

6 ......یعنی جہاں کافروں کی حکومت ہے اور اسلامی احکام پر پابندی ہے، دیکھیے اصطلاح۔

7 ......"الدر المختار"، کتاب الجهاد، ج٦، ص٢١٧، ٢١٨.

8 ......پ٩، الانفال: ١.

وَابْنِ السَّبِيْلِ ﴾ (1)

اور جان لو کہ جو کچھ تم نے غنیمت حاصل کی ہے اوس میں سے پانچواں حصہ اللہ (عزوجل) ورسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے لیے ہے اور قرابت والے اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافر کے لیے۔

احادیث

حدیث ۱: صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہم سے پہلے کسی کے لیے غنیمت حلال نہیں ہوئی، اللہ تعالیٰ نے ہمارا ضعف و عجز دیکھ کر اسے ہمارے لیے حلال کر دیا۔'' (2)

حدیث ۲: سنن ترمذی میں ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ (عزوجل) نے مجھے تمام انبیا سے افضل کیا۔'' یا فرمایا: ''میری امت کو تمام امتوں سے افضل کیا اور ہمارے لیے غنیمت حلال کی۔'' (3)

حدیث ۳: صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''ایک نبی (یوشع بن نون علیہ السلام) غزوہ کے لیے تشریف لے گئے اور اپنی قوم سے فرمایا: کہ ایسا شخص میرے ساتھ نہ چلے، جس نے نکاح کیا ہے اور ابھی زفاف نہیں کیا ہے (4) اور کرنا چاہتا ہے اور نہ وہ شخص جس نے مکان بنایا ہے اور اوس کی چھتیں ابھی تیار نہیں ہوئی ہیں اور نہ وہ شخص جس نے گابھن جانور (5) خریدے ہیں اور بچہ جننے کا منتظر ہے (یعنی جن کے دل کسی کام میں مشغول ہوں وہ نہ چلیں صرف وہ لوگ چلیں جن کو ادھر کا خیال نہ ہو) جب اپنے لشکر کو لے کر قریہ (بیت المقدس) کے قریب پہنچے، وقت عصر آ گیا (وہ جمعہ کا دن تھا اور اب ہفتہ کی رات آنے والی ہے، جس میں قتال بنی اسرائیل پر حرام تھا) اونھوں نے آفتاب کو مخاطب کر کے فرمایا: تو مامور ہے اور میں مامور ہوں۔ اے اللہ! (عزوجل) آفتاب کو روک دے، آفتاب رک گیا اور اللہ (عزوجل) نے فتح دی اب غنیمتیں جمع کی گئیں اوسے کھانے کے لیے آگ آئی، مگر اوس نے نہیں کھایا (یعنی پہلے زمانہ میں حکم یہ تھا کہ غنیمت جمع کی جائے پھر آسمان سے آگ اوترتی اور سب کو جلا دیتی اگر ایسا نہ ہوتا تو یہ سمجھا جاتا کہ کسی نے کوئی خیانت کی ہے اور یہاں بھی یہی ہوا) نبی نے فرمایا:

1...... پ ۱۰، الانفال: ٤١.

2......"صحيح مسلم"، كتاب الجهاد، باب تحليل الغنائم... إلخ، الحديث: ٣٢-١٧٤٧، ص ٩٥٩.

3......"جامع الترمذي"، كتاب السير باب ماجاء في الغنيمة، الحديث: ١٥٥٨، ج ٣، ص ١٩٦.

4......یعنی بیوی سے ہمبستری نہیں کی ہے۔

5......وہ جانور جن کے پیٹوں میں بچے ہوں۔

کہ تم نے خیانت کی ہے، لہٰذا ہر قبیلہ میں سے ایک شخص بیعت کرے بیعت ہوئی ایک شخص کا ہاتھ اون کے ہاتھ سے چپک گیا، فرمایا: تمھارے قبیلہ میں کسی نے خیانت کی ہے اس کے بعد وہ لوگ سونے کا ایک سرلائے جو گائے کے سر برابر تھا، اوس کو اس غنیمت میں شامل کر دیا پھر حسب دستور آگ آئی اور کھا گئی۔ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: کہ ہم سے قبل کسی کے لیے غنیمت حلال نہیں تھی اللہ (عزوجل) نے ہمارے ضعف و عجز کی وجہ سے اسے حلال کر دیا۔''[1]

حدیث ۴: ابوداود نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہتے ہیں ہم حبشہ سے واپس ہوئے اوس وقت پہنچے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابھی خیبر کو فتح کیا تھا، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ہمارے لیے حصہ مقرر فرمایا اور ہمیں بھی عطا فرمایا، جو لوگ فتح خیبر میں موجود نہ تھے اون میں ہمارے سوا کسی کو حصہ نہ دیا، صرف ہماری کشتی والے جتنے تھے حضرت جعفر اور اون کے رفقا[2] انھیں کو حصہ دیا۔[3]

حدیث ۵: صحیح مسلم میں یزید بن ہرمز سے مروی کہ نجدۂ حروری نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس لکھ کر دریافت کیا کہ غلام و عورت غنیمت میں حاضر ہوں تو آیا ان کو حصہ ملے گا؟ یزید سے فرمایا ''کہ لکھ دو کہ ان کے لیے سہم (حصہ) نہیں ہے، مگر کچھ دیدیا جائے''۔[4]

حدیث ۶: صحیحین میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اگر لشکر میں سے کچھ لوگوں کو لڑنے کے لیے کہیں بھیجتے تو انھیں علاوہ حصہ کے کچھ نفل (انعام) عطا فرماتے۔[5]

حدیث ۷: نیز صحیحین میں اونھیں سے مروی، کہتے ہیں حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ہمیں حصہ کے علاوہ خمس[6] میں سے نفل دیا تھا، مجھے ایک بڑا اُونٹ ملا تھا۔[7]

---

1 ......"صحیح مسلم"، کتاب الجهاد، باب تحلیل الغنائم... إلخ، الحدیث:۳۲۔(۱۷٤۷)، ص۹۵۹.

و"صحیح البخاري"، کتاب فرض الخمس، باب قول النبي صلی الله علیه وسلم احلت لکم... إلخ، الحدیث:۳۱۲٤، ج۲، ص۳٤۹.

2 ......یعنی جو حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔

3 ......"سنن أبي داود"، کتاب الجهاد، باب فیمن جاء بعد الغنیمة... إلخ، الحدیث:۲۷۲۵، ج ۳، ص۹۸.

4 ......"صحیح مسلم"، کتاب الجهاد، باب النساء الغازیات... إلخ، الحدیث:۱۳۹۔(۱۸۱۲)، ص۱۰۰۷.

5 ......"صحیح مسلم"، کتاب الجهاد، باب الانفال، الحدیث:٤۰۔(۱۷۵۰)، ص۹٦۱.

6 ......مال غنیمت کا پانچواں حصہ۔

7 ......"صحیح مسلم"، کتاب الجهاد، باب الانفال، الحدیث:۳۸۔(۱۷۵۰)، ص ۹٦۱.

حدیث ۸: ابن ماجہ و ترمذی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تلوار ذوالفقار بدر کے دن نفل میں ملی تھی۔[1]

حدیث ۹: امام بخاری خولہ انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے: ''کچھ لوگ اللہ (عزوجل) کے مال میں ناحق گھس پڑتے ہیں، اون کے لیے قیامت کے دن آگ ہے۔''[2]

حدیث ۱۰: ابوداود بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ راوی، حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک شتر[3] کے پاس تشریف لائے اوس کے کوہان سے ایک بال لیکر فرمایا: ''اے لوگو! اس غنیمت میں سے میرے لیے کچھ نہیں ہے (بال کی طرف اشارہ کرکے) اور یہ بھی نہیں سوا خمس کے (کہ یہ میں لونگا) وہ بھی تمھارے ہی اوپر رد ہو جائیگا، لہٰذا سوئی اور تاگا جو کچھ تم نے لیا ہے حاضر کرو۔'' ایک شخص اپنے ہاتھ میں بالوں کا گچھا لے کر کھڑا ہوا اور عرض کی، میں نے پالان درست کرنے کے لیے یہ بال لیے تھے۔ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''اسمیں میرا اور بنی عبد المطلب کا جو کچھ حصہ ہے وہ تمھیں دیا۔'' اوس شخص نے کہا، جب اس کا معاملہ اتنا بڑا ہے تو مجھے ضرورت نہیں یہ کہہ کر واپس کر دیا۔[4]

حدیث ۱۱: ترمذی نے ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے قبل تقسیم غنیمت کو خریدنے سے منع فرمایا۔[5]

مسائل فقہیّہ

غنیمت اوس کو کہتے ہیں جو لڑائی میں کافروں سے بطور قہر و غلبہ کے لیا جائے۔ اور لڑائی کے بعد جو اون سے لیا جائے جیسے خراج اور جزیہ اس کو فئے کہتے ہیں۔ غنیمت میں خمس (پانچواں حصہ) نکال کر باقی چار حصے مجاہدین پر تقسیم کر دیے جائیں اور فئے کل بیت المال میں رکھا جائے۔[6] (درمختار وغیرہ)

---

1 ...... "جامع الترمذي"، كتاب السير، باب في النفل، الحديث: ١٥٦٧، ج ٣، ص ٢٠٢.

2 ...... "صحيح البخاري"، كتاب فرض الخمس، باب قوله تعالىٰ ﴿ فان لله خمسه وللرسول ﴾ يعني... إلخ، الحديث: ٣١١٨، ج ٢، ص ٣٤٨.

3 ...... اونٹ۔

4 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الجهاد، باب في فداء الاسير بالمال، الحديث: ٢٦٩٤، ج ٣، ص ٨٤.

5 ...... "جامع الترمذي"، كتاب السير، باب في كراهية بيع المغانم... إلخ، الحديث: ١٥٦٩، ج ٣، ص ٢٠٣.

6 ...... "الدرالمختار"، كتاب الجهاد، باب المغنم وقسمته، ج ٦، ص ٢١٨، وغيره.

مسئلہ ۱: دارالحرب میں کسی شہر کے لوگ خود بخود مسلمان ہوگئے وہاں مسلمانوں کا تسلط نہ ہوا تھا تو صرف اون پر عُشر [1] مقرر ہوگا یعنی جو زراعت پیدا ہو اوس کا دسواں حصہ بیت المال کو ادا کردیں اور اگر خود بخود ذمہ میں داخل ہوئے تو اون کی زمینوں پر خراج [2] مقرر ہوگا اور اون پر جزیہ اور اگر غالب آنے کے بعد مسلمان ہوئے تو بادشاہ کو اختیار ہے اون پر احسان کرے اور زمینوں کی پیداوار کا عُشر لے یا خراج مقرر کرے یا اون کو اور اون کے اموال کو خمس لینے کے بعد مجاہدین پر تقسیم کردے۔ فتح کرنے کے بعد اگر وہ مسلمان نہ ہوئے تو اختیار ہے اگر چاہے اونھیں لونڈی غلام بنائے اور خمس کے بعد اونھیں اور اون کے اموال مجاہدین پر تقسیم کردے اور زمینوں پر عُشر مقرر کردے اور اگر چاہے تو مردوں کو قتل کرڈالے اور عورتوں بچّوں اور اموال کو بعدِ خمس تقسیم کردے اور اگر چاہے تو سب کو چھوڑ دے اور ان پر جزیہ اور زمینوں پر خراج مقرر کردے اور چاہے تو انھیں وہاں سے نکالدے اور دوسروں کو وہاں بسائے اور چاہے تو اون کو چھوڑ دے اور زمین اونھیں واپس دے اور عورتوں، بچوں اور دیگر اموال کو تقسیم کردے مگر اس صورت میں بقدرِ زراعت اونھیں کچھ مال بھی دیدے ورنہ مکروہ ہے اور چاہے تو صرف اموال تقسیم کردے اور اونھیں اور عورتوں، بچوں اور زمینوں کو چھوڑ دے مگر تھوڑا مال بقدر زراعت دیدے [3] ورنہ مکروہ ہے اور اگر تمام اموال اور زمینیں تقسیم کردیں اور اون کو چھوڑ دیا تو یہ ناجائز ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۲: اگر کسی شہر کو بطور صلح فتح کیا ہو تو جن شرائط پر صلح ہوئی اُن پر باقی رکھیں اُس کے خلاف کرنے کی نہ اُنھیں اجازت ہے نہ بعد والوں کو اور وہاں کی زمین اُنھیں لوگوں کی مِلک رہے گی۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۳: دارالحرب کے جانور قبضہ میں کیے اور اُن کو دارالاسلام تک نہیں لاسکتا تو ذبح کر کے جلا ڈالے۔ یوہیں اور سامان جن کو نہیں لاسکتا ہے جلا دے اور برتنوں کو توڑ ڈالے روغن وغیرہ بہادے اور ہتھیار وغیرہ لوہے کی چیزیں جو جلنے کے قابل نہیں اُنھیں پوشیدہ جگہ دفن کردے۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۴: دارالحرب میں بغیر ضرورت غنیمت تقسیم نہ کریں اور اگر بار برداری کے جانور نہ ہوں تو تھوڑی تھوڑی مجاہدین کے حوالہ کردی جائے کہ دارالاسلام میں آ کر واپس دیں اور یہاں تقسیم کی جائے۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۵: مال غنیمت کو دارالحرب میں مجاہدین اپنی ضرورت میں قبلِ تقسیم صرف کرسکتے ہیں مثلاً جانوروں کا چارہ

---

1 ......زمینی پیداوار کا دسواں حصہ۔
2 ......اسلامی حکومت غیر مسلموں سے عشر کے بدلے جو مال لیتی ہے خراج کہلاتا ہے۔
3 ......یعنی اتنا مال جس سے کھیتی باڑی کرسکیں۔
4 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب السير، الباب الرابع فی الغنائم، الفصل الاول، ج۲، ص۲۰۵.
5 ......"الدرالمختار"، كتاب الجهاد، باب المغنم وقسمته، ج٦، ص٢١٨.
6 ......المرجع السابق، ص۲۲۳.
7 ......المرجع السابق، ص۲۲٤.

اپنے کھانے کی چیزیں کھانا پکانے کے لیے ایندھن، گھی، تیل، شکر، میوے خشک وتر اور تیل لگانے کی ضرورت ہو تو کھانے کا تیل لگا سکتا ہے اور خوشبودار تیل مثلاً روغنِ گُل [1] وغیرہ اُس وقت استعمال کر سکتا ہے جب کسی مرض میں اس کے استعمال کی حاجت ہو اور گوشت کھانے کے جانور ذبح کر سکتے ہیں مگر چمڑا مالِ غنیمت میں واپس کریں۔ اور مجاہدین اپنی باندی، غلام اور عورتوں بچوں کو بھی مالِ غنیمت سے کھلا سکتے ہیں۔ اور جو شخص تجارت کے لیے گیا ہے لڑنے کے لیے نہیں گیا وہ اور مجاہدین کے نوکر مال غنیمت کو صرف [2] نہیں کرسکتے ہاں پکا ہوا کھانا یہ بھی کھا سکتے ہیں۔ اور پہلے سے اشیاء اپنے پاس رکھ لینا کہ ضرورت کے وقت صرف کرینگے ناجائز ہے۔ یوہیں جو چیز کام کے لیے لی تھی اور بچ گئی اوسے بیچنا بھی ناجائز ہے اور بیچ ڈالی تو دام [3] واپس کرے۔ [4] (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۶: مال غنیمت کو بیچنا جائز نہیں اور بیچا تو چیز واپس لی جائے اور وہ چیز نہ ہو تو قیمت مال غنیمت میں داخل کرے۔ [5] (درمختار)

مسئلہ ۷: دارالحرب سے نکلنے کے بعد اب تصرف جائز نہیں، ہاں اگر سب مجاہدین کی رضا سے ہو تو حرج نہیں اور جو چیزیں دارالحرب میں لی تھیں اون میں سے کچھ بچا ہے اور اب دارالاسلام میں آ گیا تو بقیہ واپس کردے اور واپسی سے پہلے غنیمت تقسیم ہو چکی تو فقرا پر تصدق کردے [6] اور خود فقیر ہو تو اپنے کام میں لائے اور اگر دارالاسلام میں پہنچنے کے بعد بقیہ کو صرف کر ڈالا ہے تو قیمت واپس کرے اور غنیمت تقسیم ہو چکی ہے تو قیمت تصدق کردے اور خود فقیر ہو تو کچھ حاجت نہیں۔ [7] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۸: مالِ غنیمت میں قبلِ تقسیم خیانت کرنا منع ہے۔ [8] (درمختار)

مسئلہ ۹: جو شخص دارالحرب میں مسلمان ہو گیا وہ خود اور اوس کے چھوٹے بچے اور جو کچھ اوس کے پاس مال ومتاع [9] ہے سب محفوظ ہیں یہ جبکہ اسلام لانا گرفتار کرنے سے پہلے ہو اور اسکے بعد کہ سپاہیوں نے اوسے گرفتار کیا اگر مسلمان ہوا تو وہ غلام

---

1 ......پھولوں کا تیل۔ 2 ......خرچ۔ 3 ......قیمت۔

4 ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، کتاب الجھاد، باب المغنم وقسمتہ، مطلب: فی ان معلوم المستحق... إلخ، ج۶، ص۲۲۹.
و"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب السیر، الباب الرابع فی الغنائم، الفصل الاول، ج۲، ص۲۰۹.

5 ......"الدرالمختار"، کتاب الجھاد، باب المغنم وقسمتہ، ج۶، ص۲۲۵۔۲۲۶.

6 ......فقیروں پر صدقہ کردے۔

7 ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب السیر، الباب الرابع فی الغنائم، الفصل الاول، ج۲، ص۲۱۲.
و"الدرالمختار"، کتاب الجھاد، باب المغنم وقسمتہ، ج۶، ص۲۳۰.

8 ......"الدرالمختار"، کتاب الجھاد، ج۶، ص۲۰۸.

9 ......ساز وسامان وغیرہ۔

ہے۔اور اگر مسلمان ہونے سے پہلے اُس کے بچے اور اموال پر قبضہ ہوگیا اور وہ گرفتاری سے پہلے مسلمان ہوگیا تو صرف وہ آزاد ہے اور اگر حربی امن لیکر دارالاسلام میں آیا تھا اور یہاں مسلمان ہوگیا پھر مسلمان اُس کے شہر پر غالب آئے تو بال بچے اور اموال سب فئے ہیں۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۱۰: جو شخص دارالحرب میں مسلمان ہوا اور اُس نے پیشتر[2] سے کچھ مال کسی مسلمان یا ذمی کے پاس امانت رکھ دیا تھا تو یہ مال بھی اُس کو ملے گا اور حربی کے پاس تھا تو فئے ہے اور اگر دارالحرب میں مسلمان ہوکر دارالاسلام میں چلا آیا پھر مسلمانوں کا اُس شہر پر تسلط[3] ہوا تو اُس کے چھوٹے بچے محفوظ رہیں گے اور جو اموال اُس نے مسلمان یا ذمی کے پاس امانت رکھے ہیں وہ بھی اُسی کے ہیں باقی سب فئے ہے۔[4] (درمختار، فتح القدیر)

مسئلہ۱۱: جو شخص دارالحرب میں مسلمان ہوا تو اوسکی بالغ اولاد اور زوجہ اور زوجہ کے پیٹ میں جو بچہ ہے وہ اور جائداد غیر منقولہ[5] اور اوس کے باندی غلام لڑنے والے اور اس باندی کے پیٹ میں جو بچہ ہے وہ، یہ سب غنیمت ہیں۔[6] (درمختار)

مسئلہ۱۲: جو حربی دارالاسلام میں بغیر امان لیے آگیا اور اسے کسی نے پکڑ لیا تو وہ اور اُس کے ساتھ جو کچھ مال ہے سب فئے ہے۔[7] (درمختار)

غنیمت کی تقسیم

مسئلہ۱: غنیمت کے پانچ حصے کیے جائیں ایک حصہ نکال کر باقی چار حصے مجاہدین پر تقسیم کردیے جائیں اور سوار بہ نسبت پیدل کے دونا[8] پائے گا یعنی ایک اوس کا حصہ اور ایک گھوڑے کا اور گھوڑا عربی ہو یا اور قسم کا سب کا ایک حکم ہے۔ سردارِ لشکر اور سپاہی دونوں برابر ہیں یعنی جتنا سپاہی کو ملے گا اوتنا ہی سردار کو بھی ملے گا۔ اونٹ اور گدھے اور خچر کسی کے پاس ہوں تو اون کی وجہ سے کچھ زیادہ نہ ملے گا یعنی اسے بھی پیدل والے کے برابر ملے گا اور اگر کسی کے پاس چند گھوڑے ہوں جب بھی اوتنا ہی

---

1. "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الجهاد، باب المغنم وقسمته، مطلب:فی ان معلوم المستحق...إلخ، ج۶، ص ۲۳۱.
2. پہلے
3. قبضہ،غلبہ۔
4. "الدرالمختار"، کتاب الجهاد، باب المغنم وقسمته، ج۶، ص ۲۳۱.
و "فتح القدیر"، کتاب السیر، باب الغنائم وقسمتها، ج ۵، ص ۲۳۰.
5. یعنی وہ جائداد جو دوسری جگہ نہیں لے جاسکتا مثلاً مکان، زمین وغیرہ۔
6. "الدرالمختار"، کتاب الجهاد، باب المغنم وقسمته، ج۶، ص ۲۳۱.
7. المرجع السابق، ص ۲۳۱.
8. دگنا۔

ملے گا جتنا ایک گھوڑے کے لیے ملتا تھا۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۲: سوار دو چند غنیمت کا اس وقت مستحق ہوگا جب دارالاسلام سے جدا ہونے کے وقت اوس کے پاس گھوڑا ہو لہٰذا جو شخص دارالحرب میں بغیر گھوڑے کے آیا اور وہاں گھوڑا خرید لیا تو پیدل کا حصہ پائے گا اور اگر گھوڑا تھا مگر وہاں پہنچ کر مر گیا تو سوار کا حصہ پائے گا اور سوار کے دو چند[2] حصہ پانے کے لیے یہ بھی شرط ہے کہ اوس کا گھوڑا مریض نہ ہو اور بڑا ہو یعنی لڑائی کے قابل ہو اور اگر گھوڑا بیمار تھا اور غنیمت سے قبل اچھا ہو گیا تو سوار کا حصہ پائے گا ورنہ نہیں اور اگر بچھیرا[3] تھا اور غنیمت کے قبل جوان ہو گیا تو نہیں اور اگر گھوڑا لیکر چلا مگر سرحد پر پہنچنے سے پہلے کسی نے غصب کر لیا یا کوئی دوسرا شخص اوس پر سواری لینے لگا یا گھوڑا بھاگ گیا اور یہ شخص دارالحرب میں پیدل داخل ہوا تو اگر ان صورتوں میں لڑائی سے پہلے اوسے وہ گھوڑا مل گیا تو سوار کا حصہ پائے گا ورنہ پیدل کا اور اگر لڑائی سے پہلے یا جنگ کے وقت گھوڑا بیچ ڈالا تو پیدل کا حصہ پائے گا۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳: سوار کے لیے یہ ضرور نہیں کہ گھوڑا اوس کی ملک ہو بلکہ کرایہ یا عاریت سے لیا ہو[5] بلکہ اگر غصب کر کے[6] لے گیا جب بھی سوار کا حصہ پائیگا اور غصب کا گناہ اوس پر ہے اور اگر دو شخصوں کی شرکت میں گھوڑا ہے تو ان میں کوئی سوار کا حصہ نہیں پائیگا مگر جبکہ داخل ہونے سے پہلے ایک نے دوسرے سے اوس کا حصہ کرایہ پر لے لیا۔[7] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴: غلام اور بچہ اور عورت اور مجنون کے لیے حصہ نہیں ہاں خمس نکالنے سے پہلے پوری غنیمت میں سے انھیں کچھ دیدیا جائے جو حصہ کے برابر نہ ہو مگر اوس وقت کہ انھوں نے قتال کیا ہو یا عورت نے مجاہدین کا کام کیا ہو مثلاً کھانا پکانا بیماروں اور زخمیوں کی تیمارداری کرنا اون کو پانی پلانا وغیرہ۔[8] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۵: غنیمت کا پانچواں حصہ جو نکالا گیا ہے اوس کے تین حصے کیے جائیں ایک حصہ تیموں کے لیے اور ایک مسکینوں اور ایک مسافروں کے لیے اور اگر یہ تینوں حصے ایک ہی قسم مثلاً یتامیٰ[9] یا مساکین پر صرف کردیے[10] جب بھی جائز ہے اور مجاہدین کو حاجت ہو تو ان پر صرف کرنا بھی جائز ہے۔[11] (درمختار)

---

1 ......"الفتاوی الهندية" كتاب السير، الباب الرابع، الفصل الثانی فی كيفية القسمة، ج٢، ص٢١٢.

2 ......یعنی دگنا۔ 3 ......گھوڑے کا بچہ۔

4 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الجهاد، فصل فی كيفية القسمة، ج٦، ص٢٣٢_٢٣٤.

5 ......یعنی جنگ کے لیے مانگ کر لایا ہو۔ 6 ......چھین کر۔

7 ......"ردالمحتار"، كتاب الجهاد، فصل فی كيفية القسمة، مطلب: مخالفة الاميرحرام، ج٦، ص٢٣٣.

8 ......"الدرالمختار"، كتاب الجهاد، ج٦، ص٢٣٥.

و"الفتاوی الهندية"، كتاب السير، الباب الرابع فی الغنائم و قسمتها، الفصل الثانی، ج ٢، ص ٢١٤.

9 ......یتیم بچے۔ 10 ......خرچ کردیے۔

11 ......"الدرالمختار"، كتاب الجهاد، فصل فی كيفية القسمة، ج٦، ص٢٣٧.

مسئلہ ۶: بنی ہاشم و بنی مطلب کے یتامیٰ اور مساکین اور مسافر اگر فقیر ہوں تو یہ لوگ بہ نسبت دوسروں کے خمس کے زیادہ حقدار ہیں کیونکہ اور فقرا تو زکاۃ بھی لے سکتے ہیں اور یہ نہیں لے سکتے اور یہ لوگ غنی ہوں تو خمس میں ان کا کچھ حق نہیں۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۷: جو فوج یا جو شخص لڑنے کے ارادہ سے دارالحرب میں پہنچا اور جس وقت پہنچا لڑائی ختم ہو چکی ہے تو یہ بھی غنیمت میں حصہ دار ہے۔ یوہیں جو شخص گیا مگر بیماری وغیرہ سے لڑائی میں شریک نہ ہو سکا تو غنیمت پائیگا اور اگر کوئی تجارت کے لیے گیا ہے تو جب تک لڑنے میں شریک نہ ہو غنیمت کا مستحق نہیں۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۸: جو شخص دارالحرب میں مرگیا اور غنیمت نہ ابھی تقسیم ہوئی ہے نہ دارالاسلام میں لائی گئی ہے نہ بادشاہ نے غنیمت کو بیچا ہے تو اوس کا حصہ نہیں یعنی اوس کا حصہ اوس کے وارثوں کو نہیں دیا جائیگا اور اگر تقسیم ہو چکی ہے یا دارالاسلام میں لائی جا چکی ہے یا بادشاہ نے بیچ ڈالی ہے تو اوس کا حصہ وارثوں کو ملے گا۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۹: تقسیم کے بعد ایک شخص نے دعوٰی کیا کہ میں بھی جنگ میں شریک تھا اور گواہوں سے اس امر[4] کو ثابت بھی کر دیا تو تقسیم باطل نہ کی جائے بلکہ اس شخص کو اس کے حصہ کی قدر بیت المال سے دیا جائے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰: غنیمت میں کتابیں ملیں اور معلوم نہیں کہ اون میں کیا لکھا ہے تو نہ تقسیم کریں نہ کافروں کے ہاتھ بیچیں بلکہ موضع احتیاط میں دفن کر دیں کہ کافروں کو نہ مل سکیں اور اگر بادشاہِ اسلام مسلمان کے ہاتھ بیچنا چاہے تو ایسے مسلمان کے ہاتھ نہ بیچے جو کافروں کے ہاتھ بیچ ڈالے اور قابلِ اعتماد شخص ہے کہ کافروں کے ہاتھ نہ بیچے گا تو اوس کے ہاتھ بیچ سکتے ہیں۔ اگر سونے یا چاندی کے ہار ملے جن میں صلیب[6] یا تصویریں بنی ہیں تو تقسیم سے پہلے انھیں توڑ ڈالے اور ایسے مسلمان کے ہاتھ نہ بیچے جو کافروں کے ہاتھ بیچ ڈالے گا اور اگر روپے اشرفیوں میں تصویریں ہیں تو بغیر توڑنے کے تقسیم و بیع کر سکتے ہیں۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱: شکاری کتے اور باز اور شکرے[8] غنیمت میں ملے تو یہ بھی تقسیم کیے جائیں اور تقسیم سے قبل ان سے شکار

---

1. ...... "الدرالمختار"، کتاب الجهاد، فصل فی کیفیة القسمة، ج٦، ص٢٣٧، ٢٣٨.
2. ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الجهاد، باب المغنم وقسمته، مطلب: فی ان معلوم المستحق ... إلخ، ج٦، ص٢٢٦.
3. ...... "الدرالمختار"، باب المغنم وقسمته، کتاب الجهاد، ج٦، ص٢٢٦.
4. ...... دعوٰی۔
5. ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب السیر، الباب الرابع، الفصل الثانی فی کیفیة القسمة، ج٢، ص٢١٤-٢١٥.
6. ...... عیسائیوں کا ایک مقدس نشان۔
7. ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب السیر، الباب الرابع، الفصل الثانی فی کیفیة القسمة، ج٢، ص٢١٥.
8. ...... باز کی قسم کا ایک چھوٹا سا شکاری پرندہ۔

مکروہ ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: جو جماعت بادشاہ سے اجازت لیکر دارالحرب میں گئی یا باقوت جماعت بغیر اجازت گئی اور شب خون مار کر[2] وہاں سے مال لائی تو یہ غنیمت ہے خمس لیکر باقی تقسیم ہوگا اور اگر یہ دونوں باتیں نہ ہوں یعنی نہ اجازت لی نہ باقوت جماعت ہے تو جو کچھ حاصل کیا سب انھیں کا ہے خمس نہ لیا جائے۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۱۳: اگر کچھ لوگ اجازت سے گئے تھے اور کچھ بغیر اجازت اور یہ لوگ باقوت بھی نہ تھے تو اجازت والے جو کچھ مال پائیں گے اوس میں سے خمس لیکر باقی ان پر تقسیم ہو جائیگا اور دوسرے فریق نے جو کچھ حاصل کیا ہے اوس میں نہ خمس ہے نہ تقسیم بلکہ جس نے جتنا پایا وہ اوسی کا ہے اوس کا ساتھ والا بھی اوس میں شریک نہیں۔ اور اگر اجازت والے اور بے اجازت دونوں مل گئے اور ان کے اجتماع سے قوت پیدا ہوگئی تو اب خمس لیکر غنیمت کی مثل تقسیم ہوگی یعنی ایک نے بھی جو کچھ پایا ہے وہ سب پر تقسیم ہو جائیگا۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴: غنیمت کی تقسیم ہوئی اور تھوڑی سی چیز باقی رہ گئی جو قابل تقسیم نہیں کہ لشکر بڑا ہے اور چیز تھوڑی تو بادشاہ کو اختیار ہے کہ فقرا پر تصدق کر دے یا بیت المال میں جمع کر دے کہ ضرورت کے وقت کام آئے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵: اجازت لیکر ایک جماعت دارالحرب کو گئی اور اوس سے بادشاہ نے کہہ دیا کہ تم جو کچھ پاؤ گے وہ سب تمھارا ہے اوس میں خمس نہیں لونگا تو اگر وہ جماعت باقوت ہے تو اوس کا یہ کہنا جائز نہیں یعنی خمس لیا جائیگا اور باقوت نہ ہو تو کہنا جائز ہے اور خمس نہیں۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۱۶: بادشاہ یا سپہ سالار[7] اگر لڑائی کے پہلے یا جنگ کے وقت کچھ سپاہیوں سے یہ کہدے کہ تم جو کچھ پاؤ گے وہ تمھارا ہے یا یوں کہ تم میں جو جس کافر کو قتل کرے اوس کا سامان اوس کے لیے ہے تو یہ جائز بلکہ بہتر ہے کہ اس کی وجہ سے اون سپاہیوں کو ترغیب ہوگی۔ اور اس کو نفل کہتے ہیں اور اس میں نہ خمس ہے نہ تقسیم بلکہ وہ سب اوسی پانے والے کا ہے۔ اگر یہ لفظ کہے

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب السير، الباب الرابع فی الغنائم وقسمتها، الفصل الثانی، ج۲، ص۲۱۵.

2 ...... رات کے وقت بے خبری میں دشمن پر حملہ کرنا۔

3 ...... "الدرالمختار"، كتاب الجهاد، فصل فی كيفية القسمة، ج٦، ص٢٤١.

4 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب السير، الباب الرابع فی الغنائم وقسمتها، الفصل الثانی، ج۲، ص۲۱٦.

5 ...... المرجع السابق.

6 ...... "الدرالمختار"، كتاب الجهاد، فصل فی كيفية القسمة، ج٦، ص٢٤١.

7 ...... لشکر کا سربراہ۔

تھے کہ جو جس کافر کو قتل کریگا اوس مقتول کا سامان وہ لے اور خود بادشاہ یا سپہ سالار نے کسی کافر کو قتل کیا تو یہ سامان لے سکتا ہے اور یہ کہنا بھی جائز ہے کہ یہ سو روپے لو اور فلاں کافر کو مارڈالو یا یوں کہ اگر تم نے فلاں کافر کو مارڈالا تو تمھیں ہزار روپے دونگا۔ لڑائی ختم ہونے اور غنیمت جمع کرنے کے بعد نفل دینا جائز نہیں ہاں اگر مناسب سمجھے تو خمس میں سے دے سکتا ہے۔[1] (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۷: جن لوگوں کو نفل (انعام) دینا کہا ہے اونھوں نے نہیں سنا اوروں نے سن لیا جب بھی اوس انعام کے مستحق ہیں۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۱۸: دارالحرب میں لشکر ہے اس میں سے کچھ لوگ کہیں بھیجے گئے اور اون سے یہ کہدیا کہ جو کچھ تم پاؤ گے وہ سب تمھارا ہے تو جائز ہے اور اگر دارالاسلام سے یہ کہہ کر بھیجا تو ناجائز۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹: ایسے کو قتل کیا جس کا قتل جائز نہ تھا مثلاً بچہ یا مجنون یا عورت کو تو مستحق انعام نہیں۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۲۰: نفل کا یہ مطلب ہے کہ دوسرے لوگ اوس میں شریک نہ ہوں گے نہ یہ کہ یہ شخص ابھی سے مالک ہو گیا بلکہ مالک اوس وقت ہوگا جب دارالاسلام میں لائے، لہٰذا اگر لونڈی ملی تو جب تک دارالاسلام میں لانے کے بعد استبرا[5] نہ کرے، وطی نہیں کرسکتا، نہ اوسے فروخت کرسکتا ہے۔[6] (عامۂ کتب)

استیلائے کفار کا بیان

مسئلہ ۱: دارالحرب میں ایک کافر نے دوسرے کافر کو قید کرلیا یعنی جنگ میں پکڑلیا وہ اوس کا مالک ہوگیا لہٰذا اگر ہم اون سے خرید لیں یا ان قید کرنیوالوں پر مسلمانوں نے چڑھائی کی اور اوس کافر کو اون سے لے لیا تو مسلمان مالک ہوگئے یہی حکم اموال کا بھی ہے۔[7] (درمختار وغیرہ)

---

1 ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، کتاب الجهاد، فصل فی کیفیة القسمة، مطلب: فی التنفیل، ج٦، ص٢٤١_٢٤٥.
و"الفتاوی الهندیة"، کتاب السیر، الباب الرابع فی الغنائم وقسمتها، الفصل الثالث، ج ٢، ص ٢١٦.

2 ......"الدرالمختار"، کتاب الجهاد، فصل فی کیفیة القسمة، ج٦، ص٢٤٥.

3 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب السیر، الباب الرابع فی الغنائم وقسمتها، الفصل الثالث، ج٢، ص٢١٧.

4 ......"الدرالمختار"، کتاب الجهاد، فصل فی کیفیة القسمة، ج٦، ص٢٤٥.

5 ......رحم کا نطفہ سے خالی ہونا یعنی حیض آجائے تاکہ پتا چل جائے کہ لونڈی حاملہ نہیں۔

6 ......"الدرالمختار"، کتاب الجهاد، فصل فی کیفیة القسمة، ج٦، ص٢٥٠.

7 ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، کتاب الجهاد، باب استیلاء الکفار ... الخ، ج ٦، ص ٢٥٣، ٢٥٤، وغیره.

مسئلہ۲: اگر حربی کافر[1] ذمی[2] کو دارالاسلام سے پکڑلے گئے تو اس کے مالک نہ ہوں گے۔[3] (درمختار)

مسئلہ۳: حربی کافر اگر مسلمان کے اموال پر قبضہ کرکے دارالحرب میں لے گئے تو مالک ہوجائیں گے مگر جب تک دارالحرب کو پہنچ نہ جائیں مسلمانوں پر فرض ہے کہ اون کا پیچھا کریں اور اون سے چھین لیں۔ پھر جب کہ دارالحرب میں لے جانے کے بعد اگر وہ حربی جن کے پاس وہ اموال ہیں مسلمان ہوگئے تو اب بالکل ان کی مِلک ثابت ہوگئی کہ اب اون سے نہیں لیں گے اور اگر مسلمان اُن حربیوں پر دارالحرب میں پہنچنے سے قبل غالب آگئے تو جس کی چیز ہے اوسے دیدیں گے اور کچھ معاوضہ نہ لیں گے اور دارالحرب میں پہنچنے کے بعد غلبہ ہوا اور غنیمت تقسیم ہونے سے پہلے مالک نے آکر کہا کہ یہ چیز میری ہے تو اوسے بلامعاوضہ دیدینگے اور غنیمت تقسیم ہونے کے بعد کہا تو اب بقیمت دینگے اور جس دن غنیمت میں وہ چیز ملی اوس دن جو قیمت تھی وہ لی جائیگی۔[4] (درمختار)

مسئلہ۴: کافر امان لیکر دارالاسلام میں آیا اور کسی مسلمان کی چیز چورا کر دارالحرب میں لے گیا اور وہاں سے کوئی مسلمان وہ چیز خرید کر لایا تو وہ چیز مالک کو مفت دلادی جائے گی۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ۵: اگر مسلمان غلام بھاگ کر دارالحرب کو چلا گیا اور حربیوں نے اوسے پکڑ لیا تو مالک نہ ہونگے، لہٰذا اگر مسلمانوں کا غلبہ ہوا اور وہ غلام غنیمت میں ملا تو مالک کو بلامعاوضہ دیا جائے اگرچہ غنیمت تقسیم ہوچکی ہو ہاں تقسیم کے بعد اگر دلایا گیا تو جس کے حصہ میں غلام پڑا تھا اوسے بیت المال سے قیمت دیں۔[6] (فتح)

مسئلہ۶: مسلمان غلام بھاگ کر گیا اور اوس کے ساتھ گھوڑا اور مال واسباب بھی تھا اور سب پر کافروں نے قبضہ کرلیا پھر اون سے سب چیزیں اور غلام کوئی شخص خرید لایا تو غلام بلامعاوضہ مالک کو دلایا جائے اور باقی چیزیں بقیمت اور اگر غلام مرتد ہوکر دارالحرب کو بھاگ گیا تو حربی پکڑنے کے بعد مالک ہوگئے۔[7] (درمختار)

مسئلہ۷: جو کافر امان لیکر دارالاسلام میں آیا اوس کے ہاتھ مسلمان غلام نہ بیچا جائے اور بیچ دیا تو واپس لینا واجب ہے

---

1 ...... دارالحرب میں رہنے والے کافر۔
2 ...... وہ کافر جو جزیہ دے کر مسلمانوں کی حفاظت میں رہتا ہو۔

3 ...... "الدرالمختار"، کتاب الجهاد، باب استيلاء الكفار... إلخ، ج٦، ص٢٥٤.

4 ...... المرجع السابق، ص٢٥٤، ٢٥٧.

5 ...... "ردالمحتار"، كتاب الجهاد، باب استيلاء الكفار... إلخ، مطلب: في ان الأصل في الاشياء الإباحة، ج٦، ص٢٥٧.

6 ...... "فتح القدير"، كتاب السير، باب استيلاء الكفار، ج٥، ص٢٦٢.

7 ...... "الدرالمختار"، كتاب الجهاد، باب استيلاء الكفار... إلخ، ج٦، ص٢٦٠.

اور اگر واپس بھی نہ لیا یہاں تک کہ غلام کو لے کر دارالحرب کو چلا گیا تو اب وہ آزاد ہے یعنی وہ غلام اگر وہاں سے بھاگ کر آیا یا مسلمانوں کا غلبہ ہوا اور اُس غلام کو وہاں سے حاصل کیا تو نہ کسی کو دیا جائے نہ غنیمت کی طرح تقسیم ہو بلکہ وہ آزاد ہے۔

یوہیں اگر حربی غلام مسلمان ہو گیا اور وہاں سے بھاگ کر دارالاسلام میں آ گیا یا ہمارا لشکر دارالحرب میں تھا اُس لشکر میں آ گیا یا اُس کو کسی مسلمان یا ذمی یا حربی نے دارالحرب میں خرید لیا یا اُس کے مالک نے بیچنا چاہا یا مسلمانوں کا ان پر غلبہ ہوا بہر حال آزاد ہو گیا۔[1] (درمختار)

مستامن کا بیان

مستامن وہ شخص ہے جو دوسرے ملک میں امان لیکر گیا۔ دوسرے ملک سے مراد وہ ملک ہے جس میں غیر قوم کی سلطنت ہو یعنی حربی دارالاسلام میں یا مسلمان دارالکفر میں امان لیکر گیا تو مستامن ہے۔[2]

مسئلہ ۱: دارالحرب میں مسلمان امان لیکر گیا تو وہاں والوں کی جان و مال سے تعرض کرنا[3] اس پر حرام ہے کہ جب امان لی تو اُس کا پورا کرنا واجب ہے۔ یوہیں اُن کافروں کی عورتیں بھی اس پر حرام ہیں اور اگر مسلمان قید ہو کر گیا ہے تو کافروں کی جان و مال اس پر حرام نہیں اگرچہ کافروں نے خود ہی اُسے چھوڑ دیا ہو یعنی یہ اگر وہاں سے کوئی چیز لے آیا یا کسی کو مار ڈالا تو گنہگار نہیں کہ اس نے اُن کے ساتھ کوئی معاہدہ نہیں کیا ہے جس کا خلاف کرنا جائز نہ ہو۔[4] (جوہرہ، درمختار)

مسئلہ ۲: مسلمان امان لے کر گیا اور وہاں سے کوئی چیز لے کر دارالاسلام میں چلا آیا تو اس شے کا اب مالک ہو گیا مگر یہ مِلکِ حرام و خبیث ہے کہ اس کو ایسا کرنا جائز نہ تھا لہٰذا حکم ہے کہ فقرا پر تصدق کر دے اور اگر تصدق نہ کیا اور اس شے کو بیچ ڈالا تو بیع صحیح ہے اور اگر اس نے وہاں نکاح کیا تھا اور عورت کو جبراً لایا تو دارالاسلام میں پہنچ کر نکاح جاتا رہا اور عورت کنیز ہو گئی۔[5] (جوہرہ، ردالمحتار)

مسئلہ ۳: مسلمان امان لے کر دارالحرب کو گیا اور وہاں کے بادشاہ نے بدعہدی کی مثلاً اس کا مال لے لیا یا قید کر لیا یا دوسرے نے اس قسم کا کوئی معاملہ کیا اور بادشاہ کو اس کا علم ہوا اور تدارک[6] نہ کیا تو اب ان کے جان و مال سے تعرض کرے تو گنہگار نہیں کہ بدعہدی اُن کی جانب سے ہے اِسکی جانب سے نہیں اور اِس صورت میں جو مال وغیرہ وہاں

---

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب الجهاد، باب استیلاء الکفار... إلخ، ج ٦، ص ٢٦١.

2 ...... "الدرالمختار" کتاب الجهاد، باب المستأمن، ج٦، ص ٢٦٢.

3 ...... بے جا مداخلت

4 ...... "الدرالمختار" کتاب الجهاد، باب المستأمن، ج٦، ص ٢٦٢.

5 ...... "ردالمحتار" کتاب الجهاد، باب المستأمن، ج٦، ص ٢٦٣.

6 ...... تلافی، پوچھ گچھ۔

سے لائے گا حلال ہے۔[1] (شرح ملتقی)

مسئلہ ۴: مسلمان نے دارالحرب میں کافر حربی کی رضامندی سے کوئی مال حاصل کیا تو اس میں کوئی حرج نہیں مثلاً ایک روپیہ دو روپے کے بدلے میں بیچا۔ یوہیں اگر اُس کو قرض دیا اور یہ ٹھہرا لیا کہ مہینہ بھر میں سو کے سوا سو[2] لوں گا یہ جائز ہے کہ کافر حربی کا مال جس طرح ملے لے سکتا ہے مگر معاہدہ کے خلاف کرنا حرام ہے۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۵: مسلمان دارالحرب میں امان[4] لیکر گیا ہے اس نے کسی حربی کو قرض دیا یا کوئی چیز اس کے ہاتھ اُدھار بیچی یا حربی نے اس مسلمان کو قرض دیا یا اس کے ہاتھ کوئی چیز اُدھار بیچی یا ایک نے دوسرے کی کوئی چیز غصب کی پھر یہ دونوں دارالاسلام میں آئے تو قاضی شرع[5] ان میں باہم کوئی فیصلہ نہ کریگا ہاں اب یہاں آنے کے بعد اگر اس قسم کی بات ہوگی تو فیصلہ کیا جائیگا۔ یوہیں اگر دو حربی امان لیکر آئے اور دارالحرب میں ان کے درمیان اس قسم کا معاملہ ہوا تھا تو ان میں بھی فیصلہ نہ کیا جائے گا۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۶: مسلمان تاجر کو یہ اجازت نہیں کہ لونڈی غلام بیچنے کے لیے دارالحرب جائے ہاں اگر خدمت کے لیے لے جانا چاہتا ہو تو اجازت ہے۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۷: حربی امان لیکر دارالاسلام میں آیا تو پورے سال بھر یہاں رہنے نہ دینگے اور اُس سے کہہ دیا جائیگا کہ اگر تو یہاں سال بھر رہیگا تو جزیہ مقرر ہوگا اب اگر سال بھر رہ گیا تو جزیہ لیا جائیگا اور وہ ذمی ہو جائیگا اور اب دارالحرب جانے نہ دینگے، اگرچہ تجارت یا کسی اور کام کے لیے جانا چاہتا ہو اور چلا گیا تو بدستور حربی ہو گیا اس کا خون مباح ہے۔[8] (جوہرہ)

مسئلہ ۸: سال سے کم جتنی چاہے بادشاہِ اسلام اس کے لیے مدت مقرر کردے اور یہ کہہ دے کہ اگر تو اس مدت سے زیادہ ٹھہرا تو تجھ سے جزیہ لیا جائے گا اور اُس وقت وہ ذمی ہو جائیگا۔[9] (عالمگیری)

مسئلہ ۹: حربی امان لے کر آیا اور یہاں خراجی یا عُشری زمین خریدی اور خراج اُس پر مقرر ہو گیا تو اب ذمی ہو گیا اور

---

1. ......"الدرالمنتقی فی شرح الملتقی" کتاب السیر والجهاد، باب المستأمن، ج۲، ص۴۴۹. (هامش مجمع الانهر)
2. ......سوا سو یعنی ۱۲۵۔
3. ......"ردالمحتار" کتاب الجهاد، باب المستأمن، ج٦، ص٢٦٢. بتصرف
4. ......یعنی جان و مال وغیرہ کی حفاظت کا معاہدہ۔
5. ......اسلامی قانون کے مطابق فیصلے کرنے والا قاضی۔
6. ......"الدرالمختار" کتاب الجهاد، باب المستأمن، ج٦، ص٢٦٤.
7. ......"الفتاوی الهندية" کتاب السیر، الباب السادس فی المستأمن، الفصل الاول، ج۲، ص۲۳۳.
8. ......"الجوهرة النيرة" کتاب السیر، الجزء الثانی، ص٣٤٦.
9. ......"الفتاوی الهندية" کتاب السیر، الباب السادس فی المستأمن، الفصل الثانی، ج۲، ص٢٣٤.

جس وقت خراج مقرر ہوا اُسی وقت سالِ آئندہ کا جزیہ بھی وصول کیا جائے گا۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰: کتابیہ عورت امان لیکر دارالاسلام میں آئی اوراس سے کسی مسلمان یا ذمی نے نکاح کرلیا تو اب ذمیہ ہوگئی اب دارالحرب کو نہیں جاسکتی۔ یوہیں اگر میاں بی بی دونوں آئے اور شوہر یہاں مسلمان ہوگیا تو عورت اب نہیں جاسکتی اور اگر مرد حربی نے کسی ذمی عورت سے نکاح کیا تو اس کی وجہ سے ذمی نہ ہوا ہوسکتا ہے کہ طلاق دیکر چلا جائے۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۱۱: حربی نے اپنے غلام کو تجارت کے لیے دارالاسلام میں بھیجا غلام یہاں آکر مسلمان ہوگیا تو غلام بیچ ڈالا جائے گا اور اس کا ثمن[3] حربی کے لیے محفوظ رکھا جائے گا یہ نہیں ہوسکتا کہ غلام واپس دیا جائے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: مستامن جب دارالحرب کو چلا گیا تو اب پھر حربی ہوگیا اور اگر اس نے کسی مسلمان یا ذمی کے پاس کچھ مال رکھا تھا یا اُن پر اُس کا دَین تھا اور اُس کافر کو کسی نے قید کرلیا یا اُس ملک کو مسلمانوں نے فتح کرلیا اور اُس کو مار ڈالا تو دَین ساقط ہوگیا اور وہ امانت فے ہے اور اگر بغیر غلبہ وہ مارا گیا یا مرگیا تو دَین اور امانت اُس کے وارثوں کے لیے ہے۔[5] (ملتقی)

مسئلہ ۱۳: حربی یا مرتد یا وہ شخص جس پر قصاص لازم آیا بھاگ کر حرم شریف میں چلا جائے تو وہاں قتل نہ کریں گے بلکہ اُسے وہاں کھانا پانی کچھ نہ دیں کہ نکلنے پر مجبور ہو اور وہاں سے نکلنے کے بعد قتل کرڈالیں اور اگر حرم میں کسی نے خون کیا تو اُسے وہیں قتل کرسکتے ہیں اس کی ضرورت نہیں کہ نکلے تو قتل کریں۔[6] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۴: جو جگہ دارالحرب ہے اب وہ دارالاسلام اُس وقت ہوگی کہ مسلمانوں کے قبضہ میں آجائے اور وہاں احکام اسلام جاری ہو جائیں اور دارالاسلام اُس وقت دارالحرب ہوگا، جبکہ یہ تین باتیں پائی جائیں۔ (۱) کفر کے احکام جاری ہوجائیں اور اسلامی احکام بالکل روک دیے جائیں اور اگر اسلام کے احکام بھی جاری ہیں اور کفر کے بھی تو دارالحرب نہ ہوا۔ (۲) دارالحرب سے متصل ہو کہ اس کے اور دارالحرب کے درمیان میں کوئی اسلامی شہر نہ ہو۔ (۳) اس میں کوئی مسلمان یا ذمی امان اول پر باقی نہ ہو۔[7] (درمختار، ردالمحتار) اس سے معلوم ہوا کہ ہندوستان بحمدہ تعالیٰ اب تک دارالاسلام ہے بعضوں نے

---

1. ......"الفتاوى الهندية"، كتاب السير، الباب السادس فى المستأمن، الفصل الثانى، ج۲، ص۲۳۵.
2. ......"الدرالمختار"، كتاب الجهاد، فصل فى استئمان الكافر، ج۶، ص۲۷۱.
3. ......وہ قیمت جو خریدار اور بیچنے والا آپس میں مقرر کردیں ثمن کہلاتا ہے۔
4. ......"الفتاوى الهندية" كتاب السير، الباب السادس فى المستأمن، الفصل الثانى، ج۲، ص۲۳۵.
5. ......"ملتقى الابحر مع مجمع الانهر" "كتاب السير والجهاد، باب المستأمن، فصل لايمكن مستامن ...إلخ، ج۲، ص۴۵۳.
6. ......"الدرالمختار" و "ردالمحتار" "كتاب الجهاد، فصل فى استئمان الكافر، مطلب: مهم الصبى...إلخ، ج۶، ص۲۷۶.
7. ......"الدرالمختار" و "ردالمحتار" "كتاب الجهاد، فصل فى استئمان الكافر، مطلب: فى ما تصيربه دارالسلام ...إلخ، ج۶، ص۲۷۶، ۲۷۷.

خواہ مخواہ اسے دارالحرب خیال کر رکھا ہے یہاں کے مسلمانوں پر لازم ہے کہ باہم رضامندی سے کوئی قاضی مقرر کریں کہ کم ازکم اسلامی معاملات جن کے لیے مسلمان حاکم ہونا شرط ہے اُس سے فیصلہ کرائیں اور یہ مسلمانوں کی بدنصیبی ہے کہ باوجود اس کے کہ انگریز اُنھیں اُس سے نہیں روکتے پھر بھی اُنھیں احکام شرعیہ کے اجرا[1] کی بالکل پرواہ نہیں۔

عشر و خراج کا بیان

زمین عرب اور بصرہ اور وہ زمین جہاں کے لوگ خود بخود مسلمان ہوگئے اور جو شہر قہراً فتح کیا گیا اور وہاں کی زمین مجاہدین پر تقسیم کردی گئی یہ سب عشری[2] ہیں اور بھی عشری ہونے کی بعض صورتیں ہیں، جن کو ہم کتاب الزکاۃ[3] میں بیان کر آئے اور جو شہر بطور صلح فتح ہو یا جو لڑکر فتح کیا گیا مگر مجاہدین پر تقسیم نہ ہوا بلکہ وہاں کے لوگ برقرار رکھے گئے یا دوسری جگہ کے کافر وہاں بسادیے گئے، یہ سب خراجی[4] ہیں۔ بنجر زمین کو مسلمان نے کھیت کیا، اگر اُس کے آس پاس کی زمین عشری ہے تو یہ بھی عشری اور خراجی ہے تو خراجی۔

مسئلہ: زمین وقف کردی تو اگر پہلے عشری تھی تو اب بھی عشری ہے اور خراجی تھی تو اب بھی خراجی اور اگر بیت المال سے خرید کر وقف کی تو اب خراج نہیں اور عشری تھی تو عُشر ہے۔[5] (ردالمحتار)

عشر و خراج کے مسائل بقدر ضرورت کتاب الزکاۃ میں بیان کر دیے گئے وہاں سے معلوم کریں اُن سے زائد جزئیات[6] کی حاجت نہیں معلوم ہوتی لہٰذا اُنھیں پر اکتفا کریں۔

تنبیہ: اس زمانہ کے مسلمانوں نے عشر و خراج کو عموماً چھوڑ رکھا ہے بلکہ جہاں تک میرا خیال ہے بہتیرے[7] وہ مسلمان ہیں جن کے کان بھی ان لفظوں سے آشنا نہیں، جانتے ہی نہیں کہ کھیت کی پیداوار میں بھی شرع[8] نے کچھ دوسروں کا حق رکھا ہے حالانکہ قرآن مجید میں مولیٰ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَ مِمَّاۤ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ۪ ﴾[9]

---

1 ...... اسلامی قانون کے لاگو یا جاری کرنے۔
2 ...... وہ زمین جس کی پیداوار سے عشر ادا کیا جاتا ہے۔
3 ...... یعنی بہارِشریعت جلد 1 حصہ 5 ملاحظہ فرمائیں۔
4 ...... وہ زمین جس کی پیداوار سے خراج لیا جاتا ہو۔
5 ...... "ردالمحتار"، کتاب الجهاد، باب العشر والخراج، مطلب: اراضی المملكة...إلخ، ج٦، ص٢٨١.
6 ...... یعنی مسائل۔
7 ...... بہت سے۔
8 ...... شریعت اسلامیہ۔
9 ...... پ ٣، البقرة: ٢٦٧.

خرچ کرو اپنی پاک کمائیوں سے اور اُس سے کہ ہم نے تمھارے لیے زمین سے نکالا۔

اگر مسلمان ان باتوں سے واقف ہوجائیں تو اب بھی بہتیرے خدا (عزوجل) کے بندے وہ ہیں جو اتباعِ شریعت[1] کی کوشش کرتے ہیں جس طرح زکاۃ دیتے ہیں انھیں بھی ادا کریں گے، واللہ ھو الموفق۔

جزیہ کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿وَمَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَآ اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ كَيْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةًۢ بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ ؕ وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝﴾[2]

اللہ (عزوجل) نے کافروں سے جو کچھ اپنے رسول کو دلایا، اُس پر نہ تم نے گھوڑے دوڑائے نہ اونٹ، ولیکن اللہ (عزوجل) اپنے رسولوں کو جس پر چاہتا ہے مسلّط فرمادیتا ہے اور اللہ (عزوجل) ہر شے پر قادر ہے جو کچھ اللہ (عزوجل) نے اپنے رسول کو بستیوں والوں سے دلایا وہ اللہ (عزوجل) و رسول کے لیے ہے اور قرابت والے اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافر کے لیے (یہ اس لیے بیان کیا گیا کہ) تم میں کے مالدار لوگ لینے دینے نہ لگیں اور جو کچھ رسول تم کو دیں، اسے لو اور جس چیز سے منع کریں، اُس سے باز رہو اور اللہ (عزوجل) سے ڈرو، بیشک اللہ (عزوجل) سخت عذاب والا ہے۔

احادیث

حدیث ۱: ابوداود معاذ بن جبل رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے جب ان کو یمن (کا حاکم بناکر) بھیجا تو یہ فرمادیا کہ ''ہر بالغ سے ایک دینار وصول کریں یا اس قیمت کا معافری۔'' یہ ایک کپڑا ہے جو یمن میں ہوتا ہے۔[3]

حدیث ۲: امام احمد و ترمذی و ابوداود نے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے

---

1 ......اسلامی احکام پر عمل کرنے۔

2 ......پ ۲۸، الحشر: ۶، ۷.

3 ......"سنن أبي داود"، كتاب الخراج... إلخ، باب في اخذا الجزيه، الحديث: ۳۰۳۸، ج ۳، ص ۲۲۵.

فرمایا: ''ایک زمین میں دو قبلے درست نہیں اور مسلمان پر جزیہ نہیں۔''[1]

حدیث ۳: ترمذی نے عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہتے ہیں میں نے عرض کی، یارسول اللہ! (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہم کافروں کے ملک میں جاتے ہیں، وہ نہ ہماری مہمانی کرتے ہیں، نہ ہمارے حقوق ادا کرتے ہیں اور ہم خود جبراً[2] لینا اچھا نہیں سمجھتے (اور اس کی وجہ سے ہم کو بہت ضرر ہوتا ہے۔) ارشاد فرمایا کہ ''اگر تمھارے حقوق خوشی سے نہ دیں، تو جبراً وصول کرو۔''[3]

حدیث ۴: امام مالک اسلم سے راوی، کہ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ جزیہ مقرر کیا، سونے والوں پر چار دینار اور چاندی والوں پر چالیس درہم اور اس کے علاوہ مسلمانوں کی خوراک اور تین دن کی مہمانی اُن کے ذمہ تھی۔[4]

مسائل فقہیّہ

سلطنت اسلامیہ کی جانب سے ذمی کفار پر جو مقرر کیا جاتا ہے اسے جزیہ کہتے ہیں۔ جزیہ کی دو قسمیں ہیں ایک وہ کہ ان سے کسی مقدار معین پر صلح ہوئی کہ سالانہ وہ ہمیں اتنا دیں گے اس میں کمی بیشی کچھ نہیں ہوسکتی نہ شرع نے اس کی کوئی خاص مقدار مقرر کی بلکہ جتنے پر صلح ہو جائے وہ ہے۔ دوسری یہ کہ مُلک کو فتح کیا اور کافروں کے املاک[5] بدستور چھوڑ دیے گئے ان پر سلطنت[6] کی جانب سے حسب حال کچھ مقرر کیا جائیگا اس میں اُن کی خوشی یا ناخوشی کا اعتبار نہیں اس کی مقدار یہ ہے کہ مالداروں پر اڑتالیس (۴۸) درہم سالانہ ہر مہینے میں چار درہم۔ متوسط شخص پر چوبیس درہم سالانہ ہر مہینے میں دو درہم۔ فقیر کمانے والے پر بارہ درہم سالانہ ہر ماہ میں ایک درہم۔ اب اختیار ہے کہ شروع سال میں سال بھر کا لے لیں یا ماہ بماہ وصول کریں دوسری صورت میں آسانی ہے۔ مالدار اور فقیر اور متوسط کس کو کہتے ہیں یہ وہاں کے عرف اور بادشاہ کی رائے پر ہے اور ایک قول یہ بھی ہے کہ جو شخص نادار ہو یا دوسو درہم سے کم کا مالک ہو فقیر ہے اور دوسو سے دس (۱۰) ہزار سے کم تک کا مالک ہو تو متوسط ہے اور دس ہزار یا زیادہ کا مالک ہو تو مالدار ہے۔[7] (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

---

1. ...... "المسند" للإمام أحمد، مسند عبدالله بن العباس، الحديث: ۱۹۴۹، ج۱، ص۴۷۹.
2. ......زبردستی۔
3. ......"جامع الترمذي"، كتاب السير، باب ماجاء ما يحل من اموال اهل الذمة، الحديث: ۱۵۹۵، ج ۳، ص۲۱۶.
4. ......"الموطأ" لإمام مالك، كتاب الزكاة، باب جزية اهل الكتاب و المجوس، الحديث: ۶۲۹_۳/۴۳، ج۱، ص۲۵۷.
5. ......جائیداد، مکانات وغیرہ۔
6. ......یعنی اسلامی حکومت۔
7. ...... الفتاوى الهندية، كتاب السير، الباب الثامن في الجزية، ج۲، ص۲۴۴
و "الدرالمختار و ردالمحتار" كتاب الجهاد، فصل في الجزية، ج ۶، ص ۳۰۵، ۳۰۶.

مسئلہ۱: فقیر کمانے والے سے مراد وہ ہے کہ کمانے پر قادر ہو یعنی اعضا سالم ہوں[1] نصف سال یا اکثر میں بیمار نہ رہتا ہو ایسا بھی نہ ہو کہ اُسے کوئی کام کرنا آتا نہ ہو نہ اتنا بیوقوف ہو کہ کچھ کام نہ کر سکے۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ۲: سال کے اکثر حصہ میں مالدار ہے تو مالداروں کا جزیہ لیا جائے گا اور فقیر ہے تو فقیروں کا اور چھ مہینے میں مالدار رہا اور چھ مہینے میں فقیر تو متوسط۔ ابتدائے سال میں جب مقرر کیا جائیگا اُس وقت کی حالت دیکھ کر مقرر کریں گے اور اگر اُس وقت کوئی عذر ہو تو اس کا لحاظ کیا جائے گا پھر اگر وہ عذر اثنائے سال[3] میں جاتا رہا اور سال کا اکثر حصہ باقی ہے تو مقرر کر دیں گے۔[4] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ۳: مرتد سے جزیہ نہ لیا جائے اسلام لائے فبہا[5] ورنہ قتل کر دیا جائے۔[6] (درمختار)

مسئلہ۴: بچہ اور عورت اور غلام و مکاتب و مدبر، پاگل، بوہرے، لنجھے[7]، بیدست و پا[8]، اپاہج[9]، فالج کی بیماری والے، بوڑھے عاجز، اندھے، فقیر ناکارہ، پوجاری[10] جو لوگوں سے ملتا جلتا نہیں اور کام پر قادر نہ ہو ان سب سے جزیہ نہیں لیا جائے گا اگرچہ اپاہج وغیرہ مالدار ہوں۔[11] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ۵: جو کچھ کماتا ہے سب صرف ہو جاتا ہے بچتا نہیں تو اس سے جزیہ نہ لیں گے۔[12] (عالمگیری)

مسئلہ۶: شروع سال میں جزیہ مقرر کرنے سے پہلے بالغ ہو گیا تو اس پر بھی جزیہ مقرر کیا جائے گا اور اگر اس وقت نابالغ تھا، مقرر ہو جانے کے بعد بالغ ہوا تو نہیں۔[13] (عالمگیری)

مسئلہ۷: اثنائے سال میں یا سالِ تمام کے بعد مسلمان ہو گیا تو جزیہ نہیں لیا جائے گا اگرچہ کئی برس کا اس کے ذمہ باقی ہو اور اگر دو۲ برس کا پیشگی لے لیا ہو تو سال آئندہ کا جو لیا ہے واپس کریں اور اگر جزیہ نہ لیا اور دوسرا سال شروع ہو گیا تو سال

---

1. ......یعنی درست ہو۔
2. ......"ردالمحتار"، کتاب الجهاد،فصل فی الجزیة،ج ٦ ،ص ٣٠٦.
3. ......سال کے دوران۔
4. ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب السیر،الباب الثامن فی الجزیة،ج ٢،ص٢٤٦. و "ردالمحتار"، کتاب الجهاد،فصل فی الجزیة ،ج ٦،ص٣٠٧، ٣٠٨.
5. ......تو صحیح۔
6. ......"الدرالمختار" کتاب الجهاد،فصل فی الجزیة،ج٦،ص٣٠٩.
7. ......ہاتھ پاؤں سے معذور۔
8. ......جس کے ہاتھ پاؤں نہ ہو۔
9. ......چلنے پھرنے سے معذور۔
10. ......مندر وغیرہ کا مجاور۔
11. ......"الدرالمختار"، کتاب الجهاد،فصل فی الجزیة،ج٦،ص ٣١٠. و "الفتاو ی الهندیة"، کتاب السیر،الباب الثامن فی الجزیة،ج ٢،ص ٢٤٥.
12. ......"الفتاو ی الهندیة"، کتاب السیر،الباب الثامن فی الجزیة،ج ٢،ص٢٤٥.
13. ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب السیر،الباب الثامن فی الجزیة،ج ٢،ص٢٤٥، ٢٤٦.

گذشتہ کا ساقط ہوگیا۔ یوہیں مرجانے، اندھے ہونے، اپاہج ہوجانے، فقیر ہوجانے، لنجھے ہوجانے سے کہ کام پر قادر نہ ہوں جزیہ ساقط ہوجاتا ہے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۸: نوکر یا غلام یا کسی اور کے ہاتھ جزیہ بھیج نہیں سکتا بلکہ خود لے کر حاضر ہو اور کھڑا ہو کر ادب کے ساتھ پیش کرے یعنی دونوں ہاتھ میں رکھ کر جیسے نذریں دیا کرتے ہیں اور لینے والا اس کے ہاتھ سے وہ رقم اٹھالے یہ نہیں ہوگا کہ یہ خود اوس کے ہاتھ میں دیدے جیسے فقیر کو دیا کرتے ہیں۔[2] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۹: جزیہ وخراج مصالح عامۂ مسلمین میں صرف کیے جائیں[3] مثلاً سرحد پر جو فوج رہتی ہے اوس پر خرچ ہوں اور پل اور مسجد و حوض و سرا[4] بنانے میں خرچ ہوں اور مساجد کے امام و مؤذن پر خرچ کریں اور علما و طلبہ اور قاضیوں اور اون کے ماتحت کام کرنے والوں کو دیں اور مجاہدین اور ان سب کے بال بچوں کے کھانے کے لیے دیں۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰: دارالاسلام ہونے کے بعد ذمی اب نئے گرجے[6] اور بت خانے اور آتش کدہ[7] نہیں بناسکتے اور پہلے کے جو ہیں وہ باقی رکھے جائیں گے۔ اگر لڑ کر شہر کو فتح کیا ہے تو وہ رہنے کے مکان ہوں گے اور صلح کے ساتھ فتح ہوا تو بدستور عبادت خانے رہیں گے۔ اگر ان کے عبادت خانے منہدم[8] ہوگئے اور پھر بنانا چاہیں تو جیسے تھے ویسے ہی اوسی جگہ بناسکتے ہیں نہ بڑھاسکتے ہیں نہ دوسری جگہ اون کے بدلے میں بناسکتے نہ پہلے سے زیادہ مستحکم بناسکتے مثلاً پہلے کچا تھا تو اب بھی کچا ہی بناسکیں گے اینٹ کا تھا تو پتھر کا نہیں بناسکتے اور بادشاہ اسلام یا مسلمانوں نے منہدم کردیا ہے تو اسے دوبارہ نہیں بناسکتے اور خود منہدم کیا ہو تو بناسکتے ہیں اور پیشتر سے اب کچھ زیادہ کردیا ہو توڑ ھادینگے۔[9] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱: ذمی کافر مسلمانوں سے وضع قطع[10] لباس وغیرہ ہر بات میں ممتاز[11] رکھا جائیگا جس قسم کا لباس مسلمانوں کا ہو گا وہ ذمی نہ پہنے۔ اوس کی زین بھی اور طرح کی ہوگی۔ ہتھیار بنانے کی اوسے اجازت نہیں بلکہ اوسے ہتھیار رکھنے بھی نہ دینگے۔ زنار[12]

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب الجھاد، فصل فی الجزیة، ج٦، ص٣١٢.

2 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب السیر، الباب الثامن فی الجزیة، ج ٢، ص ٢٤٦. وغیرہ

3 ......تمام مسلمانوں کے فلاح و بہبود کے لئے خرچ کئے جائیں۔ 4 ......مسافر خانہ۔

5 ......"الدرالمختار" و" ردالمحتار"، کتاب الجھاد، فصل فی الجزیة، مطلب: فی مصارف بیت المال، ج٦، ص٣٣٦، ٣٣٧.

6 ...... عیسائیوں کا عبادت خانہ۔ 7 ......مجوسیوں کا عبادت خانہ جہاں ہر وقت آگ جلتی رہتی ہے اور مجوسی لوگ اس کو پوجتے رہتے ہیں۔

8 ......گر گئے۔

9 ...... "الدرالمختار" و" ردالمحتار"، کتاب الجھاد، فصل فی الجزیة، مطلب فی أحکام الکنائس... إلخ، ص ٣١٤ـ ٣٢٠.

10 ......شکل وصورت ۔ 11 ...... جداگانہ، منفرد۔

12 ......وہ دھاگہ جو ہندو گلے اور بغل کے درمیان ڈال کر رکھتے ہیں۔

وغیرہ جو اوس کی خاص علامت کی چیزیں ہیں انھیں ظاہر رکھے کہ مسلمان کو دھوکا نہ ہو۔ عمامہ نہ باندھے۔ ریشم کی زنار نہ باندھے۔ لباس فاخرہ [1] جو علما وغیرہ اہل شرف کے ساتھ مخصوص ہے نہ پہنے۔ مسلمان کھڑا ہو تو وہ اُس وقت نہ بیٹھے۔ اُن کی عورتیں بھی مسلمان عورتوں کی طرح کپڑے وغیرہ نہ پہنیں۔ ذمیوں کے مکانوں پر بھی کوئی علامت ایسی ہو جس سے پہچانے جائیں کہ کہیں سائل دروازوں پر کھڑا ہو کر مغفرت کی دعا نہ دے غرض اُس کی ہر بات مسلمانوں سے جدا ہو۔[2] (درمختار، عالمگیری وغیرہما)

اب چونکہ ہندوستان میں اسلامی سلطنت نہیں لہٰذا مسلمانوں کو یہ اختیار نہ رہا کہ کفار کو کسی وضع وغیرہ کا پابند کریں البتہ مسلمانوں کے اختیار میں یہ ضرور ہے کہ خود اون کی وضع اختیار نہ کریں مگر بہت افسوس ہوتا ہے جبکہ کسی مسلمان کو کافروں کی صورت میں دیکھا جاتا ہے لباس و وضع قطع میں کفار سے امتیاز نہیں رکھتے بلکہ بعض مرتبہ ایسا اتفاق ہوا ہے کہ نام دریافت کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ یہ مسلمان ہے۔ مسلمانوں کا ایک خاص امتیاز ڈاڑھی رکھنا تھا اس کو آج کل لوگوں نے بالکل فضول سمجھ رکھا ہے نصاریٰ کی تقلید [3] میں ڈاڑھی کا صفایا اور سر پر بالوں کا گپّھا [4] مونچھیں بڑی بڑی یا بیچ میں ذرا سی جو دیکھنے سے مصنوعی معلوم ہوتی ہیں۔ اگر رکھیں تو نصاریٰ کی سی کم کریں تو نصاریٰ کی طرح۔ اسلامی بات سب ناپسند، کپڑے جوتے ہوں تو نصرانیوں کے سے، کھانا کھائیں تو اون کی طرح اور اب کچھ دنوں سے جو نصاریٰ کی طرف سے منحرف [5] ہوئے تو گھر لوٹ کر نہ آئے بلکہ مشرکوں ہندوؤں کی تقلید اختیار کی ٹوپی ہندو کے نام کی، ہندو جو کہیں اوس پر دل وجان سے حاضر اگرچہ اسلام کے احکام پسِ پشت ہوں [6] اگر وہ کہے اور جب وہ کہے روزہ رکھنے کو طیار مگر رمضان میں پان کھا کر نکلنا نہ شرم نہ عار، وہ کہے تو دن بھر بازار بند خرید و فروخت حرام اور خدا فرماتا ہے کہ جب جمعہ کی اذان ہو تو خرید و فروخت چھوڑ و [7] اس کی طرف اصلاً التفات نہیں [8] غرض مسلمانوں کی جو ابتر حالت [9] ہے، اس کا کہاں تک رونا رویا جائے یہ حالت نہ ہوتی تو یہ دن کیوں دیکھنے پڑتے اور جب ان کی قوت منفعلہ [10] اتنی قوی ہے اور قوت فاعلہ [11] زائل ہو چکی تو اب کیا امید ہو سکتی ہے کہ یہ مسلمان کبھی ترقی کا زینہ طے کرینگے غلام بن کر اب بھی ہیں اور جب بھی رہیں گے، والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

---

1 ......عمدہ لباس، قیمتی کپڑے۔

2 ......"الدرالمختار"، کتاب الجهاد،فصل فی الجزیة، ج ٦،ص ٣٢٠-٣٢٤
و" الفتاوی الهندیة"، کتاب السیر،الباب الثامن فی الجزیة،فصل ،ج ٢،ص ٣٥٠.

3 ...... عیسائیوں کے پیچھے چلنے یعنی اُن کے طریقوں کو اپنانے 4 ...... گپّھا۔ 5 ...... پھرتے۔ 6 ...... چھوڑ دیے ہوں یعنی عمل نہ ہو۔

7 ...... اذانِ جمعہ کے شروع سے ختمِ نماز تک بیع مکروہ تحریمی ہے اور اذان سے مراد پہلی اذان ہے کہ اُسی وقت سعی واجب ہو جاتی ہے مگر وہ لوگ جن پر جمعہ واجب نہیں مثلاً عورتیں یا مریض اُن کی بیع میں کراہت نہیں۔ (بہارشریعت حصہ ١١، ص ١٠٣)

8 ......توجہ نہیں۔ 9 ...... بہت بری حالت۔

10 ......کسی بات سے متاثر ہونے کی صلاحیت۔ 11 ......کسی بات میں اثر ڈالنے کی قوت۔

مسئلہ ۱۲: نصرانی نے مسلمان سے گرجے کا راستہ پوچھا یا ہندو نے مندر کا تو نہ بتائے کہ گناہ پر اعانت کرنا ہے۔ اگر کسی مسلمان کا باپ یا ماں کافر ہے اور کہے کہ تو مجھے بت خانہ پہنچادے تو نہ لیجائے اور اگر وہاں سے آنا چاہتے ہیں تو لاسکتا ہے۔ [1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳: کافر کو سلام نہ کرے مگر بضرورت اور وہ آتا ہو تو اُس کے لیے راستہ وسیع نہ کرے بلکہ اُس کے لیے تنگ راستہ چھوڑے۔ [2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴: کافر سنکھ [3] یا ناقوس [4] بجانا چاہیں تو مسلمان نہ بجانے دیں اگرچہ اپنے گھروں میں بجائیں۔ یوہیں اگر اپنے معبودوں کے جلوس وغیرہ نکالیں تو روک دیں اور کفر وشرک کی بات علانیہ بکنے سے بھی روکے جائیں یہاں تک کہ یہود ونصاریٰ اگر یہ گڑھی ہوئی توراۃ وانجیل بلند آواز سے پڑھیں اور اس میں کوئی کفر کی بات ہو تو روک دیے جائیں اور بازاروں میں پڑھنا چاہیں تو مطلقاً روکے جائیں اگرچہ کفر نہ بکیں۔ [5] (عالمگیری) جب توراۃ وانجیل کے لیے یہ احکام ہیں تو رامائن [6]، وید [7] وغیرہا خرافاتِ ہنود [8] کہ مجموعہ شرک ہیں ان کے لیے اشد حکم ہوگا مگر یہ احکام تو اسلامی تھے جو سلطنت کے ساتھ متعلق تھے اور جب سلطنت نہ رہی تو ظاہر ہے کہ روکنے کی بھی طاقت نہ رہی مگر اب مسلمان اتنا تو کرسکتے ہیں کہ ایسی جگہوں سے دور بھاگیں نہ یہ کہ عیسائیوں اور آریوں [9] کے لکچروں اور جلسوں میں شریک ہوں اور وہاں اپنی آنکھوں سے احکام اسلام کی بیحرمتی دیکھیں اور کانوں سے خدا ورسول کی شان میں گستاخیاں سنیں اور جانا نہ چھوڑیں مگر نہ علم رکھتے ہیں کہ جواب دیں نہ حیا رکھتے ہیں کہ باز آئیں۔

مسئلہ ۱۵: شہر میں شراب لانے سے منع کیا جائیگا اگر کوئی مسلمان شراب لایا اور گرفتار ہوا اور عذر یہ کرتا ہے کہ میری نہیں کسی اور کی ہے اور نام بھی نہیں بتاتا کہ کس کی ہے یا کہتا ہے سرکہ بنانے کے لیے لایا ہوں تو اگر وہ شخص دیندار ہے چھوڑ دینگے ورنہ شراب بہادینگے اور اُسے سزا دینگے اور قید کرینگے تاوقتیکہ توبہ نہ کرے اور اگر کافر لایا ہو اور گرفتار ہوا اور یہ نہ جانتا ہو کہ لانا نہیں چاہیے تو اسے شہر سے نکالدیں اور کہہ دیا جائے کہ اگر پھر لایا تو سزا دی جائے گی۔ [10] (عالمگیری)

---

1 ...... الفتاوی الهندية"، كتاب السير،الباب الثامن في الجزية،فصل ،ج ٢،ص ٣٥٠.
2 ...... المرجع السابق.
3 ...... ایک قسم کا باجا جو قدیم زمانے سے مندروں میں پوجاپاٹ کے وقت یا اس کے اعلان کے لئے بجایا جاتا ہے۔
4 ...... سنکھ جو ہندو پوجا کے وقت بجاتے ہیں۔
5 ...... "الفتاوی الهندية" كتاب السير،الباب الثامن في الجزية،فصل ،ج ٢،ص ٣٥٠.
6 ...... ایک رزمیہ نظم جس میں رام چندر کے حالاتِ زندگی بیان کئے گئے ہیں۔
7 ...... ہندوؤں کی مقدس کتاب کا نام۔
8 ...... ہندوؤں کے فضول بکواس۔
9 ...... آریا مذہب کے اعتقاد وطریق پر چلنے والی ہندو جماعت۔
10 ...... "الفتاوی الهندية" كتاب السير،الباب الثامن في الجزية،فصل ،ج ٢،ص ٢٥١.

مرتد کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴾ (1)

تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے مرتد ہو جائے اور کفر کی حالت میں مرے اسکے تمام اعمال دنیا اور آخرت میں رائیگاں ہیں اور وہ لوگ جہنمی ہیں، اُس میں ہمیشہ رہیں گے۔

اور فرماتا ہے:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ ۙ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۡ يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ؕ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴾ (2)

''اے ایمان والو! تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے مرتد ہو جائے تو عنقریب اللہ (عزوجل) ایک ایسی قوم لائیگا جو اللہ (عزوجل) کو محبوب ہوگی اور وہ اللہ (عزوجل) کو محبوب رکھے گی مسلمانوں کے سامنے ذلیل اور کافروں پر سخت ہوگی وہ لوگ اللہ (عزوجل) کی راہ میں جہاد کرینگے کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں گے یہ اللہ (عزوجل) کا فضل ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ (عزوجل) وسعت والا، علم والا ہے۔''

اور فرماتا ہے:

﴿ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ؕ ﴾ (3)

''تم فرمادو! کیا اللہ (عزوجل) اوراس کی آیتوں اور اُس کے رسول (صلی اللہ تعالی علیہ وسلم) کے ساتھ تم مسخرہ پن کرتے تھے، بہانے نہ بناؤ، تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے''۔

---

1 ......پ ۲، البقرہ: ۲۱۷.

2 ......پ ٦، المائدہ: ٥٤.

3 ......پ ۱۰، التوبۃ: ٦٥، ٦٦.

احادیث

حدیث ۱: امام بخاری نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بندہ کبھی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی بات کہتا ہے اور اس کی طرف توجہ بھی نہیں کرتا (یعنی اپنے نزدیک ایک معمولی بات کہتا ہے) اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اسکے بہت درجے بلند کرتا ہے اور کبھی اللہ (عزوجل) کی ناراضی کی بات کرتا ہے اور اس کا خیال بھی نہیں کرتا اس کی وجہ سے جہنم میں گرتا ہے۔'' اور ایک روایت میں ہے، کہ ''مشرق و مغرب کے درمیان میں جو فاصلہ ہے، اس سے بھی فاصلہ پر جہنم میں گرتا ہے۔''[1]

حدیث ۲و۳: صحیح بخاری و مسلم میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو مسلمان اللہ (عزوجل) کی وحدانیت اور میری رسالت کی شہادت دیتا ہے اس کا خون حلال نہیں، مگر تین وجہ سے وہ کسی کو قتل کرے اور ثیب زانی اور دین سے نکل جانے والا جو جماعت مسلمین کو چھوڑ دیتا ہے۔'' اور ترمذی و نسائی و ابن ماجہ نے اسی کی مثل حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔[2]

حدیث ۴: صحیح بخاری شریف میں عکرمہ سے مروی، کہتے ہیں کہ حضرتِ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں زندیق[3] پیش کیے گئے انھوں نے ان کو جلا دیا۔ جب یہ خبر عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو پہنچی تو یہ فرمایا کہ میں ہوتا تو نہیں جلاتا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا، فرمایا کہ ''اللہ (عزوجل) کے عذاب کے ساتھ تم عذاب مت دو۔'' اور میں انھیں قتل کرتا، اس لیے کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا ہے: ''جو شخص اپنے دین کو بدل دے، اُسے قتل کر ڈالو۔''[4]

مسئلہ ۱: کفر و شرک سے بدتر کوئی گناہ نہیں اور وہ بھی ارتداد کہ یہ کفر اصلی سے بھی باعتبار احکام سخت تر ہے جیسا کہ اس کے احکام سے معلوم ہوگا۔ مسلمان کو چاہیے کہ اس سے پناہ مانگتا رہے کہ شیطان ہر وقت ایمان کی گھات[5] میں ہے اور حدیث میں فرمایا کہ شیطان انسان کے بدن میں خون کی طرح تیرتا ہے[6]۔ آدمی کو کبھی اپنے اوپر یا اپنی طاعت و اعمال پر بھروسا نہ

---

1. ...... "الصحیح البخاری"، کتاب الرقاق، باب حفظ اللسان، الحدیث ٦٤٧٧، ٦٤٧٨، ج ٤، ص ٢٤١.
و "صحیح مسلم"، کتاب الزھد... إلخ، باب التکلم بالکلمة یھوی... إلخ، الحدیث: ٤٩، ٥٠ـ٢٩٨٨، ص ١٥٩٥.
2. ...... "صحیح البخاري"، کتاب الدیات، باب قول اللّٰہ تعالیٰ ﴿أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ﴾ .. إلخ، الحدیث: ٦٨٧٨، ج ٤، ص ٣٦١.
3. ...... وہ شخص جو اللہ عزوجل کی وحدانیت کا قائل نہ ہو۔
4. ...... "صحیح البخاري"، کتاب استتابة المرتدین... إلخ، الحدیث: ٦٩٢٢، ج ٤، ص ٣٧٨.
5. ...... تاک، داؤں۔
6. ...... "سنن الترمذی"، کتاب الرضاع، باب ماجاء کراھیة .. الخ، الحدیث ١١٧٥، ج ٢، ص ٣٩١.

چاہیے ہر وقت خدا پر اعتماد کرے اور اسی سے بقائے ایمان کی دعا چاہے کہ اسی کے ہاتھ میں قلب ہے اور قلب کو قلب اسی وجہ سے کہتے ہیں کہ لوٹ پوٹ ہوتا[1] رہتا ہے ایمان پر ثابت رہنا اسی کی توفیق سے ہے جس کے دستِ قدرت میں قلب ہے اور حدیث میں فرمایا کہ شرک سے بچو کہ وہ چیونٹی کی چال سے زیادہ مخفی ہے[2] اور اس سے بچنے کی حدیث میں ایک دعا ارشاد فرمائی اسے ہر روز تین مرتبہ پڑھ لیا کرو، حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ شرک سے محفوظ رہو گے، وہ دعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ اُشْرِکَ بِکَ شَیْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَا اَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ[3].

مرتد وہ شخص ہے کہ اسلام کے بعد کسی ایسے امر کا انکار کرے جو ضروریاتِ دین سے ہو یعنی زبان سے کلمۂ کفر بکے جس میں تاویلِ صحیح کی گنجائش نہ ہو۔ یوہیں بعض افعال بھی ایسے ہیں جن سے کافر ہو جاتا ہے مثلاً بت کو سجدہ کرنا۔ مصحف شریف کو نجاست کی جگہ پھینک دینا۔[4]

مسئلہ ۲: جو بطورِ تمسخر اور ٹھٹے[5] کے کفر کریگا وہ بھی مرتد ہے اگرچہ کہتا ہے کہ ایسا اعتقاد نہیں رکھتا۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۳: کسی کلام میں چند معنے بنتے ہیں بعض کفر کی طرف جاتے ہیں بعض اسلام کی طرف تو اس شخص کی تکفیر نہیں کی جائے گی[7]۔ ہاں اگر معلوم ہو کہ قائل نے معنی کفر کا ارادہ کیا مثلاً وہ خود کہتا ہے کہ میری مراد یہی ہے تو کلام کا محتمل ہونا نفع نہ دیگا۔ یہاں سے معلوم ہوا کہ کلمہ کے کفر ہونے سے قائل کا کافر ہونا ضرور نہیں۔[8] (ردالمحتار وغیرہ) آج کل بعض لوگوں نے یہ خیال کر لیا ہے کہ کسی شخص میں ایک بات بھی اسلام کی ہو تو اسے کافر نہ کہیں گے یہ بالکل غلط ہے کیا یہود و نصاریٰ میں اسلام کی کوئی بات نہیں پائی جاتی حالانکہ قرآنِ عظیم میں انھیں کافر فرمایا گیا بلکہ بات یہ ہے کہ علما نے فرمایا یہ تھا کہ اگر کسی مسلمان نے ایسی بات کہی جس کے بعض معنی اسلام کے مطابق ہیں تو کافر نہ کہیں گے اس کو ان لوگوں نے یہ بنا لیا۔ ایک یہ وبا بھی پھیلی ہوئی ہے کہتے ہیں کہ ''ہم تو کافر کو بھی کافر نہ کہیں گے کہ ہمیں کیا معلوم کہ اس کا خاتمہ کفر پر ہوگا'' یہ بھی غلط ہے قرآنِ عظیم نے کافر کو کافر کہا اور کافر کہنے کا حکم دیا۔ ''قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ'' اور اگر ایسا ہے تو مسلمان کو بھی مسلمان نہ کہو تمھیں کیا معلوم کہ اسلام پر مرے گا

1 ...... بدلتا۔

2 ...... "المسند" للامام احمد بن حنبل، مسند الکوفیین، حدیث أبی موسی الأشعری، الحدیث ۱۹۶۲۵، ج۷، ص۱۴۶

3 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الجہاد، باب المرتد، مطلب فی حکم من شتم ... الخ، ج۶، ص۳۵۴.
ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں کہ جان بوجھ کر تیرے ساتھ کسی کو شریک بناؤں اور تجھ سے بخشش مانگتا ہوں (اس شرک سے) جسے میں نہیں جانتا بے شک تو دانائے غیوب ہے۔

4 ...... "الدرالمختار" کتاب الجہاد، باب المرتد، ج۶، ص۳۴۴.

5 ...... ہنسی اور مذاق۔

6 ...... "الدرالمختار" کتاب الجہاد، باب المرتد، ج۶، ص۳۴۳.

7 ...... یعنی اس پر کفر کا حکم نہیں لگائیں گے۔

8 ...... "ردالمحتار" کتاب الجہاد، باب المرتد، مطلب: فی حکم من شتم دین مسلم، ج۶، ص۳۵۴. وغیرہ.

خاتمہ کا حال تو خدا جانے مگر شریعت نے کافر و مسلم میں امتیاز رکھا ہے اگر کافر کو کافر نہ جانا جائے تو کیا اس کے ساتھ وہی معاملات کرو گے جو مسلم کے ساتھ ہوتے ہیں حالانکہ بہت سے امور ایسے ہیں جن میں کفار کے احکام مسلمانوں سے بالکل جدا ہیں مثلاً ان کے جنازہ کی نماز نہ پڑھنا، ان کے لیے استغفار نہ کرنا، ان کو مسلمانوں کی طرح دفن نہ کرنا، ان کو اپنی لڑکیاں نہ دینا، ان پر جہاد کرنا، ان سے جزیہ لینا اس سے انکار کریں تو قتل کرنا وغیرہ وغیرہ۔ بعض جاہل یہ کہتے ہیں کہ ''ہم کسی کو کافر نہیں کہتے، عالم لوگ جانیں وہ کافر کہیں'' مگر کیا یہ لوگ نہیں جانتے کہ عوام کے تو وہی عقائد ہونگے جو قرآن و حدیث وغیرہما سے علما نے انھیں بتائے یا عوام کے لیے کوئی شریعت جداگانہ ہے جب ایسا نہیں تو پھر عالمِ دین کے بتائے پر کیوں نہیں چلتے نیز یہ کہ ضروریات کا انکار کوئی ایسا امر نہیں جو علما ہی جانیں عوام جو علما کی صحبت سے مشرف ہوتے رہتے ہیں وہ بھی ان سے بے خبر نہیں ہوتے پھر ایسے معاملہ میں پہلوتہی [1] اور اعراض [2] کے کیا معنی۔

مسئلہ ۴: کہنا کچھ چاہتا تھا اور زبان سے کفر کی بات نکل گئی تو کافر نہ ہوا یعنی جبکہ اس امر سے اظہارِ نفرت کرے کہ سننے والوں کو بھی معلوم ہو جائے کہ غلطی سے یہ لفظ نکلا ہے اور اگر بات کی پچ کی [3] تو اب کافر ہو گیا کہ کفر کی تائید کرتا ہے۔ [4]

مسئلہ ۵: کفری بات کا دل میں خیال پیدا ہوا اور زبان سے بولنا برا جانتا ہے تو یہ کفر نہیں بلکہ خاص ایمان کی علامت ہے کہ دل میں ایمان نہ ہوتا تو اسے برا کیوں جانتا۔ [5]

مسئلہ ۶: مرتد ہونے کی چند شرطیں ہیں: عقل (۱)۔ ناسمجھ بچہ اور پاگل سے ایسی بات نکلی تو حکم کفر نہیں۔ ہوش (۲)۔ اگر نشہ میں بکا تو کافر نہ ہوا۔ اختیار مجبوری (۳) اور اکراہ [6] کی صورت میں حکم کفر نہیں (۴) مجبوری کے یہ معنے ہیں کہ جان جانے یا عضو کٹنے یا ضربِ شدید [7] کا صحیح اندیشہ ہو اس صورت میں صرف زبان سے اس کلمہ کے کہنے کی اجازت ہے بشرطیکہ دل میں وہی اطمینانِ ایمانی ہو ''اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِیْمَانِ''۔ [8]

مسئلہ ۷: جو شخص معاذ اللہ مرتد ہو گیا تو مستحب ہے کہ حاکمِ اسلام اس پر اسلام پیش کرے اور اگر وہ کچھ شبہہ بیان

---

1 ......کنارہ کشی۔ 2 ......روگردانی۔ 3 ......کی ہوئی بات پر اڑا رہا۔

4 ...... "ردالمحتار" کتاب الجهاد، باب المرتد، مطلب: الأسلام یکون بالفصل..إلخ، ج٦، ص٣٥٣.

5 ......"الفتاوی الهندیة" کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، ج٢، ص٢٨٣.

6 ......اس سے مراد اکراہِ شرعی ہے دیکھئے اصطلاح۔

7 ......بہت سخت مارنا۔

8 ......"الفتاوی الهندیة" کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، ج٢، ص٢٥٣۔٢٧٦.

کرے تو اس کا جواب دے اور اگر مہلت مانگے تو تین دن قید میں رکھے اور ہر روز اسلام کی تلقین کرے۔[1] یو ہیں اگر اس نے مہلت نہ مانگی مگر امید ہے کہ اسلام قبول کرلے گا جب بھی تین دن قید میں رکھا جائے پھر اگر مسلمان ہو جائے فبہا ورنہ قتل کر دیا جائے بغیر اسلام پیش کیے اسے قتل کر ڈالنا مکروہ ہے۔[2] (درمختار) مرتد کو قید کرنا اور اسلام نہ قبول کرنے پر قتل کر ڈالنا بادشاہ اسلام کا کام ہے اور اس سے مقصود یہ ہے کہ ایسا شخص اگر زندہ رہا اور اس سے تعرض نہ کیا گیا[3] تو ملک میں طرح طرح کے فساد پیدا ہونگے اور فتنہ کا سلسلہ روز بروز ترقی پذیر ہوگا جس کی وجہ سے امن عامہ میں خلل پڑیگا لہٰذا ایسے شخص کو ختم کر دینا ہی مقتضائے حکمت[4] تھا۔ اب چونکہ حکومت اسلام ہندوستان میں باقی نہیں کوئی روک تھام کرنے والا باقی نہ رہا ہر شخص جو چاہتا ہے بکتا ہے اور آئے دن مسلمانوں میں فساد پیدا ہوتا ہے نئے نئے مذہب پیدا ہوتے رہتے ہیں ایک خاندان بلکہ بعض جگہ ایک گھر میں کئی مذہب ہیں اور بات بات پر جھگڑے لڑائی ہیں ان تمام خرابیوں کا باعث یہی نیا مذہب ہے ایسی صورت میں سب سے بہتر ترکیب وہ ہے جو ایسے وقت کے لیے قرآن و حدیث میں ارشاد ہوئی اگر مسلمان اس پر عمل کریں تمام قصوں سے نجات پائیں دنیا و آخرت کی بھلائی ہاتھ آئے۔ وہ یہ ہے کہ ایسے لوگوں سے بالکل میل جول چھوڑ دیں، سلام کلام ترک کر دیں، ان کے پاس اٹھنا بیٹھنا، ان کے ساتھ کھانا پینا، ان کے یہاں شادی بیاہ کرنا، غرض ہر قسم کے تعلقات ان سے قطع[5] کر دیں گویا سمجھیں کہ وہ اب رہا ہی نہیں، واللہ الموفق۔

مسئلہ ۸: کسی دینِ باطل کو اختیار کیا مثلاً یہودی یا نصرانی ہو گیا ایسا شخص مسلمان اس وقت ہوگا کہ اس دینِ باطل سے بیزاری و نفرت ظاہر کرے اور دین اسلام قبول کرے۔ اور اگر ضروریات دین میں سے کسی بات کا انکار کیا ہو تو جب تک اُس کا اقرار نہ کرے جس سے انکار کیا ہے محض کلمۂ شہادت پڑھنے پر اس کے اسلام کا حکم نہ دیا جائے گا کہ کلمۂ شہادت کا اس نے بظاہر انکار نہ کیا تھا مثلاً نماز یا روزہ کی فرضیت سے انکار کرے یا شراب اور سوئر کی حرمت نہ مانے تو اس کے اسلام کے لیے یہ شرط ہے کہ جب تک خاص اس امر کا اقرار نہ کرے اس کا اسلام قبول نہیں یا اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جناب میں گستاخی کرنے سے کافر ہوا تو جب تک اس سے توبہ نہ کرے مسلمان نہیں ہو سکتا۔[6] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۹: عورت یا نابالغ سمجھ وال بچہ مرتد ہو جائے تو قتل نہ کرینگے بلکہ قید کرینگے یہاں تک کہ توبہ کرے اور مسلمان

---

1 ...... وعظ و نصیحت کرے۔

2 ......"الدرالمختار"، کتاب الجهاد، باب المرتد، ج ٦، ص ٣٤٦، ٣٤٨.

3 ......مزاحمت نہ کی گئی۔ 4 ......دانشمندی کا تقاضا۔ 5 ......ختم۔

6 ......"الدرالمختار و ردالمحتار"، كتاب الجهاد، باب المرتد، مطلب: فی ان الکفار خمسة اصناف... إلخ، ج ٦، ص ٣٤٩.

ہو جائے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰: مرتد اگر ارتداد[2] سے توبہ کرے تو اس کی توبہ مقبول ہے مگر بعض مرتدین مثلاً کسی نبی کی شان میں گستاخی کرنے والا کہ اُس کی توبہ مقبول نہیں۔ توبہ قبول کرنے سے مراد یہ ہے کہ توبہ کرنے کے بعد بادشاہِ اسلام اسے قتل نہ کرے گا۔[3]

مسئلہ ۱۱: مرتد اگر اپنے ارتداد سے انکار کرے تو یہ انکار بمنزلہ توبہ ہے اگرچہ گواہان عادل سے اسکا ارتداد ثابت ہو یعنی اس صورت میں یہ قرار دیا جائے گا کہ ارتداد تو کیا مگر اب توبہ کر لی لہٰذا قتل نہ کیا جائیگا اور ارتداد کے باقی احکام جاری ہونگے مثلاً اس کی عورت نکاح سے نکل جائے گی، جو کچھ اعمال کیے تھے سب اکارت[4] ہو جائیں گے، حج کی استطاعت رکھتا ہے تو اب پھر حج فرض ہے کہ پہلا حج جو کر چکا تھا بیکار ہو گیا۔[5] (درمختار، بحرالرائق) اگر اس قول سے انکار نہیں کرتا مگر لایعنی تقریروں[6] سے اس امر کو صحیح بتاتا ہے جیسا زمانہ حال کے مرتدین کا شیوہ ہے تو یہ نہ انکار ہے نہ توبہ مثلاً قادیانی کہ نبوّت کا دعویٰ کرتا ہے اور خاتم النبیین کے غلط معنے بیان کر کے اپنی نبوّت کو برقرار رکھنا چاہتا ہے یا حضرتِ سیدنا مسیح عیسیٰ علیہ افضل الصلوۃ والثنا کی شانِ پاک میں سخت سخت حملے کرتا ہے پھر حیلے گڑھتا ہے یا بعض عمائد وہابیہ[7] کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ رفیع میں کلماتِ دشنام[8] استعمال کرتے اور تاویل غیر مقبول[9] کر کے اپنے اوپر سے کفر اٹھانا چاہتے ہیں ایسی باتوں سے کفر نہیں ہٹ سکتا کفر اٹھانے کا جو نہایت آسان طریقہ ہے کاش! اسے برتتے تو ان زحمتوں میں نہ پڑتے اور عذاب آخرت سے بھی ان شاء اللہ رہائی کی صورت نکلتی وہ صرف توبہ ہے کہ کفر و شرک سب کو مٹا دیتی ہے، مگر اس میں وہ اپنی ذلت سمجھتے ہیں حالانکہ یہ خدا کو محبوب، اُس کے محبوبوں کو پسند، تمام عقلا کے نزدیک اس میں عزت۔

مسئلہ ۱۲: زمانہ اسلام میں کچھ عبادات قضا ہو گئیں اور ادا کرنے سے پہلے مرتد ہو گیا پھر مسلمان ہوا تو ان عبادات کی قضا کرے اور جو ادا کر چکا تھا اگرچہ ارتداد سے باطل ہو گئی مگر اس کی قضا نہیں البتہ اگر صاحبِ استطاعت ہو تو حج دوبارہ فرض ہوگا۔[10] (درمختار)

1...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، ج۲، ص۲۵۴.

2...... مرتد ہونے سے۔

3...... "الدرالمختار"، کتاب الجھاد، باب المرتد، ج ٦، ص۳۵٦ . بتصرف

4......ضائع۔

5......"الدرالمختار"، کتاب الجھاد، باب المرتد، ج ٦ ص۳۷٦
و "بحرالرائق"، کتاب السیر، باب احکام المرتدین، ج٦، ص ۲۱۳ .

6......فضول جس کا کوئی مقصد نہ ہو۔

7......وہابیوں کے پیشوایان۔

8......نازیبا کلمات۔

9......ایسی تاویل جو قبول نہ کی جاسکتی ہو۔

10...... "الدرالمختار"، کتاب الجھاد، باب المرتد، ج ٦، ص۳۸۳-۳۸۵ .

مسئلہ۱۳: اگر کفر قطعی [1] ہو تو عورت نکاح سے نکل جائے گی پھر اسلام لانے کے بعد اگر عورت راضی ہو تو دوبارہ اس سے نکاح ہوسکتا ہے ورنہ جہاں پسند کرے نکاح کرسکتی ہے اس کا کوئی حق نہیں کہ عورت کو دوسرے کے ساتھ نکاح کرنے سے روک دے اور اگر اسلام لانے کے بعد عورت کو بدستور رکھ لیا دوبارہ نکاح نہ کیا تو قربت [2] زنا ہوگی اور بچے ولد الزنا اور اگر کفر قطعی نہ ہو یعنی بعض علما کافر بتاتے ہوں اور بعض نہیں یعنی فقہا کے نزدیک کافر ہو اور متکلمین [3] کے نزدیک نہیں تو اس صورت میں بھی تجدید اسلام و تجدید نکاح کا حکم دیا جائیگا۔[4] (درمختار)

مسئلہ۱۴: عورت کو خبر ملی کہ اس کا شوہر مرتد ہوگیا تو عدت گزار کر نکاح کرسکتی ہے خبر دینے والے دو مرد ہوں یا ایک مرد اور دو عورتیں بلکہ ایک عادل کی خبر کافی ہے۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۱۵: عورت مرتد ہوگئی پھر اسلام لائی تو شوہرِ اول سے نکاح کرنے پر مجبور کی جائے گی یہ نہیں ہوسکتا ہے کہ دوسرے سے نکاح کرے اسی پر فتوی ہے۔[6] (درمختار)

مسئلہ۱۶: مرتد کا نکاح بالاتفاق باطل ہے وہ کسی عورت سے نکاح نہیں کرسکتا نہ مسلمہ سے نہ کافرہ سے نہ مرتدہ سے نہ حرہ [7] سے نہ کنیز [8] سے۔[9] (عالمگیری)

مسئلہ۱۷: مرتد کا ذبیحہ مردار ہے اگرچہ بسم اللّٰہ کرکے ذبح کرے۔ یوہیں کتے یا باز یا تیر سے جو شکار کیا ہے وہ بھی مردار ہے، اگرچہ چھوڑنے کے وقت بسم اللّٰہ کہہ لی ہو۔[10] (عالمگیری)

مسئلہ۱۸: مرتد کسی معاملہ میں گواہی نہیں دے سکتا اور کسی کا وارث نہیں ہوسکتا اور زمانۂ ارتداد میں جو کچھ کمایا ہے اس میں مرتد کا کوئی وارث نہیں۔[11] (درمختار، ردالمحتار)

---

1 ...... یقینی۔ 2 ...... یعنی ہمبستری۔ 3 ...... علمِ کلام کے ماہرین۔

4 ...... "الدرالمختار"، کتاب الجهاد، باب المرتد، ج ٦، ص ٣٧٧.

5 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الجهاد، باب المرتد، مطلب لو تاب المرتد ... إلخ، ج٦، ص ٣٨٦.

6 ...... "الدرالمختار" المرجع السابق، ص ٣٨٧.

7 ...... آزاد عورت جو لونڈی نہ ہو 8 ...... لونڈی

9 ...... "الفتاوی الهندية" کتاب السير، الباب التاسع فی أحکام المرتدين، ج ٢، ص ٢٥٥.

10 ...... المرجع السابق، ص ٢٥٥.

11 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الجهاد، باب المرتد، مطلب جملة من لا يقتل ... إلخ، ج ٦، ص ٣٨١.

مسئلہ ۱۹: ارتداد سے مِلک جاتی رہتی ہے یعنی جو کچھ اس کے املاک و اموال [1] تھے سب اس کی ملک سے خارج ہو گئے مگر جبکہ پھر اسلام لائے اور کفر سے توبہ کرے تو بدستور مالک ہو جائیگا اور اگر کفر ہی پر مرگیا یا دارالحرب کو چلا گیا تو زمانۂ اسلام کے جو کچھ اموال ہیں ان سے اولاً ان دیون [2] کو ادا کرینگے جو زمانۂ اسلام میں اس کے ذمہ تھے اس سے جو بچے وہ مسلمان ورثہ کو ملے گا اور زمانۂ ارتداد میں جو کچھ کمایا ہے اس سے زمانۂ ارتداد کے دیون ادا کرینگے اس کے بعد جو بچے وہ فئے ہے۔ [3] (ہدایہ وغیرہا)

مسئلہ ۲۰: عورت کو طلاق دی تھی وہ ابھی عدت ہی میں تھی کہ شوہر مرتد ہو کر دارالحرب کو چلا گیا یا حالت ارتداد میں قتل کیا گیا تو وہ عورت وارث ہوگی۔ [4] (تبیین)

مسئلہ ۲۱: مرتد دارالحرب کو چلا گیا یا قاضی نے لحاق یعنی دارالحرب میں چلے جانے کا حکم دیدیا تو اس کے مدبر اور ام ولد آزاد ہو گئے اور جتنے دیون میعادی [5] تھے ان کی میعاد پوری ہوگئی یعنی اگرچہ ابھی میعاد پوری ہونے میں کچھ زمانہ باقی ہو مگر اسی وقت وہ دَین واجب الادا ہو گئے اور زمانۂ اسلام میں جو کچھ وصیّت کی تھی وہ سب باطل ہے۔ [6] (فتح القدیر)

مسئلہ ۲۲: مرتد ہبہ قبول کرسکتا ہے۔ کنیز کو ام ولد کرسکتا ہے، یعنی اس کی لونڈی کو حمل تھا اور زمانۂ ارتداد میں بچہ پیدا ہوا تو اس بچہ کے نسب کا دعویٰ کرسکتا ہے، کہہ سکتا ہے کہ یہ میرا بچہ ہے، لہٰذا یہ بچہ اس کا وارث ہوگا اور اس کی ماں ام ولد ہو جائیگی۔ [7] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۳: مرتد دارالحرب کو چلا گیا پھر مسلمان ہو کر واپس آیا تو اگر قاضی نے ابھی تک دارالحرب جانے کا حکم نہیں دیا تھا تو تمام اموال اس کو ملیں گے اور اگر قاضی حکم دے چکا تھا تو جو کچھ ورثہ کے پاس موجود ہے وہ ملے گا اور ورثہ [8] جو کچھ خرچ کر چکے یا بیع وغیرہ کر کے انتقالِ مِلک کر چکے [9] اس میں سے کچھ نہیں ملے گا۔ [10] (عالمگیری)

---

1 ...... مال وجائداد۔
2 ...... قرضے۔
3 ...... "الهداية"، كتاب السير، باب احكام المرتدين، الجزء الثاني، ص٤٠٧.
4 ...... "تبيين الحقائق" كتاب السير، باب المرتدين، ج٤، ص١٧٧.
5 ...... وہ قرض جس کی ادئیگی کا وقت مقرر ہو۔
6 ...... "فتح القدير" كتاب السير، باب احكام المرتدين، ج٥، ص٣١٦.
7 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب السير، الباب التاسع فى احكام المرتدين، ج ٢، ص ٢٥٥.
8 ...... میت کے ورثاء۔
9 ...... یعنی کچھ چیزیں بیچ دیں اور ان پر دوسروں کا قبضہ ہو چکا۔
10 ...... "الفتاوىٰ الهندية"، كتاب السير، الباب التاسع فى احكام المرتدين، ج ٢، ص ٢٥٥.

تنبیہ: زمانہ حال میں جو لوگ باوجود اِدّعائے اسلام[1] کلمات کفر بکتے ہیں یا کفری عقائد رکھتے ہیں ان کے اقوال وافعال کا بیان حصّہ اول میں گزرا۔ یہاں چند دیگر کلماتِ کفر جو لوگوں سے صادر ہوتے ہیں[2] بیان کیے جاتے ہیں تاکہ ان کا بھی علم حاصل ہو اور ایسی باتوں سے توبہ کی جائے اور اسلامی حدود کی محافظت کی جائے۔

مسئلہ ۲۴: جس شخص کو اپنے ایمان میں شک ہو یعنی کہتا ہے کہ مجھے اپنے مومن ہونے کا یقین نہیں یا کہتا ہے معلوم نہیں میں مومن ہوں یا کافر وہ کافر ہے۔ ہاں اگر اُس کا مطلب یہ ہو کہ معلوم نہیں میرا خاتمہ ایمان پر ہوگا یا نہیں تو کافر نہیں۔ جو شخص ایمان وکفر کو ایک سمجھے یعنی کہتا ہے کہ سب ٹھیک ہے خدا کو سب پسند ہے وہ کافر ہے۔ یوہیں جو شخص ایمان پر راضی نہیں یا کفر پر راضی ہے وہ بھی کافر ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۵: ایک شخص گناہ کرتا ہے لوگوں نے اسے منع کیا تو کہنے لگا اسلام کا کام اسی طرح کرنا چاہیے یعنی جو گناہ و معصیت[4] کو اسلام کہتا ہے وہ کافر ہے۔ یوہیں کسی نے دوسرے سے کہا میں مسلمان ہوں اس نے جواب میں کہا تجھ پر بھی لعنت اور تیرے اسلام پر بھی لعنت، ایسا کہنے والا کافر ہے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۶: اگر یہ کہا خدا مجھے اس کام کے لیے حکم دیتا جب بھی نہ کرتا تو کافر ہے۔ یوہیں ایک نے دوسرے سے کہا میں اور تم خدا کے حکم کے موافق کام کریں دوسرے نے کہا میں خدا کا حکم نہیں جانتا یا کہا یہاں کسی کا حکم نہیں چلتا۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۷: کوئی شخص بیمار نہیں ہوتا یا بہت بوڑھا ہے مرتا نہیں اس کے لیے یہ کہنا کہ اسے اللہ میاں بھول گئے ہیں یا کسی زبان دراز آدمی[7] سے یہ کہنا کہ خدا تمھاری زبان کا مقابلہ کرہی نہیں سکتا میں کس طرح کروں یہ کفر ہے۔[8] (خلاصۃ الفتاویٰ)۔ یوہیں ایک نے دوسرے سے کہا اپنی عورت کو قابو میں نہیں رکھتا، اس نے کہا عورتوں پر خدا کو تو قدرت ہے نہیں، مجھ کو کہاں سے ہوگی۔

---

1 ......اسلام کا دعویٰ کرنے والے۔ 2 ......یعنی بولتے ہیں۔

3 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب السير،الباب التاسع فی احكام المرتدين،ج ٢،ص ٢٥٧.

4 ......نافرمانی۔

5 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب السير،الباب التاسع فی احكام المرتدين،ج ٢،ص ٢٥٧.

6 ......المرجع السابق،ص ٢٥٨.

7 ......گستاخ، بہت زیادہ بکواس کرنے والا۔

8 ......"خلاصة الفتاوی"، كتاب الفاظ الكفر،ج ٤،ص ٣٨٤،

مسئلہ ۲۷: خدا کے لیے مکان ثابت کرنا کفر ہے کہ وہ مکان سے پاک ہے یہ کہنا کہ اوپر خدا ہے نیچے تم یہ کلمۂ کفر ہے۔[1] (خانیہ)

مسئلہ ۲۸: کسی سے کہا گناہ نہ کر، ورنہ خدا تجھے جہنم میں ڈالے گا اس نے کہا میں جہنم سے نہیں ڈرتا یا کہا خدا کے عذاب کی کچھ پروانہیں۔ یا ایک نے دوسرے سے کہا تو خدا سے نہیں ڈرتا اُس نے غصہ میں کہا نہیں یا کہا خدا کیا کرسکتا ہے اس کے سوا کیا کرسکتا ہے کہ دوزخ میں ڈالدے۔ یا کہا خدا سے ڈر اس نے کہا خدا کہاں ہے یہ سب کفر کے کلمات ہیں۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۹: کسی سے کہا انشاء اللہ تم اس کام کو کروگے اس نے کہا میں بغیر انشاء اللہ کرونگا یا ایک نے دوسرے پر ظلم کیا مظلوم نے کہا خدا نے یہی مقدر کیا تھا ظالم نے کہا میں بغیر اللہ (عزوجل) کے مقدر کیے کرتا ہوں، یہ کفر ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۰: کسی مسکین نے اپنی محتاجی کو دیکھ کر یہ کہا اے خدا! فلاں بھی تیرا بندہ ہے اس کو تو نے کتنی نعمتیں دے رکھی ہیں اور میں بھی تیرا بندہ ہوں مجھے کس قدر رنج وتکلیف دیتا ہے آخر یہ کیا انصاف ہے ایسا کہنا کفر ہے۔[4] (عالمگیری)

حدیث میں ایسے ہی کے لیے فرمایا: "كَادَ الْفَقْرُ اَنْ يَكُونَ كُفْرًا" [5] محتاجی کفر کے قریب ہے کہ جب محتاجی کے سبب ایسے ناملائم کلمات[6] صادر ہوں جو کفر ہیں تو گویا خود محتاجی قریب بکفر ہے۔

مسئلہ ۳۱: اللہ عزوجل کے نام کی تصغیر کرنا[7] کفر ہے، جیسے کسی کا نام عبداللہ یا عبدالخالق یا عبدالرحمٰن ہو اسے پکارنے میں آخر میں الف وغیرہ ایسے حروف ملادیں جس سے تصغیر سمجھی جاتی ہے۔[8] (بحرالرائق)

مسئلہ ۳۲: ایک شخص نماز پڑھ رہا ہے اسکا لڑکا باپ کو تلاش کررہا تھا اور روتا تھا کسی نے کہا چپ رہ تیرا باپ اللہ اللہ کرتا ہے یہ کہنا کفر نہیں کیونکہ اسکے معنی یہ ہیں کہ خدا کی یاد کرتا ہے۔[9] (عالمگیری) اور بعض جاہل یہ کہتے ہیں، کہ لا الہ پڑھتا

---

1 ...... "الفتاوی القاضی خان" کتاب السیر، باب مایکون کفر... إلخ، ج۲، ص ۴۷۰.

2 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، ج ۲، ۲۶۰، ۲۶۲.

3 ...... "الفتاوی الھندیۃ" المرجع السابق، ص ۲۶۱.

4 ...... المرجع السابق، ص ۲۶۲.

5 ...... شعب الایمان ، باب فی الحث علی ترک الغل والحسد ، الحدیث ۶۶۱۲ ، ج ۵ ، ص ۲۶۷

6 ...... ایسی باتیں جو اللہ عزوجل کی شان کے خلاف ہو۔

7 ...... یعنی بگاڑنا۔

8 ...... "البحرالرائق" کتاب السیر، باب أحکام المرتدین، ج ۵، ص ۲۰۳.

9 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب السیر، الباب التاسع فی أحکام المرتدین، ج ۲، ص ۲۶۳.

ہے یہ بہت قبیح[1] ہے کہ یہ نفی محض ہے، جس کا مطلب یہ ہوا کہ کوئی خدا نہیں اور یہ معنی کفر ہیں۔

مسئلہ ۳۳: انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کی توہین کرنا، ان کی جناب میں گستاخی کرنا یا ان کو فواحش[2] و بے حیائی کی طرف منسوب کرنا کفر ہے، مثلاً معاذ اللہ یوسف علیہ السلام کو زنا کی طرف نسبت کرنا۔[3]

مسئلہ ۳۴: جو شخص حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو تمام انبیا میں آخر نبی نہ جانے یا حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کی کسی چیز کی توہین کرے یا عیب لگائے، آپ کے موئے مبارک[4] کو تحقیر[5] سے یاد کرے، آپ کے لباس مبارک کو گندہ اور میلا بتائے، حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کے ناخن بڑے بڑے کہے یہ سب کفر ہے، بلکہ اگر کسی کے اس کہنے پر کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کو کدو پسند تھا کوئی یہ کہے مجھے پسند نہیں تو بعض علما کے نزدیک کافر ہے اور حقیقت یہ کہ اگر اس حیثیت سے اُسے ناپسند ہے کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کو پسند تھا تو کافر ہے۔ یوہیں کسی نے یہ کہا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کھانا تناول فرمانے کے بعد تین بار انگشت ہائے مبارک چاٹ لیا کرتے تھے، اس پر کسی نے کہا یہ ادب کے خلاف ہے یا کسی سنت کی تحقیر کرے، مثلاً داڑھی بڑھانا، مونچھیں کم کرنا، عمامہ باندھنا یا شملہ لٹکانا، ان کی اہانت[6] کفر ہے جبکہ سنت کی توہین مقصود ہو۔[7]

مسئلہ ۳۵: اب جو اپنے کو کہے میں پیغمبر ہوں اور اسکا مطلب یہ بتائے کہ میں پیغام پہنچاتا ہوں وہ کافر ہے یعنی یہ تاویل مسموع نہیں کہ عرف[8] میں یہ لفظ رسول و نبی کے معنے میں ہے۔[9] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۶: حضراتِ شیخین رضی اللہ تعالٰی عنہما[10] کی شان پاک میں سب و شتم کرنا[11]، تبرا کہنا[12] یا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی صحبت یا امامت و خلافت سے انکار کرنا کفر ہے۔[13] (عالمگیری وغیرہ) حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کی شان پاک میں قذف جیسی ناپاک تہمت لگانا یقیناً قطعاً کفر ہے۔

---

1 ......بُرا۔ 2 ......شرمناک باتیں، ایسی باتیں جو بے حیائی پر مبنی ہو۔

3 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب السير، الباب التاسع فی احکام المرتدين، ج ۲، ص ۲۶۳.

4 ......مقدّس بال۔ 5 ......بے ادبی، توہین۔ 6 ......توہین کرنا۔

7 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب السير، الباب التاسع فی احکام المرتدين، ج ۲، ص ۲۶۳.

8 ......یعنی عام بول چال۔

9 ......"الفتاوی الهندية" کتاب السير، الباب التاسع فی احکام المرتدين، ج ۲، ص ۲۶۳

10 ......یعنی حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما۔

11 ......لعن طعن کرنا۔ 12 ......یعنی اظہار بیزاری کرنا۔

13 ......"الفتاوی الهندية" کتاب السير، الباب التاسع فی احکام المرتدين، ج ۲، ص ۲۶۴، وغيره.

مسئلہ ۳۷: دشمن ومبغوض [1] کو دیکھ کر یہ کہنا ملک الموت [2] آ گئے یا کہا اسے ویسا ہی دشمن جانتا ہوں جیسا ملک الموت کو، اس میں اگر ملک الموت کو برا کہنا ہے تو کفر ہے اور موت کی ناپسندیدگی کی بنا پر ہے تو کفر نہیں۔ یوہیں جبرئیل یا میکائیل یا کسی فرشتہ کو جو شخص عیب لگائے یا توہین کرے کافر ہے۔[3]

مسئلہ ۳۸: قرآن کی کسی آیت کو عیب لگانا یا اس کی توہین کرنا یا اس کے ساتھ مسخرہ پن [4] کرنا کفر ہے مثلاً داڑھی مونڈانے سے منع کرنے پر اکثر داڑھی منڈے کہہ دیتے ہیں ﴿ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ﴾ جس کا یہ مطلب بیان کرتے ہیں کہ کلّا صاف کرو یہ قرآن مجید کی تحریف وتبدیل [5] بھی ہے اور اس کے ساتھ مذاق اور دل لگی بھی اور یہ دونوں باتیں کفر، اسی طرح اکثر باتوں میں قرآن مجید کی آیتیں بے موقع پڑھ دیا کرتے ہیں اور مقصود [6] ہنسی کرنا ہوتا ہے جیسے کسی کو نماز جماعت کے لیے بلایا، وہ کہنے لگا میں جماعت سے نہیں بلکہ تنہا پڑھونگا، کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى ﴾[7]

مسئلہ ۳۹: مزامیر [8] کے ساتھ قرآن پڑھنا کفر ہے۔ گراموفون میں قرآن سننا منع ہے اگرچہ یہ باجا نہیں بلکہ رکاڈ [9] میں جس قسم کی آواز بھری ہوتی ہے وہی اس سے نکلتی ہے اگر باجے کی آواز بھری جائے تو باجے کی آواز سننے میں آئیگی اور نہیں تو نہیں مگر گراموفون عموماً لہو ولعب [10] کی مجالس میں بجایا جاتا ہے اور ایسی جگہ قرآن مجید پڑھنا سخت ممنوع ہے۔[11]

مسئلہ ۴۰: کسی سے نماز پڑھنے کو کہا اس نے جواب دیا نماز پڑھتا تو ہوں مگر اس کا کچھ نتیجہ نہیں یا کہا تم نے نماز پڑھی کیا فائدہ ہوا یا کہا نماز پڑھ کے کیا کروں کس کے لیے پڑھوں ماں باپ تو مر گئے یا کہا بہت پڑھ لی اب دل گھبرا گیا یا کہا پڑھنا نہ پڑھنا دونوں برابر ہے غرض اسی قسم کی بات کرنا جس سے فرضیت کا انکار سمجھا جاتا ہو یا نماز کی تحقیر ہوتی ہو یہ سب کفر ہے۔[12]

---

1 ...... ناپسندیدہ شخص۔

2 ...... یعنی عزرائیل علیہ السلام جو انسانوں کی روح کو قبض کرنے پر مقرر ہیں۔

3 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب السير، الباب التاسع فی احكام المرتدين، ج ٢، ص ٢٦٦.

4 ...... ہنسی مذاق۔

5 ...... اصل لفظ یا معنی میں جان بوجھ کر تبدیلی کرنا۔

6 ...... یعنی قصد وارادہ۔

7 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب السير، الباب التاسع فی احكام المرتدين، ج ٢، ص ٢٦٦.

8 ...... گانے باجے کا ہر ساز، باجا، بانسری وغیرہ۔

9 ...... ریکارڈ یعنی محفوظ کی ہوئی آواز یا بات

10 ...... عیش ونشاط، کھیل کود وغیرہ

11 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب السير، الباب التاسع فی احكام المرتدين، ج ٢، ص ٢٦٧ .

12 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب السير، الباب التاسع فی احكام المرتدين، ج ٢، ص ٢٦٨ . بتصرف

مسئلہ ۴۱: کوئی شخص صرف رمضان میں نماز پڑھتا ہے بعد میں نہیں پڑھتا اور کہتا یہ ہے کہ یہی بہت ہے یا جتنی پڑھی یہی زیادہ ہے کیونکہ رمضان میں ایک نماز ستر نماز کے برابر ہے ایسا کہنا کفر ہے اس لیے کہ اس سے نماز کی فرضیت کا انکار معلوم ہوتا ہے۔[1]

مسئلہ ۴۲: اذان کی آواز سن کر یہ کہنا کیا شور مچا رکھا ہے اگر یہ قول بروجہ انکار ہو کفر ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۳: روزۂ رمضان نہیں رکھتا اور کہتا یہ ہے کہ روزہ وہ رکھے جسے کھانا نہ ملے یا کہتا ہے جب خدا نے کھانے کو دیا ہے تو بھوکے کیوں مریں یا اسی کی قسم اور باتیں جن سے روزہ کی ہتک وتحقیر[3] ہو کہنا کفر ہے۔

مسئلہ ۴۴: علم دین اور علما کی توہین بے سبب یعنی محض اس وجہ سے کہ عالمِ علمِ دین ہے کفر ہے۔ یوہیں عالمِ دین کی نقل کرنا مثلاً کسی کو منبر وغیرہ کسی اونچی جگہ پر بٹھائیں اور اس سے مسائل بطور استہزا دریافت کریں[4] پھر اسے تکیہ وغیرہ سے ماریں اور مذاق بنائیں یہ کفر ہے۔[5] (عالمگیری) یوہیں شرع کی توہین کرنا مثلاً کہے میں شرع ورع نہیں جانتا یا عالم دین محتاط کا فتویٰ پیش کیا گیا اس نے کہا میں فتوی نہیں مانتا یا فتویٰ کو زمین پر پٹک دیا۔

مسئلہ ۴۵: کسی شخص کو شریعت کا حکم بتایا کہ اس معاملہ میں یہ حکم ہے اس نے کہا ہم شریعت پر عمل نہیں کرینگے ہم تو رسم کی پابندی کرینگے ایسا کہنا بعض مشایخ کے نزدیک کفر ہے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۶: شراب پیتے وقت یا زنا کرتے وقت یا جوا کھیلتے وقت یا چوری کرتے وقت "بسم اللّٰہ" کہنا کفر ہے۔ دو شخص جھگڑ رہے تھے ایک نے کہا "لاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ" دوسرے نے کہا لاحول کا کیا کام ہے یا لاحول کو میں کیا کروں یا لا حول روٹی کی جگہ کام نہ دیگا۔ یوہیں سبحان اللّٰہ اور لا الٰہ الا اللّٰہ کے متعلق اسی قسم کے الفاظ کہنا کفر ہے۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۷: بیماری میں گھبرا کر کہنے لگا تجھے اختیار ہے چاہے کافر مار یا مسلمان مار یہ کفر ہے۔ یوہیں مصائب[8] میں مبتلا ہو کر کہنے لگا تو نے میرا مال لیا اور اولاد لے لی اور یہ لیا وہ لیا اب کیا کریگا اور کیا باقی ہے جو تو نے نہ کیا اسطرح بکنا کفر ہے۔[9]

---

1. ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب السير، الباب التاسع فی احكام المرتدين، ج ۲، ص۲۶۸.
2. ...... "الفتاوی الهندية" المرجع السابق، ص۲۶۹.
3. ...... بے حرمتی۔
4. ...... ہنسی مذاق کے طور پر پوچھے۔
5. ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب السير، الباب التاسع فی احكام المرتدين، ج ۲، ص ۲۷۰.
6. ...... "الفتاوی الهندية" المرجع السابق، ص۲۷۲.
7. ...... "الفتاوی الهندية" المرجع السابق، ص۲۷۳.
8. ...... مصیبتیں، پریشانیاں۔
9. ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب السير، الباب التاسع فی احكام المرتدين، ج ۲، ص ۲۷۵.

مسئلہ ۴۸: مسلمان کو کلماتِ کفر کی تعلیم و تلقین کرنا کفر ہے اگرچہ کھیل اور مذاق میں ایسا کرے۔ یوہیں کسی کی عورت کو کفر کی تعلیم کی اور یہ کہا تو کافر ہوجا، تاکہ شوہر سے پیچھا چھوٹے تو عورت کفر کرے یا نہ کرے، یہ کہنے والا کافر ہوگیا۔[1] (خانیہ)

مسئلہ ۴۹: ہولی اور دیوالی[2] پوجنا کفر ہے کہ یہ عبادت غیر اللہ ہے۔ کفار کے میلوں تہواروں میں شریک ہوکر ان کے میلے اور جلوس مذہبی کی شان و شوکت بڑھانا کفر ہے جیسے رام لیلا[3] اور جنم اشٹمی[4] اور رام نومی[5] وغیرہ کے میلوں میں شریک ہونا۔ یوہیں ان کے تہواروں کے دن محض اس وجہ سے چیزیں خریدنا کہ کفار کا تہوار ہے یہ بھی کفر ہے جیسے دیوالی میں کھلونے اور مٹھائیاں خریدی جاتی ہیں کہ آج خریدنا دیوالی منانے کے سوا کچھ نہیں۔ یوہیں کوئی چیز خرید کر اس روز مشرکین کے پاس ہدیہ کرنا جبکہ مقصود اُس دن کی تعظیم ہو تو کفر ہے۔[6] (بحرالرائق)

مسلمانوں پر اپنے دین و مذہب کا تحفظ لازم ہے، دینی حمیت[7] اور دینی غیرت سے کام لینا چاہیے، کافروں کے کفری کاموں سے الگ رہیں، مگر افسوس کہ مشرکین تو مسلمانوں سے اجتناب کریں اور مسلمان ہیں کہ ان سے اختلاط[8] رکھتے ہیں، اس میں سراسر مسلمانوں کا نقصان ہے۔ اسلام خدا کی بڑی نعمت ہے اس کی قدر[9] کرو اور جس بات میں ایمان کا نقصان ہے، اس سے دور بھاگو! ورنہ شیطان گمراہ کردیگا اور یہ دولت تمھارے ہاتھ سے جاتی رہے گی پھر کفِ افسوس ملنے[10] کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئیگا۔

اے اللہ! (عزوجل) تُو ہمیں صراطِ مستقیم پر قائم رکھ اور اپنی ناراضی کے کاموں سے بچا اور جس بات میں تُو راضی ہے، اس کی توفیق دے، تُو ہر دشواری کو دور کرنے والا ہے اور ہر سختی کو آسان کرنے والا۔

وصلے اللّٰہ تعالٰی علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین و الحمد للّٰہ رب العالمین.

فقیر ابوالعلا محمد امجد علی اعظمی عفی عنہ

۱۲۔ ماہ مبارک رمضان الخیر ۱۳۴۸ھ

---

1 ......"الفتاوی القاضی خان" کتاب السیر، باب مایکون کفراً...إلخ، ج۲، ص۴٦٦.

2 ......ہندوؤں کی تہواریں ہیں جس میں وہ اپنے بتوں کو پوجتے ہیں۔

3 ......ہندوؤں کا ایک میلہ جو رام چندر کے راون (بت کا نام) پر فتح پانے کی یاد میں منایا جاتا ہے

4 ......ہندوؤں کا ایک تہوار جس میں کرشن کے جنم کی خوشی منائی جاتی ہے۔ کرشن ہندوؤں کے تین سب سے بڑے دیوتاؤں میں سے تیسرا دیوتا ہے جسے مہادیو بھی کہتے ہیں۔ ہندوؤں کے عقیدے کے مطابق اس کا کام مخلوق کو موت کے گھاٹ اتارنا ہے۔

5 ......ہندوؤں کا وہ تہوار جو رام چندر کے جنم کے دن کی خوشی میں مناتے ہیں۔

6 ......"البحرالرائق" کتاب السیر، باب أحکام المرتدین، ج۵، ص۲۰۸.

7 ......دینی جوش و جذبہ۔ 8 ......میل جول۔ 9 ......عزت۔ 10 ......یعنی افسوس کرنے۔

ماخذ و مراجع

کتب احادیث

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف / مؤلف	مطبوعات
1	المصنف	امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ، متوفی ۲۳۵	دار الفکر بیروت، ۱۴۱۴ھ
2	المسند	امام احمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت، ۱۴۱۴ھ
3	صحيح البخاري	امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۱۹ھ
4	صحيح مسلم	امام ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دار ابن حزم بیروت، ۱۴۱۹ھ
5	سنن ابن ماجه	امام ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ۲۷۳ھ	دار المعرفۃ بیروت، ۱۴۲۰ھ
6	سنن أبي داود	امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت، ۱۴۲۱ھ
7	سنن الترمذي	امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت، ۱۴۱۴ھ
8	سنن النسائي	امام ابوعبدالرحمٰن بن احمد شعیب نسائی، متوفی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۶ھ
9	المعجم الكبير	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت، ۱۴۲۲ھ
10	المعجم الأوسط	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۲۰ھ
11	المستدرک	امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری، متوفی ۴۰۵ھ	دار المعرفۃ بیروت، ۱۴۱۸ھ
12	حلية الاولياء	امام ابونعیم احمد بن عبداللہ اصبہانی، متوفی ۴۳۰ھ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۱۸ھ
13	السنن الكبرى	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۲۴ھ
14	شعب الإيمان	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۲۱ھ
15	مشكاة المصابيح	علامہ ولی الدین تبریزی، متوفی ۷۴۲ھ	دار الفکر بیروت، ۱۴۲۱ھ
16	مجمع الزوائد	حافظ نور الدین علی بن ابی بکر، متوفی ۸۰۷ھ	دار الفکر بیروت، ۱۴۲۰ھ
17	كنز العمال	علامہ علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری، متوفی ۹۷۵ھ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ۱۴۱۹ھ
18	مرقاة المفاتيح	علامہ ملا علی بن سلطان قاری، متوفی ۱۰۱۴ھ	دار الفکر، بیروت، ۱۴۱۴ھ

کتب فقه حنفی

نمبر شمار	نام کتاب	مؤلف / مصنف	مطبوعات
1	الفتاوی الخانیة	علامہ حسن بن منصور قاضی خان، متوفی ۵۹۲ھ	پشاور
2	الجوهرة النيرة	علامہ ابوبکر بن علی حداد، متوفی ۸۰۰ھ	باب المدینہ، کراچی
3	الفتاوى البزازية	علامہ محمد شہاب الدین بن بزاز کردی، متوفی ۸۲۷ھ	کوئٹہ، ۱۴۰۳ھ
4	فتح القدير	علامہ کمال الدین بن ہمام، متوفی ۸۶۱ھ	کوئٹہ
5	تنوير الأبصار	علامہ شمس الدین محمد بن عبد اللہ بن احمد تمرتاشی، متوفی ۱۰۰۴ھ	دار المعرفۃ، بیروت، ۱۴۲۰ھ
6	الدر المختار	علامہ علاء الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفۃ، بیروت، ۱۴۲۰ھ
7	الفتاوى الهندية	ملا نظام الدین، متوفی ۱۱۶۱ھ، وعلمائے ہند	کوئٹہ، ۱۴۰۳ھ
8	ردالمحتار	علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفۃ، بیروت ۱۴۲۰ھ
9	الفتاوى الرضوية	مجددِ اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن، لاہور

مجلس سے اُٹھتے وقت کی دعاء کی فضیلت

حضرت سیِّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ، باعثِ نزول سکینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جو کسی مجلس میں بیٹھا پس اس نے کثیر گفتگو کی تو اس مجلس سے اٹھنے سے پہلے کہے۔ سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ ○ تو بخش دیا جائے گا جو اس مجلس میں ہوا۔ (سنن الترمذی، کتاب الدعوات، الحدیث ۳۴۳۳، ج ۵، ص ۲۷۳) حضرت سیِّدنا عبد اللہ بن عَمرِو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، جو یہ دعا کسی مجلس سے اُٹھتے وقت تین مرتبہ پڑھے تو اس کی خطائیں مٹا دی جاتی ہیں اور جو مجلسِ خیر و مجلسِ ذِکر میں پڑھے تو اُس کے لیے خیر (یعنی بھلائی) پر مُہر لگا دی جائے گی۔ وہ دُعا یہ ہے۔ سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ ○ (سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی کفارۃ المجلس، الحدیث ۴۸۵۷، ج ۴، ص ۳۴۷) **ترجمہ:** تیری ذات پاک ہے اور اے اللہ عَزَّوَجَلَّ تیرے ہی لیے تمام خوبیاں ہیں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔